

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ دوم

کتاب الاستیذان
کتاب التقدير

کتاب الادب
کتاب الرفاق
کتاب النذور

کتاب اللباس
کتاب الدعوات
کتاب الایمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن سحاق رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء دہلی

مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے حوالہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	کتاب اللباس	۳۱۷						
"	کس نے زینت کو حرام کیا ہے؟	۳۵۴						
"	بنو بکر کے	۳۵۵						
۳۱۸	کپڑا سمیٹنا	۳۵۶						
"	جو شخصوں سے نیچے ہو	۳۵۷						
"	بنو بکر کی وجہ سے کپڑا گھسیٹنا	۳۵۸						
۳۲۰	جالدار تہبند	۳۵۹						
"	چادر	۳۶۰						
۳۲۱	قمیص پہننا	۳۶۱						
۳۲۲	قمیص کا گریبان سینے پر	۳۶۲						
۳۲۳	تنگ آستینوں کا مجتہ پہننا	۳۶۳						
"	غزوہ میں اون کا مجتہ	۳۶۴						
"	جا اور ریشمی فروج	۳۶۵						
۳۲۴	پاجامے	۳۶۶						
"	چوٹے یا کڑے	۳۶۷						
۳۲۵	عمامے	۳۶۸						
"	سر ڈھکنا	۳۶۹						
۳۲۶	خود	۳۷۰						
"	دھاری دار چادر	۳۷۱						
۳۲۸	کسا اور جھیسہ	۳۷۲						
۳۲۹	اشتمال عطاء	۳۷۳						
۳۳۰	ایک کپڑے کے کمر اور پنڈلی باندھنا	۳۷۴						
۳۳۱	کالی چادر	۳۷۵						
"	سبز کپڑے	۳۷۶						
۳۳۲	سفید کپڑے	۳۷۷						
۳۳۳	ریشم پہننا	۳۷۸						

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۷۹	بغیر پینے ریشم چھوٹا	۳۳۵	۵۰۵	مہر لگانے کے لیے انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۳	جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا	۳۶۱
۲۸۰	ریشم بچھانا	۳۳۶	۵۰۶	انگوٹھی کا نگینہ تنہا کی طرف رکھنا	"	۵۳۴	ذریعہ	۳۶۲
۲۸۱	قیمتی کپڑا پہننا	"	۵۰۷	انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں	"	۵۳۵	حسن کے لیے دانتوں کی کشادگی	۳۶۲
۲۸۲	خارش کی وجہ سے ریشم کا استعمال	"	۵۰۸	کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر نقش نہ کرے	۳۵۰	۵۳۶	بالوں میں آگے سے مصنوعی بال لگانا	"
۲۸۳	ریشم عورتوں کے لیے	۳۳۷	۵۰۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	"	۵۳۷	چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں	۳۶۳
۲۸۴	لباس اور بستروں کے معاملے میں	"	۵۱۰	عورتوں کے لیے ہار	"	۵۳۸	مصنوعی بال جوڑنے والی	"
۲۸۵	نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟	۳۳۹	۵۱۱	ہار عاریت لینا	"	۵۳۹	گودنے والی	۳۶۵
۲۸۶	مردوں کے لیے زعفران کا استعمال	۳۴۰	۵۱۲	بایاں	"	۵۴۰	گودوانے والیاں	۳۶۶
۲۸۷	زعفران سے رنگا ہوا کپڑا	"	۵۱۳	بچوں کے لیے ہار	۳۵۱	۵۴۱	تصویری	"
۲۸۸	سرخ کپڑا	"	۵۱۴	عورتوں کی چال وصال کے مرد	"	۵۴۲	تصویری بنانے پر مذاب	۳۶۷
۲۸۹	سرخ میٹھا	"	۵۱۵	ایسے مردوں کو گھر سے نکالنا	"	۵۴۳	تصویریوں کو توڑنا	"
۲۹۰	دباغت والے اور غیر دباغت کے چہرے کے پاپوش	۳۴۱	۵۱۶	موچھ کا کم کرانا	۳۵۲	۵۴۴	تصویریوں کو روندنا	۳۶۸
۲۹۱	داسنے پاؤں میں پہنے جوتا پہننے	۳۴۲	۵۱۸	دارمی بردھانا	"	۵۴۶	تصویریوں کے ساتھ ناز پر مٹھنا	۳۶۹
۲۹۲	پہنے بائیں پیر کا جوتا نکلے	"	۵۱۹	برصا پے کے متعلق روایاتیں	۳۵۴	۵۴۷	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	"
۲۹۳	موت ایک پاؤں میں جوتا	"	۵۲۰	خضاب	۳۵۵	۵۴۸	ایسے گھر میں نہ جانا جس میں تصویر ہو	۳۷۰
	یہن کر نہ چلے	"	۵۲۱	گھونگر یا لے بال	"	۵۴۹	تصویر بنانے پر لعنت بھیجنا	"
۲۹۴	دو تسمے ایک چل میں	"	۵۲۲	بالوں کو جمانا	۳۵۷	۵۵۰	جوتصویر بنانے کا	"
۲۹۵	چہرے کا سرخ خیمہ	۳۴۳	۵۲۳	زیچ سے مانگ نکالنا	۳۵۸	۵۵۱	سواری پر پیچھے بٹھانا	۳۷۱
۲۹۶	چٹائی پر بیٹھنا	"	۵۲۴	گیسو	۳۵۹	۵۵۲	ایک سواری پر تین افراد	"
۲۹۷	کپڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو	۳۴۴	۵۲۵	قرع	"	۵۵۳	سواری کے مالک کا سواری پر	"
۲۹۸	سونے کی انگوٹھیاں	"	۵۲۶	مورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا	۳۶۰	"	آگے بٹھانا	"
۲۹۹	چاندی کی انگوٹھی	۳۴۵	۵۲۷	سر اور دارمی میں خوشبو	"	۵۵۴	باب ۵۵۴	۳۷۲
۵۰۰	باب ۵۰۰	"	۵۲۸	کنگھا کرنا	"	۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بٹھنا	"
۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ	۳۴۶	۵۲۹	حائض عورت کا کنگھا کرنا	"	۵۵۶	چت لیٹنا	۳۷۳
۵۰۲	لوہے کی انگوٹھی	"	۵۳۰	کنگھا کرنا	۳۶۱		کتاب الادب	
۵۰۳	انگوٹھی پر نقش	۳۴۷	۵۳۱	مشک کے بارے میں روایات	"	۵۵۷	باب ۵۵۷	"
۵۰۴	چھنگلیاں انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۲	کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے	"	۵۵۸	اچھے مٹھے کا مستحق؟	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۵۹	والدین کی اجازت کے بغیر جہاد	۳۷۴	۵۸۶	پرٹوس کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو	۳۸۸	۴۰۳	اپنے بھائی کی تعریف کرنا	۶۱۱
۵۶۰	کوئی شخص والدین کو برا بھلا نہ کہے	"	"	"	۶۱۲	"	قرا بتداروں کا حکم	۶۱۲
۵۶۱	جس نے والدین سے نیک معاملہ کیا	"	۵۸۷	اللہ اور آخرت پر ایمان	۳۸۹	۴۰۴	حسد اور غیبت کی ممانعت	۶۱۳
۵۶۲	والدین کی نافرمانی	۳۷۶	۵۸۸	پرٹوسی کا حق	"	"	بدگمانی سے بچو	۶۱۴
۵۶۳	مشرک والد سے صلہ رحمی	۳۷۷	۵۸۹	ہر عیلائی صدقہ ہے	"	۴۰۵	کو نساگمان کیا جاسکتا ہے	۶۱۵
۵۶۴	عورت کو والدہ کے ساتھ صلہ رحمی	"	۵۹۰	شیرینی کلام	۳۹۰	"	اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنا	۶۱۶
۵۶۵	مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۳۷۸	۵۹۱	معاملات میں نرمی	"	۴۰۶	تکبر اور غرور	۶۱۷
۵۶۶	صلہ رحمی کی فضیلت	"	۵۹۲	مومنوں کا یا بھی تعاون	۳۹۱	"	ترک ملاقات	۶۱۸
۵۶۷	قطع رحم کرنے والے کا گناہ	۳۷۹	پچیسویں پارہ		۶۱۹	۴۰۸	ترک ملاقات کس سے جائز ہے	۶۱۹
۵۶۸	جس کے رزق میں کشادگی کی گئی	"			۶۲۰	"	اپنے دوست کی ملاقات	۶۲۰
۵۶۹	جس نے صلہ رحمی کی	۳۷۹	۵۹۳	اچھی سفارش اور بری سفارش	۳۹۲	۴۰۹	ملاقات کرنا	۶۲۱
۵۷۰	صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے	۳۸۰	۵۹۴	آپ فاحش نہ تھے	"	"	دفعہ کی آمد پر زیبا نش	۶۲۲
۵۷۱	بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے	"	۵۹۵	حسن خلق اور سخاوت	۳۹۳	۴۱۰	بھائی پارہ	۶۲۳
۵۷۲	جس نے شرک کی حالت میں	۳۸۱	۵۹۶	اپنے گھر والوں میں رہنے کا طریقہ	۳۹۵	۴۱۱	ہنسی اور مسکراہٹ	۶۲۴
۵۷۳	صلہ رحمی کی		۵۹۷	محبت اللہ کی طرف سے ہے	"	۴۱۲	اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ صلہ رحمی	۶۲۵
۵۷۴	دوسرے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا	"	۵۹۸	محبت اللہ کے لیے ہے	۳۹۶	۴۱۵	خوش اطواری	۶۲۶
۵۷۵	بچے کے ساتھ رحم	"	۵۹۹	کوئی حاجت دوسری کو قصور نہ کہے	"	۴۱۶	تکلیف پر صبر	۶۲۷
۵۷۶	رحمت کے ساتھ بنائے گئے	۳۸۳	۶۰۰	گالی گلوچ سے پرہیز	۳۹۷	"	لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونا	۶۲۸
۵۷۷	اولاد کو روزی کے حق قتل کرنا	۳۸۴	۶۰۱	کسی کو لانا یا ٹھکانا کہنا	۳۹۹	۴۱۷	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۶۲۹
۵۷۸	بچے کو گود میں لینا	"	۶۰۲	غیبت کرنا	"	"	کافر نہ کہنے والے	۶۳۰
۵۷۹	بچے کو ران پر رکھنا	"	۶۰۳	انعام میں سب سے بہتر گھر	۴۰۰	۴۱۹	احکام میں سختی	۶۳۱
۵۸۰	مراسم اور تعلقات کو نبھانا	۳۸۵	۶۰۴	مفسد کی غیبت	"	۴۲۰	غفٹے سے بچنا	۶۳۲
۵۸۱	یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	"	۶۰۵	چغلی خوری کبیرہ گناہ ہے	"	۴۲۱	شرم و حیا	۶۳۳
۵۸۲	جو اوڈل کے لیے کوشش کرے	"	۶۰۶	چغلی خوری کی کراہت	۴۰۱	۴۲۲	اگر شرم و حیا نہ ہو تو جو چاہے کرے	۶۳۴
۵۸۳	مسکین کے لیے کوشش کرنا	۳۹۸	۶۰۷	جھوٹ کہنے سے بچو	"	"	دینی مسئلہ میں شرم نہیں	۶۳۵
۵۸۴	انسانوں اور جانوروں پر رحم	"	۶۰۸	دور و تحاپ	"	۴۲۳	آسانی کو دشمنی نہ کر دو	۶۳۶
۵۸۵	پرٹوسی کے بارے وصیت	۳۸۷	۶۰۹	ساقیوں کے بارے	۴۰۲	۴۲۴	ہنسی خوشی سے بیش آنا	۶۳۷
	جس کے پرٹوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں	۳۸۸	۶۱۰	کوئی مدح مکروہ ہے	"	۴۲۵	رواداری	۶۳۸

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۳۹	مومن کون ہے	۴۲۶	۶۴۳	حزن نام رکھنا	۴۳۶	۶۸۹	سوار پیدل کو سلام کرے	۴۹۱
۶۴۰	مہان کا حق	"	۶۴۳	نام بدلتا	"	۶۹۰	چنے والا بیٹھنے والے کو	"
۶۴۱	مہان کی عزت و خدمت کرنا	۴۲۷	۶۶۵	انبیاء کے نام پر نام	۴۴۷	۶۹۱	چھوٹا بڑے کو	"
۶۴۲	مہان کا کھانا تیار کرنا	۴۲۸	۶۶۶	ولید بن ولید کا نام	۴۴۸	۶۹۲	سلام کا عام کرنا	۴۹۲
۶۴۳	مہان پر غصہ گنا ہے	"	۶۶۷	نام کم کر کے پکارنا	۴۴۸	۶۹۳	جاننے والا نہ جاننے والے کو	"
۶۴۴	مہان اگر میزبان کو کھانے میں	۴۳۹	۶۶۸	بچہ کی کنیت قبل پیدائش	۴۴۹	۶۹۴	آیت پردہ کا نزول	"
	شریک کرے		۶۶۹	ابو حباب کنیت رکھنا	"	۶۹۵	اجازت مانگنا	۴۹۳
۶۴۵	بڑوں کے حقوق	۴۳۰	۶۷۰	سب سے برا نام	۴۵۰	۶۹۶	اعضاء کا زنا	۴۹۴
۶۴۶	شعر و جبر و غیرہ	۴۳۱	۶۷۱	مشرک کی کنیت رکھنا	۴۵۰	۶۹۷	سلام سے اجازت طلب کرنا	"
۶۴۷	مشرکین کی بھوک کرنا	۴۳۲	۶۷۲	مراحت سے بات نہ کہنا	۴۵۲	۶۹۸	بایا ہوا بھی اجازت لے	۴۹۶
۶۴۸	مشرکوں کی اعظم و قرآن سے	۴۳۵	۶۷۳	یہ چیز نہیں ہے کہنا؟	۴۵۳	۶۹۹	بچوں کا سلام	"
	روک دے		۶۷۴	آسمان کی طرت دیکھنا	۴۵۳	۷۰۰	مرد عورتوں کو اور عورتیں	"
۶۴۹	آپ کے ارشاد کی تشریح	"	۶۷۵	پانی اور لکڑی میں لکڑی مارنا	۴۵۴	"	مردوں کو سلام کہیں؟	"
۶۵۰	زمعوا کے بارے روایت	۴۳۶	۶۷۶	زمین سے کریدنا	۴۵۵	۷۰۱	جب کوئی کہے کہ کون؟	۴۶۷
۶۵۱	دیکھ کہنا کیسا ہے؟	۴۳۷	۶۷۷	تعجب پر تکبیر کہنا	"	۷۰۲	جواب میں علیک السلام کہنا	"
۶۵۲	اشتر کی محبت کی نشانی	۴۳۸	۶۷۸	لکڑی چھیننے کی ممانعت	۴۵۶	۷۰۳	غلاں تجھے سلام کہتا ہے	۴۶۸
۶۵۳	یہ کہنا کہ دور ہو جا	۴۳۹	۶۷۹	چھیننے والا الحمد للہ کہے	"	۷۰۴	اگر مجلس میں غیر مسلم بھی ہوں	"
۶۵۴	کسی کو مریحیا کہنا	۴۴۰	۶۸۰	چھینک کا جواب	۴۵۷	۷۰۵	مترکب گناہ	۴۶۹
۶۵۵	لوگ باپوں کے نام سے پکارے	۴۴۱	۶۸۱	چھینک کا بہتر ہونا	"	۷۰۶	ذمیوں کو سلام کا جواب؟	۴۷۰
	جائیں گے		۶۸۲	چھیننے والے کو جواب	"	۷۰۷	خط کو دیکھنا کب جائز ہے	"
۶۵۶	کوئی شخص ایسا نہ کہے	۴۴۲		کیسے دیا جائے؟	"	۷۰۸	اہل کتاب کو خط	۴۷۲
۶۵۷	زمانے کو برا نہ کہو	"	۶۸۳	چھیننے والے کو کب جواب نہ دے	۴۵۸	۷۰۹	خط کی ابتداء کن الفاظ	"
۶۵۸	کوم مومن کا دل ہے	۴۴۳	۶۸۴	جائی آئے تو مزید ہاتھ رکھے	"	"	سے کی جائے	"
۶۵۹	فداک اپنی واپسی کہنا	"		کتاب الاستیذان		۷۱۰	سرور کے لیے کھڑا ہونا	"
۶۶۰	اللہ مجھ کو تم پر قہر کرے کہنا	"	۶۸۵	سلام کی ابتداء	"	۷۱۱	سعا فتح کرنا	۴۷۳
۶۶۱	محبوب ترین نام	۴۴۵	۶۸۶	کسی کے گھر میں داخل ہونا	۴۵۹	۷۱۲	دونوں ہاتھ مقام لینا	"
۶۶۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور	"	۶۸۷	سلام اللہ کا نام بھی ہے	۴۶۰			
	کنیت کو اکٹھا نہ کرو		۶۸۸	کم کا زیادہ کو سلام کرنا	۴۶۱			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	چھبیسواں پارہ		۴۳۷	عمارت کے بارے میں	۳۸۸	۴۶۱	بغیر قبلہ رو کے دُعا	۵۰۳
۴۱۳	معافہ کرنا	۴۳۸	۴۳۸	کتاب الدعوات	۴۶۲	۴۶۲	قبلہ رو ہو کر دُعا کرنا	۵۰۴
۴۱۳	لیک و سعدیک سے	۴۳۹	۴۳۹	اللہ کو پکارو	۴۶۳	۴۶۳	طولی عمر اور مال کے لیے دُعا	۵۰۴
	{ جواب دینا	۴۴۰	۴۴۰	سب سے بہتر استغفار	۴۶۴	۴۶۴	پریشانی کے وقت کی دُعا	۵۰۴
۴۱۵	کسی کو بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے	۴۴۱	۴۴۱	دن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار	۴۶۵	۴۶۵	سخت مصیبت سے پناہ	۵۰۵
۴۱۶	مجلس میں کشادگی پیدا کرنا	۴۴۲	۴۴۲	توبہ	۴۶۶	۴۶۶	نبی کریم کی دعا	۵۰۵
۴۱۷	جر مجلس میں کھڑا ہو گیا	۴۴۳	۴۴۳	دائیں پہلو بیٹھا	۴۶۷	۴۶۷	موت اور زندگی کی دُعا	۵۰۶
۴۱۸	ہاتھ سے احتیاء کرنا	۴۴۴	۴۴۴	مہارت میں رات گزارنا	۴۶۸	۴۶۸	برکت کی دُعا	۵۰۶
۴۱۹	ٹیک لگا کر بیٹھنا	۴۴۵	۴۴۵	سوئے وقت کیا پڑھا جائے	۴۶۹	۴۶۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر	۵۰۷
۴۲۰	تیز چلنا	۴۴۶	۴۴۶	دایاں ہاتھ	۴۷۰	۴۷۰	درو و بھیجنا	۵۰۷
۴۲۱	تخت	۴۴۷	۴۴۷	دائیں کروٹ پر سونا	۴۷۱	۴۷۱	کیا آپ کے سوا بھی دوسرے	۵۰۸
۴۲۲	جس کے لیے گناہ بچایا گیا	۴۴۸	۴۴۸	رات کو جا گرنے کے وقت دُعا	۴۷۲	۴۷۲	پر درود بھیجا جاسکتا ہے	۵۰۸
۴۲۳	جہد کے بعد قیلولہ	۴۴۹	۴۴۹	سوئے وقت تکبیر	۴۷۳	۴۷۳	اگر میرے سے کسی کو کوئی	۵۰۹
۴۲۴	مسجد میں قیلولہ	۴۵۰	۴۵۰	سوئے وقت اعوذ باللہ	۴۷۴	۴۷۴	تکلیف پہنچی ہو	۵۰۹
۴۲۵	کسی کے ہاں قیلولہ	۴۵۱	۴۵۱	پڑھنا	۴۷۵	۴۷۵	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۱۰
۴۲۶	سہولت کے مطابق بیٹھنا	۴۵۲	۴۵۲	باب ۵۰	۴۷۶	۴۷۶	لوگوں کے غلبہ سے پناہ	۵۱۰
۴۲۷	سرگوشی کرنا	۴۵۳	۴۵۳	آدھی رات کے وقت	۴۷۷	۴۷۷	غذاب قبر سے پناہ	۵۱۱
۴۲۸	چت لیٹنا	۴۵۴	۴۵۴	دعا کرنا	۴۷۸	۴۷۸	فتنوں سے پناہ	۵۱۱
۴۲۹	ایک کو چھوڑ کر دُعا کا آپس	۴۵۵	۴۵۵	بیت الخلاء کے لیے	۴۷۹	۴۷۹	گناہ اور قرع سے پناہ	۵۱۲
	{ میں سرگوشی کرنا	۴۵۶	۴۵۶	صبح کے وقت کیا کہے؟	۴۸۰	۴۸۰	بزدلی سے پناہ	۵۱۲
۴۳۰	رازداری	۴۵۷	۴۵۷	غزائیں دُعا	۴۸۱	۴۸۱	بخل سے پناہ	۵۱۳
۴۳۱	اگر تین سے زیادہ افراد ہوں	۴۵۸	۴۵۸	غزائے بعد دُعا	۴۸۲	۴۸۲	ناکارہ عمر سے پناہ	۵۱۳
۴۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا	۴۵۹	۴۵۹	ان کے لیے دعا کیجئے	۴۸۳	۴۸۳	دعا و باد کو دور کرتی ہے	۵۱۴
۴۳۳	سوئے وقت کی تدابیر	۴۶۰	۴۶۰	صبح کی رعایت	۴۸۴	۴۸۴	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۵۱۴
۴۳۴	رات کو دروازہ بند کرنا	۴۶۱	۴۶۱	عزم و یقین سے دعا کرنا	۴۸۵	۴۸۵	مالدار کے فتنہ سے پناہ	۵۱۵
۴۳۵	بڑے ہو کر غصہ کرنا	۴۶۲	۴۶۲	اگر نیند جلد بازی نہ کرے	۴۸۶	۴۸۶	محتاجی سے پناہ	۵۱۵
۴۳۶	کھیل جو عبادت سے غافل کر دے	۴۶۳	۴۶۳	دعائیں ہاتھ اٹھاتا	۴۸۷	۴۸۷	مال کی زیادتی کی دُعا	۵۱۶
							استخارہ کی دُعا	۵۱۶

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۵۵۳	جس نے صرف ارادہ کیا	۸۳۷	۵۳۰	ساتھ سال کی عمر	۸۱۱	۵۱۶	وضو کے وقت کی دُعا	۷۸۶
"	گناہوں کو ہلکا جانا	۸۳۸	"	اللہ کی خوشنودی	۸۱۲	"	گھائی پر چڑھنے کی دُعا	۷۸۷
"	اعمال کا اعتبار	۸۳۹	۵۳۱	دنیا کی زینت	۸۱۳	"	دادی میں اترتے وقت	۷۸۸
۵۵۵	گوشہ نشینی	۸۴۰	۵۳۲	اللہ کا وعدہ حق ہے	۸۱۴	۵۱۷	کی دُعا	
۵۵۶	امانت کا اٹھ جانا	۸۴۱	"	نیکوں کے گزر جانے کے	۸۱۵	"	سفر کے ارادہ کے وقت کی دُعا	۷۸۹
۵۵۷	ریا اور شہرت	۸۴۲	"	بارے میں	"	"	خادی کرتے والے کے	۷۹۰
"	اللہ کی راہ میں لگانا	۸۴۳	۵۳۵	مال اور اولاد آزمائش ہے	۸۱۶	"	لیے دُعا	
۵۵۸	تواضع	۸۴۴	۵۳۶	مال سرسبز و خوشگوار ہے	۸۱۷	۵۱۸	جب بیوی کے پاس آئے	۷۹۱
۵۵۹	قیامت کا معاملہ	۸۴۵	"	جو موت سے پہلے خرچ	۸۱۸	"	اسے ہمارے رب دیا اور	۷۹۲
"	باب ۸۴۶	۸۴۶	۵۳۷	کر یا گیا	"	"	آخرت میں بھلائی عطا فرما	
۵۶۰	اللہ کی ملاقات کو محبوب جانتا	۸۴۷	"	کم مایہ کون ہے؟	۸۱۹	"	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۷۹۳
۵۶۱	جان کنی	۸۴۸	۵۳۹	مجھے یہ پسند نہیں الخ	۸۲۰	۵۱۹	یار بار دُعا کرنا	۷۹۴
۵۶۳	ستائیس سوال پارہ		۵۴۰	سرمایہ داری کیا ہے؟	۸۲۱	"	مشرکین کے لیے بدعا	۷۹۵
			"	فقر کی فضیلت	۸۲۲	۵۲۱	مشرکین کے لیے دعا	۷۹۶
۵۶۳	صور پھونکنا	۸۴۹	۵۴۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں	۸۲۳	"	منفرت کی دُعا	۷۹۷
	زمین اللہ کے قبضہ میں	۸۵۰	۵۴۵	عمل پر مداومت	۸۲۴	۵۲۲	جہنم کی خاص گھڑی میں دُعا	۷۹۸
۵۶۴	ہوگی		۵۴۶	خوف کے ساتھ اُمید	۸۲۵	۵۲۳	یہود کے بارے دعائیں	۷۹۹
۵۶۵	حشر کا پناہ ہونا	۸۵۱	۵۴۷	صبر کا اجر	۸۲۶	"	آمین کہنا	۸۰۰
۵۶۷	قیامت کا زلزلہ	۸۵۲	۵۴۸	توکل الی اللہ	۸۲۷	"	لا الہ الا فیضیت	۸۰۱
۵۶۸	وہ لوگ اٹھائے جائیں گے	۸۵۳	"	قیل وقال	۸۲۸	۵۲۵	سبحان اللہ کی فضیلت	۸۰۲
"	قیامت میں قصاص لینا	۸۵۴	۵۴۹	زبان کی فضیلت	۸۲۹	"	ذکر اللہ کی فضیلت	۸۰۳
۵۶۹	حساب میں تقشیر	۸۵۵	۵۵۰	اللہ کی خشیت سے روتا	۸۳۰	۵۲۶	لا حول ولا قوۃ کہنا	۸۰۴
۵۷۱	ستر بزار بنیہ حساب کے	۸۵۶	۵۵۱	اللہ کا خوف	۸۳۱	۵۲۷	اللہ کا خاص نام	۸۰۵
	جنت میں داخل ہوں گے		۵۵۲	گناہوں سے باز رہنا	۸۳۲	"	وقف کے ساتھ وعظ	۸۰۶
۵۷۲	جنت اور دوزخ کی حالت	۸۵۷	"	اگر تعین معلوم ہو جاتا	۸۳۳	"	دل میں فری کی دُعا	۸۰۷
۵۸۰	مراط جہنم کا پل ہے	۸۵۸	۵۵۳	خواہشات نفسانی	۸۳۴	۵۲۸	آخرت میں دنیا کی مثال	۸۰۸
۵۸۲	حوص کو کفر	۸۵۹	"	جنت کی مثال قرب	۸۳۵	۵۲۹	دنیا میں مسافر کی طرح رہو	۸۰۹
	کتاب القدر		"	نیچے درجہ کا خیالی رکھو	۸۳۶	"	درازی اُمید	۸۱۰

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۶۰	تقدیر	۵۸۷	۸۸۲	دوسرے مذہب کی قسم کھانا	۶۰۶	۹۰۷	قسموں کی تفصیل	۶۲۲
۸۶۱	قلم اللہ کے علم پر	"	۸۸۳	ایسا نہ کہے	"	۹۰۸	قسموں کے کفارے	۶۲۵
۸۶۲	اللہ جانتا ہے	۵۸۸	۸۸۴	ارشاد الہی	"	۹۰۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	"
۸۶۳	اللہ کا حکم معین ہے	۵۸۹	۸۸۵	اللہ کو گواہ بنانا	۶۰۸	۹۱۰	کفارے میں مدد کرنا	۶۲۶
۸۶۴	عمل خاتے پر موقوف ہے	۵۹۰	۸۸۶	اللہ کا عہد	"	۹۱۱	مسکینوں کو دینا	"
۸۶۵	نذر اور بندہ	۵۹۱	۸۸۷	اللہ کی ذات وصفات کی قسم	۶۰۹	۹۱۲	مدنیہ کے صانع میں برکت	{
۸۶۶	گناہ سے بچنے کی توفیق	"	۸۸۸	لعمریہ اللہ کہنا	"	"	کی دُعا	
۸۶۷	مصرعہ کون ہے؟	۵۹۲	۸۸۹	یہیں نفو کے بارے	۶۱۰	۹۱۳	غلام کو آزاد کرنا	۶۲۸
۸۶۸	جس عہد یا شہر کو ہم ہلاک کرنا چاہیں	"	۸۹۰	بھول کر قسم کے خلاف کرنا	"	۹۱۴	کفارہ میں آزاد کرنا	"
۸۶۹	ہم نے تمہیں خواب دکھایا	۵۹۳	۸۹۱	یہیں غموس	۶۱۳	۹۱۵	کفارہ میں غلام آزاد کرے	"
۸۷۰	آدم اور موسیٰ علیہما السلام	{	۸۹۲	اللہ کے عہد کو بھینا	۶۱۴	۹۱۶	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۶۲۹
۸۷۱	کی مناجات		۸۹۳	ملکیت نہ ہو، پھر قسم کھائے	۶۱۵	۹۱۷	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ	۶۳۰
۸۷۲	جو اللہ دے	۵۹۴	۸۹۴	آج بات نہ کروں گا	۶۱۶			
۸۷۳	برائی سے اللہ کی پناہ	"	۸۹۵	بیوی کے پاس جہیز نہ جانے	{	۶۱۷		
۸۷۴	دل میں حائل ہوتا	"	۸۹۶	نہید نہ پینے کی قسم		"		
۸۷۵	جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا	{	۸۹۷	سالم نہ کھانے کی قسم	۶۱۸			
۸۷۶	ہدایت اللہ کی ہے		۸۹۸	قسموں میں نیت	۶۱۹			
کتاب الایمان و المندور		"	۸۹۹	اپنا مال نذر کے طور پر دینا	"			
		"	۹۰۰	کھانے کی چیز کو حرام کرنا	"			
۸۷۷	اللہ نفو قسموں پر مواخذہ نہ کرے گا	۵۹۶	۹۰۱	نذر پوری کرنا	۶۲۰			
۸۷۸	خدا کی قسم	۵۹۸	۹۰۲	جو نذر پوری نہ کرے	۶۲۱			
۸۷۹	آپ کا قسم کھانا	"	۹۰۳	طاعت میں منت ماننا	"			
۸۸۰	آباد کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۴	۹۰۴	جاہلیت میں قسم	"			
۸۸۱	غیر اللہ کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۵	۹۰۵	مرنے والے پر جو نذر واجب ہو	۶۲۲			
	بغیر کچھ قسم کھانا	"	۹۰۶	موصیت کی نذر	"			
			۹۰۷	دونوں کے روزے کی نذر	۶۲۳			

باب ۲۵۳۔ إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِمَا خَبِيئَةً شَفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

باب ۲۵۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخَذَ مِنْ عِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورُ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ شُرَافٍ وَلَا حِيلَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالْبَسِ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثُ أَفْئِدَانِ : سَوْفٌ أَوْ حِيلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَشُعْبَةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَنُفَيْعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خِيَلَةً :

باب ۲۵۵۔ مَنْ جَدَّ إِسَارَةً مِنْ غَيْرِ خِيَلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ ، خِيَلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ تَبَايَعَتِ الْأَنْفُسُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أَحَدٌ شَيْئًا إِسَارَةً يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ أَلْقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے ، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے نیکو کے لیے زمین سے نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور سبورو اور نقد کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر شکر کے ۔ ابو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں جو چاہو پہننا بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں فضول خرچی اور تکبر ۔

۲۹۔ اسماعیل ، مالک ، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے ۔

۲۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے ۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر بن مرثوم نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہہ گھسیٹا ہوا چلے گا ، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے ، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دل ۔ رات و اور بھی رکھ سکتا ہوں ، حضور اکرم نے فرمایا ، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں ، جو ایسا تکبر کی

ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی یا دیر بیان کیا کہ، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک عہد میں کہو غزوہ میں مرمت، سر کے بال لٹکائے ہوئے پہل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنسا رہے گا۔

۳۶۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص غزوہ میں اپنا ہتھ گھسیٹا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطے سے کی، اور شعیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

۳۷۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھوکے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۳۸۔ ہم سے مطرب فضل نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن وثار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آدھے تھے۔ جس میں آپ فیصلہ کیا کرتے تھے، آپ قاضی تھے، میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غزوہ کی وجہ سے گھسیٹنا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعیب نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تہمہ ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہمہ فیصیح کسی کی انھوں نے تحقیق نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جابر بن سکیم زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

بن زید، چ قال سمعت اباہم یزیدہ یقول: قال النبی اذ قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یمشی فی حلة یتعبد نفسہ من رجل یمشی اذ خسف اللہ بہ فہو یتعبد الی نودہ انقیامہ

۳۹۔ حدثنا سعید بن عقیل قال حدثنی النبی قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن سالیح بن عبد اللہ ان اباہم حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: بینما رجل یمشی اذ خسف بہ فہو یتعبد الی الارض الی نودہ انقیامہ: تابعہ یونس عن الزہری و لہ یزیدہ شعیب عن ابی ہریرہ

۴۰۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا وہب بن جریر اخبرنا ابی عن عمہ جریر بن زید قال کنت مع سالیح بن عبد اللہ بن عمر علی باب دارک فقال سمعت اباہم یزیدہ سمیع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول:

۴۱۔ حدثنا مطرب فضل حدثنا شہاب حدثنا شعیب قال کفیت محارب ابن وثار علی قریب و هو یأ فی مکانہ الذی یقعی فیہ فسالہ عن هذا الحدیث فحدثنی فقال: سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من جرد ثوبہ حنیئہ لم ینظر اللہ الیہ یوم النقیامہ قلت لہما اب اذ کرا ان اذ قال: ما خفف امر اذ لا یمین صا: تابعہ جبلة بن سحیج و زید بن اسلم و زید بن عبد اللہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: قال النبی عن تابع عن ابن عمر مثله۔ و تابعہ مؤسی بن عقبہ و عمر بن محمد و قتادہ

رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، اور اس کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قلاب بن موسیٰ نے سالم سے کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے بنی کیم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غور میں اپنا کپڑا اٹھسٹنا پڑا چلا۔

۴۵۹۔ جھار دار تہمد اور زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور عادیہ بن عبد اللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات نے جھار دار کپڑا پہنا ہے۔

۴۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور انھوں نے کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، لیکن انھوں نے مجھے طلاق دی اور طلاق منغلظ دی۔ اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اور وہ بچہ، ان کے ساتھ یا رسول اللہ صرف اس جھار جیسا ہے، انھوں نے اپنی چادر کی جھار اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، جو دروازے پر کھڑے تھے اور انھیں بھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی، بیان کیا کہ خالد رضی اللہ عنہ (دوبی سے) بولے، ابوبکر! آپ اس عورت کو روک سکتے ہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے، لیکن واللہ، اس بات پر حضور اکرم کا تبسم اور ہر گیارہ انھوں نے ان خاتون سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ اتھارے دوسرے شہر عبد الرحمن بن زہری رضی اللہ عنہ (تھا) مرہ نہ چکھ لیں۔ اور تم ان کا مزانہ چکھ لو۔ پھر بعد میں یہی قانون بن گیا۔

۴۶۰۔ چادر۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔

۴۶۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے حدیث شراب سے پہلے شراب کے نشہ میں جب ان کی اونٹنی ذبح کر دی

بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو
ابْنِ أَبِي مَسْلَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَبَسَ نَوْبَهُ

۴۵۹۔ ابی ذر الجھناب۔ وَبُذِيَ كُرْعِي الزَّهْرِي
وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَمْدُ بْنُ أَبِي اسِيدٍ وَمَعَاذِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبَسُوا بِنَا مَا مَهَّدَتْهُ

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا وَجَّهَ إِلَيْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:
جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِافَعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ تَحْتَ رِافَعَةَ تَطْلُقُنِي
فَبِتَّ طَلَقًا فَخَذَّ وَحَبَسَ بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
الزُّبَيْرِ وَرَأَيْتُهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
مِثْلَ هَذِهِ الْهَدَنَةِ وَاحِدَةٌ هَدَنَةٌ مِثْلَ
جَلْبَابٍ يَمَّا - فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ
بِالْبَابِ لَمْ يُوْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدُ: يَا
أَبَا بَكْرٍ لَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللَّهِ
مَا يَزِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَلَّكَ تَزِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِافَعَةَ لَا حَتَّى يَكُنْ وَقْتُ
وَنَدُّوقِي مَسِيلُكَ فَصَارَ سِتَّةَ بَعْدَهُ

بَابُهَا الْأَسَدِيَّةُ - وَقَالَ انس: جَبَدَا عَرَفِي
رَدَاةَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: مَدَّهَا الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَائِهِ

اور انھوں نے آنحضرتؐ سے اگر اس کی شکایت کی تو آنحضرتؐ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اُدھر کر تشریف لے چلے گئے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انھوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

۴۶۱۔ قمیص پہننا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں، اب تم میری اس قمیص (پیراھن) کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے گھر سے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

۴۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے الوہب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہؐ، محرم کس طرح کا کپڑا پہننے کا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ محرم قمیص، یا جامہ برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہننے کا البتہ اگر اسے چپل نہ لیں تو (چمڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جو ٹخنوں سے نیچے تک نہ ہوں۔

۴۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (مناقی) کے پاس، جب اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکالی گئی اور حضور اکرمؐ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضرتؐ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے (کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیوں کیا تھا)

۴۶۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبداللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے جو مجلس اور اکابر صحابہؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھاویں اور ان کے لیے دعا فرماتے

شَرَّ أَنْطَلَقَ يَمْنَى وَاتَّبَعَهُ أَنَا وَمَنْ مَعِيَ
مِنْ حَارِثَةَ حَتَّى حَاكَ الْمَيْتَ الْيَمَانِي
فِيهِ حَمْرَةً فَأَسْتَأْذِنُ
فَأَذِنُوا

لَهُمْ؛

باب ۴۶۱۔ لُبْسُ الْقَمِيصِ۔

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ :
اذْمُودُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ
أَبِي يَأْتِ بِصَدْرٍ؛

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
تَعَالَى يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِبْسُ الْمُحْرَمِ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَقَالَ
الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا لِبْسُ الْمُحْرَمِ الْقَمِيصَ وَلَا
السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْسَ وَلَا الْخَفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَا
الْخَفَّيْنِ فَلْيَلْبِسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْخَفَّيْنِ؛

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَيْمُونَةَ
عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي تَعْدَا مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَهُ فَأَخْرَجَ
وَدُمِيعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفُتَّتْ عَلَيْهِ مِنْ يَمِينِهِ وَ
الْيَسَةِ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ؛

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا
كَوْنِي فِي عَمَلِ اللَّهِ بَنِي أَبِي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ
فِيصْفًا أَكْفَيْتُهُ نِيَةً وَمَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَعْصَمَ لَهُ
فَأَخْطَاهُ فَمِيصْفَهُ وَقَالَ: وَإِذَا فَرَعْتَ فَأَذِنَا فَلَمَّا فَرَعْتَ

لہ یعنی روایتوں میں آتا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرمؐ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص ایک موز پر پہنائی تھی، اس لیے اس کے ہر نہ کے طور پر آنحضرتؐ نے بھی اپنی قمیص اسی موز پر دی جب اسے آنحضرتؐ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

کریں چنانچہ آنحضورؐ نے اپنی قمیص انھیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ پہنا دھلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب پہنا دھلا لیا تو آنحضورؐ کو اطلاع دی۔ آنحضورؐ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں لیکن عرضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہؐ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو گے تب بھی اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھئے۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

۴۶۲۔ قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۴۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوسعید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو افراد جیسی ہے جو جو ہے کے جیسے ہاتھ سینہ اور حلقی تک پہنچے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کتابے قراس کے جب میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی ڈھک دیتا ہے اور بخیل جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جب سے اور چٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی۔ اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطے سے کی۔ اور ابوالزناد نے اعرج کے واسطے سے کی ”دو جبوں“ کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا۔ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا ”جببتان“ اور جعفر نے اعرج کے واسطے سے ”جبتان“ بیان کیا۔

۴۶۳۔ جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا مجھ پہنا

۴۶۵۔ ہم سے تیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الفحی نے

اَدَّ مِنْهُ خَبَاءً بِصَلَّتِي عَلَيْهِ وَحَدَّثَهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ خَالَكَ اللهُ اَنْ تَصَلِّيَا عَلَى الْمَيِّتَيْنِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَمَبَا۟۔ فَذَكَرْتُ الصَّلَاةَ

عَلَيْهِمْ

بَابُ ثَلَاثِينَ

بَابُ ثَلَاثِينَ جِبَّ الثَّمِيصِ مِنْ مِثْلِ الْمَدْرَةِ وَغَيْرِهَا

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَبِيلَ وَالْمُتَصَدِّقَ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اُصْطَرَّتْ اُمْدِيدُهُمَا اِلَى قَدَيْهِمَا وَتَرَاوَعَتَا فَاَجْعَلَ الْمُتَصَدِّقُ مَحَلًّا لِنَفْسِهِ يَصَدُّكَ فَكَوْنُ اُنْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى يَقْتُلِي اَنَا مَلَهُ وَتَعَفُّوا اَشْرَ۔ وَجَعَلَ الْجَبِيلُ مَحَلًّا لَهُمْ يَصَدُّكَ فَكَوْنُ قَلَمَتْ وَاحَدَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ بِمَا فِيهَا، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَاَنَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا صَبِغْ هَذَا فِي جُبَّتَيْهِمْ فَلَوْ رَأَيْنَاكَ يُوَسِّعُهُمَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ وَابُو الزَّادِ عَنْ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ۔ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ۔ وَقَالَ جَعْفَرٌ مِنَ الْأَعْرَجِ جُبَّتَانِ

بَابُ ثَلَاثِينَ مَنْ لَبَسَ جُبَّةً ضَبِغَةً الْكَيْنِ فِي السَّفَرِ

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا تَائِبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْحَى قَالَ

حَدَّثَنِي مُسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعِيزَةُ بْنُ شُعْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ
ثَوْرٌ أَقْبَلَ فَمَلَقْنِيهِ بِمَا فِي مَوْضَاً وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ
شَامِيَةٌ فَمَضْمَعٌ وَاسْتَلْشَقَّ وَفَسَلَ وَجْهَهُ فَنَازَلَ
فَخَرَجَ يَدَايِهِ مِنْ كُمَيْهِ نَكَانَا صَبِيغَتَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَايِهِ
مِنْ تَحْتِ الْحَبَّةِ فَمَسَّهَا وَمَسَّ بِرَأْسِهِ وَ
عَلَى خُفْيِهِ :

باب ۲۶۴ حَبَّةُ الصُّوفِ فِي الْعَزْدِ :

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ
عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبَرِّكِ عَنْ أَبِيهِ رَمَى اللَّهُ
مَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَّاكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ
عَنْ سَاحِلَتِهِ فَشَتَّى حَتَّى تَوَاسَى عَنِّي فِي سَوَادِ
النَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاةَ فَنَسَلَتْ
دَجْمَهُ وَدَبَّ يَدُهُ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَوْ
يَسْتَلْطِمْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْنِ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ فَفَسَلَ ذِرَاعَيْنِ ثُمَّ
مَسَّ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِدَنْزَعِ خُفْيِهِ فَقَالَ
وَعَمَّ مَا فِيَّ أَدْخَلَهُمَا هَاهُنَا تَيْنِ مَسَّ
عَلَيْهِمَا :

باب ۲۶۵ الْقَبَاءُ وَفَرْجُ حَرِيرٍ وَهُوَ

الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَيْءٌ مِنْ خُلْفِهِ :

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
ابْنِ أَبِي مُنَيْبَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ حَزْرَمَةَ قَالَ فَتَمَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَبَةً ذَكَرَ
يُعْطِي حَزْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ حَزْرَمَةُ يَا بَنِي نَظْلِقِي
بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلِي فَإِذَا عُدَّ قَالَ فَإِذَا عَوَّضْتُ
لَكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِمَّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصاص حاجت کے
لیے تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپ نے
دھو لیا۔ آپ شامی جبر پہنے ہوئے تھے، آپ نے کھلی کی اور انک میں پانی ڈالا،
اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی استینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھیں،
اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور انھیں دھویا اور سر
پر اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۶۴۔ غزوہ میں اول کا حبتہ

۴۶۴۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر کیا نے حدیث بیان
کی، ان سے عامر نے ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، بیان تک کہ رات
کی تاریکی میں آپ چھپ گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی
آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضرت نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے، آنحضرت اول کا
جبر پہنے ہوئے تھے جس کی استین چڑھائی آپ کے لیے و شوال تھیں چنانچہ
آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو دکھنوں تک
دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضرت کے (چمڑے کے) موزے اتار
دوں لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انھیں سنا
تھا، چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

۴۶۵۔ قبا اور دشمنی فروج، یہ بھی قبا ہی ہے کہنے میں کفر فوج

اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے مسور بن محمد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور محمد رضی اللہ عنہ کو کچھ میں
دیا۔ محمد رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لے جاؤں، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ امد
جاؤ اور آنحضرت سے میرا ذکر کرو۔ میں نے آنحضرت سے محمد رضی اللہ عنہ کا ذکر
کیا تو آپ باہر تشریف لائے، آنحضرت انھیں قبائل میں سے ایک قبیلے ہوئے

هَذَا لَكَ - قَالَ فَتَنَزَّلَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَجَهُ ۖ

۴۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّهُ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزُوجَ حَبْرٍ
فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَرَعَهُ نَزَقًا
شَدِيدًا كَمَا لَكَ بِر ۖ ثُمَّ قَالَ : لَا يَنْبَغِي هَذَا
لِلْمُسْتَعْتَبِ - ثَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ
الْثَّيْبِ وَكَانَ عَنْهُ لَا فَتَرَعَهُ وَجَّ حَبْرٍ ۖ

۴۳۹ -

بَابُ الْبَرَانِيسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ
بُرْسًا أَمْفَرًا مِنْ خَنْدٍ ۖ

۴۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِبَاسُ الْمُحْرِمِ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَلْبَسُوا الْقَنْصَ وَلَا الْعَامَ
وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِيسَ وَلَا الْخَفَافَ إِلَّا أَحَدًا
لَا يَجِدُ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْقَلْ مِنْ
الْكَبِينِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَدَّ ۖ

بَابُ السَّرَاوِيلِ ۖ

۴۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ قَبَّاسٍ عَنْ الْبُقَعِيِّ عَنْ عَبْدِ
عَلِيِّهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَحَّ يَجِدْ إِنْ رَأَى قَلْبَ لَيْسَ سَرَاوِيلَ
وَمَنْ لَحَّ يَجِدْ ثَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ ۖ

۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوْهَرِيَّةٌ
عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : ثَابَعَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا مَرَمْنَا أَنْ تَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا

تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی مگر میں نے بیان کیا
کہ محرم رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کی طرف دیکھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ محرم خوش ہو گئے!
۴۳۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی جلیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی فروج (قبا)
پہننے میں دی گئی۔ آنحضرت نے اسے پہنا (ریشم کے مردوں کے لیے حرمت کے
حکم سے پہلے، اور اسی کو پہننے ہوئے ماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی
کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا
کہ یہ مستعجب کیلئے مناسب نہیں ہے اس روایت کی متابعت عبد اللہ بن
یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبد اللہ بن یوسف نے کہا کہ۔
”فَرُوجٌ تَجْرِي“۔

۴۳۹ - برانس مجھے مسد نے کہا کہ ہم کو معمر نے بتایا کہ میں
نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے انس رضی اللہ عنہ پر برانس
زرد رنگ کا دیکھا جو غز کا تھا۔

۴۳۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص
نے عرض کی یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا، آنحضرت نے فرمایا،
(محرم کے لیے) کہ قمیص، دھینو، زعل سے نہ پاجامے نہ برانس اور نہ مودے
البتہ اگر کسی کو چپلی زمیں تو وہ دھڑے (کے) عوزوں کے ٹخنوں سے نیچے تک
کاٹ کر اٹھائیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران
یا ورس لگایا گیا ہو۔

۴۴۰ - پاجامے

۴۴۰ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے
تھمد دے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چل نہ ملیں وہ مودے پہنیں۔

۴۴۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جوارہ نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! احرام باندھنے کے بعد ہمیں

کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے
دریس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے
کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہن جس
میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔

۴۶۸۔ عمامے

۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ان
کے والد نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قمیص نہ پہنے نہ
عمامہ پہنے، نہ پاجامہ دریس اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور
ورس لگا ہوا ہو اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو
ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے)

۴۶۹۔ سر ڈھکنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر
نکلے اور سر مبارک پر سیاہی بٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے سر پر چادر کا
کنارہ باندھا تھا۔

قَالَ لَا تَلْبَسُوا الذِّمِيمَ وَالشَّرَازِيلَ وَالْعَمَاءَ وَكُرَّ
الْبُرْنِيسَ وَالْخَنَافَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ دَحْلًا لِمَنْ لَهُ ثَعْلَابٌ
فَلْيَلْبَسِ الْخَفَّيْنِ اسْفَلَ مِنَ الْكَبِيئِينَ وَلَا تَلْبَسُوا
شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ؛

باب الثَّيِّبَةِ

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْبَسُ
الْمُحَرَّمُ الذِّمِيمَ وَلَا الْعَمَاءَ وَلَا الشَّرَازِيلَ وَلَا
الْبُرْنِيسَ وَلَا تُؤْبَأُ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا خَنَافٌ
إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ يَحْدِيهَا فَلْيَقْطَعْهَا اسْفَلَ مِنْ دَحْلٍ

باب التَّحْفِيفِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مِمَّا مَكَهُ دَسْمَاءٌ وَقَالَ
أَنَسُ عَصَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَأْسِهِ حَامِشِيَّةً مُبْدِرَةً

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاجَرَ الْإِسْلَامُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَنَجَّحَتْ أُمُّ بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنْ أَسْرَجُوا أَنْ تَوْذَنْ فِي
مَقَالِ أُمِّ بَكْرٍ: أَوْ تَدْجُوهُ بِأَيِّ أَنْتِ؟ قَالَ نَعَمْ
فَنَبَسَ أُمُّ بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِصُحْبَتِهِمْ وَعَلَفَ رَاجِلَتَيْنِ كَانَا عَيْنَهُ وَرَقَ الشَّعْرِ
أَسْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَاقِبَةُ قَبِينَا
عَنْ يَزِيدَ مَا جُبُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْوِ الظُّهْرِ فَقَالَ
قَائِلٌ: يَا بَكْرُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَبِّحًا فِي سَاعَةِ لَحْدٍ سَكُنْ
يَا بَيْتًا فِيهِمَا قَالَ أُمُّ بَكْرٍ: هَذَا إِلَهُ بَايَ دَائِحِي وَاللَّهِ

۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی
انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابو بکر
رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی
جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے
باپ آپ پر قربان، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اُن حضورؐ
کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دوا و دینیوں کو بھول کے
پتے کھلا کر چار مہینے تک انھیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے تھے
تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر
ڈھکے ہوئے تشریف لارہے ہیں اس وقت عموماً آنحضرتؐ ہمارے یہاں
تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے مل باپ آنحضرتؐ

إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِمُرْفَحٍ وَأَوَّ
 الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَتَأْذَنْ فَاذَنْ
 لَنَا فَتَدَخَّلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ رَجُلٌ أَخْرَجَ مِنْ
 هُنَاكَ قَالَ لَأَتَاكُمْ أَهْلُكُمْ يَا أَيُّهَا أَنْتَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ خَرَفِي مَتَى أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ
 فَالْصُّحْبَةُ يَا أَيُّهَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ
 فَخَرَفْتُ يَا أَيُّهَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدِي رَأَيْتُكَ هَاتَيْنِ
 قَالِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي مَاتَ
 فَخَرَفْتُ نَاهِيًا أَحَدًا الْجَاهِدُ وَصَغِيرًا لَهَا سَفَرًا
 فِي جَوَابٍ فَتَقَطَّعَتْ أَسْأَلُ مَبْنُوتٍ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
 بَطْنٍ فِيمَا مَا ذَكَرْتُ بِهِ الْجَوَابَ وَلَيْدَكَ كَانَتْ
 تَسْمَى ذَاتُ الْتَطَارِقِ ثُمَّ لَحِقَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَغَارِي فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ كَوْسٌ
 فَكَفَّتْ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَيَّنَتْ عِنْدَهَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غَلَامٌ شَابٌّ لَعَنَ ثَقِيفٌ فَبَرَّحَ مِنْ
 عِنْدِهَا سَحَرًا فَيَضْبِعُهُمْ قُرَيْشٌ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا
 يَسْمَعُ أَمْرًا يَكُونُ دَانَ بِهِ إِلَّا وَعَاةً حَتَّى يَأْتِيَهَا
 بِحَبْرٍ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلَامُ وَيَرَى عَلَى عَيْنِهَا
 مَا مَرَّ مِنْ قَهْمِيرَةٍ مَوْتِي أَبِي بَكْرٍ صِيحَةً مِنْ عَنَانٍ
 فَيُزِيلُهَا عَلَى جَمَاهُ حِينَ تَذَاهِبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ
 فَيَبْشُرَانِ فِي رَسُولِهَا حَتَّى يَتَّبِعَ جَمَاهُ مَرَّيْنِ
 قَهْمِيرَةٍ بِغُلَسٍ يَقَعُلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ
 مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي
 الشَّلَاثَةُ

باب المغفرة

۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مَا بَلَغَ هَكَذَا
 الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفِرَةُ
 بِأَبِ الْبُرُودِ وَالْجُبَيْرَةِ وَالشُّمْلَةِ وَقَالَ

پر قربان ہوں۔ آنحضرت ایسے وقت کسی وجہ سے تشریف لاسکتے ہیں۔ آنحضرت
 نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیقؓ نے انہیں اجازت دی۔
 آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
 فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انہیں اٹھا دو۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ! بسبب آپ کے گھر ہی
 کے افراد ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی، پھر یا رسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا، آنحضرتؐ
 نے فرمایا کہ اے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں، ان دو لوگوں
 میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن قیمت سے عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا
 ناشہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے چلنے کے
 ایک ٹکڑے سے تھیلہ کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انہیں ”ذات الطارق“
 دیکھنے والی کہنے لگے۔ پھر آنحضرتؐ اور ابو بکر صدیقؓ کو نوزامی سپاہ کی ایک غار میں
 جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی
 اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گزارنے تھے، وہ نوجوان ذہین اور مجاہد
 تھے صبح تھکے ہیں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے مکر قریش میں پہنچ
 جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی یہیں رہے ہوں کہ معظم میں حواریت بھی ان
 حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا
 غار ٹور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ دودھ دینے والی کرباں چراتے
 تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ٹور کی طرف بانٹ
 لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پوچھتے
 ہی عامر بن قہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین باتوں میں انہوں نے
 ہر بات یہی معمول رکھا۔

۴۶۰ - خود -

۵۴ - ہم سے ابو الزبیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
 کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود بھی
 ۴۶۱ - دھاری دار چادر، نمبی چادر اور اونی چادر زیبائے رضی اللہ

خَبَابٌ : شَكُونًا إِلَى السَّيِّئِ مَتَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ
مُزْدَقٌ لَهُ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أَبِي بَرْزَةَ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمَشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُزْدَقٌ خُبْرًا فِي غَلِيظِ
الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَغْرَابٌ فَجَبَدَ بِرِدَائِهِمْ جَبْدًا
شَدِيدًا حَتَّى نَفَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ مَا بَقِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ
جَبْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرْفُءٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ لَدَيْكَ
فَالْتَقَتِ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ امْرَأَةٌ بِهَا
۵۵۶۔ هَذَا مَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِمِرْدَةٍ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا تَدْرِي
مَا الْمِرْدَةُ ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنُوسَةٌ فِي
حَاشِيَتِهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَنَجَّيْتُ هَذِهِ
بِئْسَ بِي أَلَسْتُ كُفْرًا فَإِذَا خَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْتَا جَاءَ الْيَمَانُ وَخَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأَتْهَا
يَوْمَئِذٍ فَنَسَّأَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَسَيْنَاهَا قَالَ نَعَمْ فَنَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي
الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَعَلَوْهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْنَاهَا
إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهَا لَا يَرُدُّ سَائِلُهُ
فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا سَأَلْنَاهَا إِلَّا
لِيَكُونَ كَفَنِي تِيْذَةً أَمَرْتُ

قَالَ سَهْلٌ : فَكَأَنْتَ

كَفَنَهُ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشرکین کی
اڈیزوں کی) شکایت کی، آنحضرت اس وقت اپنی ایک چادر سے
ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۵۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ملنے
حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا
تھا۔ آنحضرت کے جسم مبارک پر (زمین کے) بخران کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی
ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اغرابی آگیا اور اس نے آنحضرت کی چادر پکڑ کر اتنی زور
سے کھینچی کہ میں نے حضور اکرم کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے
کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
اس مال میں سے دینے جانے کا حکم کیجئے جو آپ کے پاس ہے آنحضرت اس
کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور آپ نے اسے دینے جانے کا حکم فرمایا۔

۵۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم
ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شکل) ہے جس کے حاشیوں
پر جھار بنا دی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ!
یہ چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے لی ہے۔ حضور اکرم نے وہ
چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضرت اسے
تہہ کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابی سے ایک
صاحب (عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھوا اور عرض کی،
یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا جتنی دیر
اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر
کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا۔ صحابہ نے اس پر ان سے کہا: تم نے
اچھی بات نہیں کی۔ کہ آنحضرت سے وہ چادر مانگی تھی، تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت
کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ! میں نے تو صرف

آنحضرت سے یہ چادر اس لیے مانگی ہے کہ جب مردوں کو یہ میرا کفن ہو سبل رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔
۵۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے

زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا، میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے مانتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے عکاشہ بن حسن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے، اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے اللہ، عکاشہ کو بھی انھیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۵۸۔ ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا۔ بیان کیا کہ جبرہ (یعنی کبھی ہرنی سوتی چادر) ۴۵۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں جبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

۴۶۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دیا انھیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبشو چادر سے ڈھکا گیا تھا۔

۴۶۲۔ کساء اور خیمہ

۴۶۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی، ان سے عائشہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض الوفا طاری ہوا تو آپ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ يَتَّبِعُونَ النَّفَا تَتَضَعُونَ وُجُوهَهُمْ إِنْشَاءً الْقُفُوفِ، فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِيْرَةً عَلَيْهِ قَالَ: «ادْعُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَني مِنْهُمْ» فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَني مِنْهُمْ» فَقَالَ: «رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَتْ عَكَاشَةُ»

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ثَلَاثٌ لَهُ أَحَبُّ الْبَيَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ الْخَبَرَةُ؟

۴۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا معَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الْبَيَاسِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْخَبَرَةُ؟

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى سَيِّحِي يَبْذُرُ خَبَرَةً؟

بَابُ الْكَسِيَّةِ وَالْخِمَائِمِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کساء، اون کی چادر کو کہتے ہیں، یہی چادر اگر صرف پانچ ہاتھ کی ہو تو اسے "خیمہ" کہتے ہیں۔ اور کبھی اس کی ہی حدیث کی طرف نسبت کر کے "خیمہ حریثیہ" بھی کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَبْكُ حَمِيمَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ
فَإِذَا اسْتَمَعَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: هُوَ
كَذَا لَكُمُ اللَّهُ عَلَى النُّعُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا
قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْبِرُونَ مَا صَعُّوا ۖ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ مُسْعَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَمِيمَةٍ لَهُ لَمَّا أَعْلَمَ قَتْلَهُ إِلَى أَعْلَى مِمَّا نَظَرُوا
فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: أَذْهَبُوا بِحَمِيمَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي
حَبِيمٍ فَإِنَّمَا أَلْهَيْتُ أَيْعَا عَنْ صَلَاتِي وَإِنْ شِئْتُمْ
بِأَيْعَا تَيْتِي ۖ أَبِي حَبِيمٍ بَنِي حَذَافَةَ بْنِ قَائِمٍ
مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ كَعْبٍ ۖ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ
أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كِسَاءً وَإِسْرَارًا غَلِيظًا
فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
هَذَيْنِ ۖ

بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ ۖ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَأِ مَسْنَةً وَالْمَاءِ بَذَرَةً وَعَنْ
صَلَاةٍ تَكُنْ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ
الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَمَنْ يَحْتَبِئْ بِالشُّوبِ أَوْ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ
أَنْ يَشْتِمَلَ الصَّمَاءَ ۖ

اپنی چادر (خمیسہ) چہرہ مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس کھینے لگتا تو
چہرہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے ”یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت
سے دور ہو گئے کہ انھوں نے اپنی ابدیہ کی قبول کو مسجد گاہ بنا لیا“ انھوں نے
ان کے عمل سے (مساجد کو) ڈرا رہے تھے۔

۶۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
ایک چادر (خمیسہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اور ڈھکنا زپرٹھی
اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر
ابو حیم کو دے دو، اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اود
ابو حیم کی انجانیہ (بغیر نقش و نگار کی) موٹی چادر لیتے آؤ، ابو حیم بن حذیفہ
بن غام بنی عدی بن کعب میں سے تھے۔

۶۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان
کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے
ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر (کساء) اور محکمے
سورت کا تہہ نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

۶۶۴۔ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ ۖ

۶۶۴۔ محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے
اور ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے طامسہ اور منابہ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے
مجھ آپ نے منع فرمایا، نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد
سورج غروب ہونے تک، اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا
جسم پر لپیٹ کر اور کھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر
اسکان وزمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشْتِمَالِ صَّمَاءِ سے منع فرمایا۔

صَّمَاءُ ”اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر دہانے شانے
پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دو نول شائل کو لپیٹ لیا جائے۔ اشْتِمَالِ صَّمَاءِ کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا
کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھتے وقت ایک کنارہ اٹھا کر پٹا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ثَالِثُ اللَّيْثِ عَنْ
ثِيَابٍ عَنْ ابْنِ شَعْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَبْشَتَيْنِ وَعَنْ
بَيْعَتَيْنِ مِنْهُنَّ عَنْ الْمَلِكِ مَسَّةَ وَالْمُنَابَذَةِ فِي
الْبَيْعِ وَالْمَلِكِ مَسَّةَ لِمَنْ الرَّجُلُ ثَوْبٌ الْآخِرُ
يَسُدُّ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا
بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يُنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى
الرَّجُلِ ثَوْبِيهِ وَيُنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ
ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ عَيْدٍ وَلَا تَدَايِينَ. وَالْبَيْعَتَيْنِ
إِسْتِثْلُ الصَّمَامِ. وَالصَّمَامُ أَنْ يُجْعَلَ ثَوْبُهُ
عَلَى أَحَدٍ عَاقِبِيهِ فَعَيْدُ الْآخَرِ شَقِيهِ
لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّيْسَةُ الْآخَرَى.....
إِحْتِبَاءٌ بِثَوْبِهِ وَهُوَ
جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ

بِالْمَلِكِ الْإِحْتِبَاءُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا ثَالِثُ لُؤْلُؤٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَالِثُ اللَّيْثِ عَنْ
أَبِي السَّنَادِ عَنِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَبْشَتَيْنِ أَنْ يُجْعَلَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَأَنْ يُسْتِثْلَ بِالثَّوْبِ
الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَقِيهِ. وَعَنِ
الْمَلِكِ مَسَّةَ وَالْمُنَابَذَةِ

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا ثَالِثُ لُؤْلُؤٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۶۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکیہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد نے
خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے
منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں طامسہ اور مناذہ سے منع فرمایا، طامسہ کی صورت
یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص (خریدنے والے) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات
دن میں کسی بھی وقت پس چھو دیتا تھا۔ (اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے
بیع منع نہ ہوتا تھا) صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا
مناذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا چھینکتا اور دوسرا
اپنا کپڑا چھینکتا، اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے
بیع منع نہ ہوتا تھا۔ (جن سے انھیں منع فرمایا انھیں
سے ایک اشتہال صام ہے، صام کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر اپنے
ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی
تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا ڈال نہیں سکتا تھا۔ دوسرے پیناؤں سے کا طریقہ یہ
تھا کہ بیٹھے کر اپنے کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر
کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا (کہ ستر نہ کھلے)

۶۶۶۔ ایک کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھنا

۶۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوالانزلی نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوسررہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے
منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پیٹلی کو لاکر باندھ لے
اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح
حجم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے طامسہ اور مناذہ
سے منع فرمایا۔

۶۶۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے خبر دی، انھیں ابن حریج
نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور

اسے عرب جاہلیت میں عیسٰی میں بیٹھے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس بیٹھت میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی کہ یہ حجم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت
میں ہوتا تھا اور اسی سے کمر اور پیٹلی میں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں
رہتا تھا اور بیٹھے والے دست دیا اپنی اسی بیٹھت پر بیٹھے پر مجبور رہتا۔

انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتہار
مقام سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے پتلی اور
لکڑی کو ملائے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

۴۷۵۔ کالی حصار۔

۴۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث
بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن خالد، یعنی عمرو بن سعید
بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی سیواہ
چادر بھی تھی جسور اگر مرنے فرمایا۔ پتھر اڑا کیا خیال ہے، یہ چادر کسے دی
جائے؟ صحابہ خاموش رہے، پھر آنحضرت نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس
بلا لاؤ۔ انھیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچہ تھیں) اور آنحضرت نے وہ
چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں
ہرے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ام خالد، یہ
نقش و نگار ”سناہ“ ہیں ”سناہ“ حبشی زبان میں خوب، اچھے کے
معنی میں آتا ہے۔

۴۷۹۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی ہریرہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو
انھوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچہ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے
چہرے میں نہ جائے، اور جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ
آنحضرت اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں
حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت ایک بارش میں تھے اور آپ کے جسم پر بھٹی
حدیث کی بٹی ہوئی چادر (حمیمہ) پوشیدہ تھی اور آپ اس سواری پر نشان
لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

۴۷۶۔ سبز کپڑے

۴۷۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے
حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں رفاعہ رضی
اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ بھجان سے عبد الرحمن
بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَإِنْ تَجَنَّبِي
الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَدَحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ۖ

باب ۱۷ الخبيصة السوداء ۱۷

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ
بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِتِ خَالِدِ أَبِي الْيَمَنِ مَنِ
اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَبِصَةٌ سَوْدَاءُ
صَفِيرَةٌ فَقَالَ عَنْ مَنْ ذَنْ تَكُونُ هَذَا
فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ امْتَرُونِي يَا أُمُّ خَالِدٍ فَأَتَتْنِي
بِهَا تَحْمِلُ فَأَخَذَ الْخَبِصَةَ بِسِوَاهِ
فَا لَبِسَهَا وَقَالَ أَبُي وَأَخْلَقِي وَكَانَ فِيهَا
عَلَمٌ أَحْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمُّ خَالِدٍ
هَذَا أَسْنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ

حَسَنٌ ۱۷

۴۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَزَازٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نِمَّا وَلَدَتْ أُمُّ مَسْلَمٍ
قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ أَنْظِرْ هَذَا الْعِلَاءَ مَعَكَ
لِيُصِيبَ بَنِي سَكِينًا حَتَّى تَعْدَا بِهِ إِلَى السَّيِّ
مَنْ أَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَنِكَ فَعَدَّ وَتَ
بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَبِصَةٌ
حَدِيثُهُ وَهُوَ يُسَمَّى الظُّفْرُ الَّذِي
قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَرْجِ ۱۷

باب ۱۸ ثياب الخضر ۱۸

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَرْثَةَ أَنَّ يَافَاعَةَ طَلَّقَتْ
مَرْثَةَ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّيْنَرِ
الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَامِشَةُ وَعَلَيْهَا جِمَارٌ أَحْضَرُ فَكَانَتْ

إِنَّمَا دَامَتْ نَهَا خُصُولًا بِجَلْدِهَا قَلَمًا حَبَاءَ
رَسُولٍ مَلَأَ اللَّهُ مَعْنَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ
يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، ثَالِثٌ مَا رَأَيْتُ
مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتِ، بِجَلْدِهَا أَسْفَدَ خُصْفُهُ
مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ وَسَيَعُ أَشَقُّ مِمَّا أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءٌ وَمَعَهُ ابْنَانِ
لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي أَلَيْبِهِ
مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنْتَ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَعْيُنِي
عَرَفًا مِنْ هَذِهِ، وَاحْدَتُهُ هَذِهِ مِنْ
ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي لَا فَتَقْتُمُهَا نَفْعُ الْإِدْيَجِ
لَكِنَّمَا نَاسِيْرٌ تَرِيدُ رِفَاعَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ
كَانَ ذَلِكَ لَكَ تَجِبَنِي لَهُ أَوْ لَكَ
تَصْلُحُنِي لَهُ حَتَّى يَدُوقَ مِنْ
مُسِيكَتِكَ قَالَ وَابْصُرْ مَعَهُ ابْنَيْنِ
فَقَالَ: بَنُوكَ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ
قَالَ: هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا
تَزْعُمِينَ. قَالَتْ لَكَ أَشَبَّهُ بِهِ
مِنْ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ:

بَابُ الْغُرَابِ الْبَيْضِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ رَأَيْتُ بَيْتًا
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفِيَّتُهُ
وَحَبْلَيْنِ عَلَيْهِمَا بَيْتٌ بَيْنَهُمَا أَحَدُ
مَا أَنْتَ مِمَّا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ:

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدٍ نَدَا عَنْ تَيْبِي

کہ وہ خاتون سبز دھڑ اور پٹے پہنے تھیں انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اپنے شوہر عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز
نشانات (چوڑے) دکھائے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو حسیا کہ عادت ہے، عکڑے نے بیان کیا کہ عورتیں آپس میں ایک
دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (انھوں سے) کہا کہ کسی عورت
عورت کا پس نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا حجام کے کپڑے سے بھی
زیادہ برا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بوی حضور اکرم
کے پاس گئی ہیں۔ چنانچہ وہ بھی آگئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے
پہلی بوی کے تھے، ان کی بوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت
نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا،
انھوں نے اپنے کپڑے کا پتو لٹکا کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں)
اس پر ان کے شوہر نے کہا، یا رسول اللہ! واللہ یہ جھوٹ بولتی ہے مجھ میں ہوسٹری
کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ
جانا چاہتی ہے حضور اکرم نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمھارے
لیے وہ رفاعہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دوسرے شوہر کا بھارتا مزہ نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور
اکرم نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا۔
کیا یہ تمھارے بچے ہیں؟ انھوں نے عرض کی، جی ہاں، انھوں نے فرمایا، اچھا
اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں
جتنا کو اکو سے ہوتا ہے۔

۴۶۳۔ سفید کپڑے

۴۶۱۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر
نے خبر دی، ان سے مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے،
ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں
دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے،
میں نے انھیں دُک سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۴۶۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان
کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بردہ نے، ان سے یحییٰ بن معمر نے

ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی، زہیر (راوی حدیث) اسے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سخی نے حدیث بیان کی، ان سے سخی نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم فقیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔ ۴۴۶۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

۴۴۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سیلی نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ مائیں میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں کہ چاندی کے برتن میں مجھے پانی نہ دیا کرے، لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیبا ان دکھار کے لیے دنیا میں اور تمھارے مسلمانوں کے لیے آخرت میں۔ ۴۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے؟ عبدالعزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ریشم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۴۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زہیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

وَعَنْ بَازٍ بِإِيجَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخَزِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْجَعِيهِ وَرَفَعَ زُحَيْرًا أَوْ سُلَى وَالسَّبَابَةَ ۖ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُبَيْدَةَ فَلَكَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْخَزِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ ۖ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَآشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِبْجَعِيهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْوُسْطَى ۖ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ مَا سَتَسْقَى فَإِنَّهُ يُهَقَّنُ بِمَا فِي إِيَّاهُ مِنْ ذَمٍّ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَأَحَدُ أَرْبَعٍ إِلَّا أَنِّي تَهَيَّئْتُ لَهُ دِينَتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِصَّةُ وَالْخَزِيرُ وَالْذَّبِيحُ هِيَ لَهْمٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُوفٌ فِي الْآخِرَةِ ۖ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ نَسِيْدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَقَالَ مَنْ لَبَسَ الْخَزِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۖ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ الْخَطْبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَزِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۖ

۷۸۰۔ ہم سے علی بن مجبور نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ذبیان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو معمر نے بیان کیا۔ ان سے عبد الواد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید سے کہ معاذ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمر دینت عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۷۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو جحش یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں ریشم تو دوسرے پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ ہو میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا، اور ابو جحش، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا کہ ہم سے جابر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عمران نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

۷۸۹۔ بغیر سنیے ریشم صرف چھوٹا۔

اور اس باب میں زہدی سے روایت ہے کہ ان سے زہدی نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۹۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن سوئی نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل بن ابی اسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک ٹکڑا ہریر میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی و ملائمت پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی اچھے ہیں۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذَبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَزِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَادِثُ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مَعَاذُكَ... أَخْبَرَنِي أُمُّ عُمَرَ وَبَنْتُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَتْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَزِيرِ فَقَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلَّهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَحْشٍ كَيْبِنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَزِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ سَلَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ مَدَنِي وَمَا كَذَبَ أَبُو جَحْشٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَادِثِ

بِالْبَسَ الْخَزِيرَ مِنْ غَيْرِ لَبَسَ

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُهَيْبِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّجَّاءُ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبُ حَرِيرٍ فَعَلْنَا نَلْبَسُهُ وَنَتَّحِبُّ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتَعَبُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا نَحْمُ قَالَ مَنَّا يَلْبَسُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي الْحَدِّ خَيْرٌ مِنْ هَذَا

۴۸۰۔ ریشم بچپنا

عبیدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

۴۸۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب بن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح سے سنا، انھوں نے مجاہد سے۔ انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پیسے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۸۱۔ قتی کپڑا پہننا

عام نے بیان کیا کہ اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قتی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا۔ جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر چوڑی دھاریاں تھیں ہوتی تھیں اور اس میں ریشم کی آمیزش ہوتی تھی اور اس پر قمیوں جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے۔ اور ”میشرو“ وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لیے بناتی تھیں۔ یہ چھار درچار در کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ، ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ ”قتیہ“ وہ چوڑی دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے تھے اور اس میں ریشم ملا ہوتا تھا، اور ”میشرو“ درندوں کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”میشرو“ کی تفسیر میں عام کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی ہوئی ہے۔

۴۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمر دمی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اشعث بن ابی شعثان نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میشرہ اور قتی کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۲۔ خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کے استعمال

باب ۴۸۱ اختراش الحریر

وَقَالَ عُمَيْرٌ هُوَ كَلْبِيَّةٌ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُشْرِبَ فِي أَيْتَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ تَأْكُلَ مِنْهَا وَعَنْ لُبِّسِ الْحَرِيرِ وَالسِّبَاكِ وَأَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ

باب ۴۸۲ لُبْسُ الْفَتِيَّةِ

وَقَالَ عَامِرٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ كُنْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْفَتِيَّةَ؟ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْ مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنَ مِصْرَ مُصْلَعَةً فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُخْرُجِ وَالْمَيْشَرَةِ كَأَنَّ الشَّامَ وَصَنَعَهُ لِبَعُولَتِهِمْ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّقُهَا. وَقَالَ حَبْرِيٌّ عَنْ زَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ الْفَتِيَّةَ ثِيَابٌ مُصْلَعَةٌ مُجَابِلُهُمَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمَيْشَرَةُ خُلُودٌ أَسْبَاكِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ مِمَّا مِمَّا أَكْثَرُ وَالْمَيْشَرَةُ

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرِنٍ عَنْ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ ثِيَابَ الْحَرِيرِ وَالْفَتِيَّةِ

باب ۴۸۳ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ

کی اجازت

۵۸۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۴۸۳۔ ریشم عورتوں کے لیے

۵۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ سحر۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الملک بن میسر نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو اس نے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر غفر کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے بچاؤ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مجیر بن عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور دودھ سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلو بھیجا، بدریہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حد عنایت فرمایا ہے، حالانکہ میں خود آنحضرتؐ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضرتؐ نے فرمائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ بچاؤ اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا عورتوں وغیرہ میں سے کسی کو پہنادو۔

۵۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے صدمہ پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

۴۸۴۔ لباس اور ستروں کے معاملہ میں آنحضرتؐ کس حد تک توسع

لنجکتہ

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُكْسِ الْخَزِيرِ لِحِكَّةٍ بَعِيًا

بِالسَّيِّئِ الْخَزِيرِ لِلنِّسَاءِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيِّئَةً فَخَرَجْتُ فِيهَا فَذَرَأْتُ الْعُصْبَ فِي وَجْهِهِ فَتَقَفْتُمَا بَيْنَ نِسَاءٍ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَوِّبْنَهَا تَلْبَسُهَا الْيَوْفَى إِذَا مَرَكَ وَالْجُمُعَةُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سَيِّئَةً خَزِيرٌ كَسَاهَا رَأَاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْنِيهَا وَهَذَا سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ

يَتَلَبَّسُ بِهَا أَوْ تَكْسُوَهَا

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَاهُ عَلَى امِّ كَلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ خَزِيرٍ سَيِّئَةٍ

بِالسَّيِّئِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُخَوِّزُ مِنَ النَّبَاسِ وَالْبَسْطَةِ

سے کام لیتے تھے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید عن عُبَیْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا رَمِيدٌ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنْ الْمُرَاتِكِينَ الثَّلَاثِينَ تَلَاهَا تَأْتِي السَّبِيَّ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَحَابَهُ فَنَزَلَ بَوْمًا مَسْرُورًا فَدَخَلَ الدَّرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا كَيْفَةُ وَحَقِصَةُ، ثُمَّ قَالَ لَنَا فِي الْحَبَا حِلْيَةٌ لَدَفْعِ النَّسَاءِ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرْهُنَّ اللَّهُ سَأَلْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ تُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ إِسْرَافِي كَلَامٌ، فَأَخْلَعْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكَ لَمُعَذِّبَةٌ قَالَتْ تَعُولُ هَذَا إِلَيَّ وَابْنُكَ حَسْبُ ذِي السَّبِيَّ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذْتُ حَقِصَةً فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أَمَحَذُّ رُكَّ أَنْ تَعْفِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقْدَرُ مِنْ الْكَيْفِ إِذَا أَكَلَتْ مَا كُنْتُ أُمٌّ سَلَمَةً فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَغْضَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُو فَدَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَكَلِمَةُ نَبِيِّ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا وَاجِبٌ فَمَوْذَعٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَثِيَّتُهُ يَمَّا يَكُونُ: وَإِذَا أَهْبَتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي يَمَّا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَقَاءَ لَهُ فَكَلِمَةُ نَبِيِّ إِلَّا مَلِكًا فَسَانَ بِالنَّشَامِ

کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انصاری صاحبی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا؛ میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا عسائی آگئے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے تجرول سے رونے کی آواز آ رہی تھی حضور اکرمؐ اپنے بلاخانہ پر چلے گئے تھے اور بلاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرمؐ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضور اکرمؐ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چڑھے کا ٹیکہ تھا جس میں کھجور کی پھال مچھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ ٹٹک راتھا اور سلم کے پتے تھے میں نے آنحضورؐ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حضور اکرمؐ سے سنا تھا، انہوں نے کہا جی ہاں اور وہ بھی جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرمؐ اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بلاخانہ میں انٹریٹل دن تک قیام کیا پھر وصال کا قیام ترک کر دیا اور حسب معمول ازواج مطہرات کے تجرول میں رہنے لگے۔

كُنَّا نَحْنُ وَآلُ بَنِي نَافِثَةَ مَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَفْصَادِ
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ مِنْ حَدَثِ أُمِّ كَلْتٍ لَهَا
وَمَا هُوَ إِلَّا جَاءَ النَّصَافِي؟ قَالَ أَخْطَرُ مِنْ
ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ فَفُجِئْتُ بِإِذَا الْبُكَاءِ مِنْ حُجْرَةٍ مِنْ كَلْبِهَا
وَإِذَا السَّبْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
مَعْبَدٍ فِي مَشْرِيقِهِ لَهْ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرِيقِ
وَمَبِيتٍ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنِي فَمَا خَلَّتْ
خِذَا السَّبْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمِيرٍ
فَمَا أَتَرَفِي جُنَيْهِ وَفُتَّتْ رَأْسُهُ عِرْقَةً
مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَبِيفٌ وَإِذَا الْهُبُّ مُعَلَّقَةٌ
وَقَدْ ظَفَفْتُ كَذْتُ الشَّيْءِ قُلْتُ لِحَفْصَةٍ
أُمِّ سَلَمَةَ وَالشَّيْءُ سَادَتْ عَلَى أُمِّ
سَلَمَةَ فَضَجَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَبِثْتُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
ثُمَّ مَذَلُ

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي هِشَامُ
بْنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مَا لَتْ اسْتَيْقِظَ
السَّبْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبْلِ وَهُوَ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ لِلْمَلَكَةِ مِنَ
الْفَنَنِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يَوْ قِظَ
صَوَاجِبُ الْحُجْرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا
عَادِيَةٍ يَوْمَ النِّقْيَا مَقَالَ الزُّهْرِيِّ وَكَأَنْتَ
هِنْدًا لَهَا أَسَدًا فِي كُفَيْهَا بَيْنَ أَمَا بَعْهَاءَ

بِأَسْمَاءَ مَا يَنْبَغِي لِمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا حَبِيبًا

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ
سَعِيدِ بْنِ عَسَا وَبْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَتْ

۶۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں ہشام نے حدیث بیان کی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی بے حیاں چہرہ والی کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اور خنے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی آستینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنٹیاں لٹائی تھیں تاکہ صرف انگلیاں ٹھیکیں اس سے آگے نہ کھلے۔

۶۸۵۔ بیا کڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

۶۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالدہ بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک کالی چادر بھی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے، کہ یہ چادر وہی جائزہ صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ام خالد کو بلا لاؤ، چنانچہ مجھے آنحضرتؐ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی۔ اور فرمایا، دیر تک جتنی رہو۔ دو مرتبہ آپؐ نے فرمایا، پھر آپ اس چادر کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا ام خالد، یہ سننا ہے، سننا، جتنی زبان میں اچھے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے وہ چادر ام خالد رضی اللہ عنہا کے جسم پر دیکھی۔

۴۸۶۔ مردوں کے لیے زعفران کے رنگ کا استعمال

۶۹۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے النبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

۴۸۷۔ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی محرم درس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

۴۸۸۔ سرخ کپڑا۔

۶۹۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے ابیہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے۔ اور میں نے حضور اکرمؐ کو سرخ حلہ میں دیکھا آپؐ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔

۴۸۹۔ سرخ میشرہ۔

۶۹۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے ابیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیار کی عبادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا، پھینکنے والے کے جواب دینا (اللہ سے)، دینے کا اور آنحضرتؐ نے ہمیں ریشم، دیبا، قستی، استبرق اور

اَقْرَبُ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَثْبَابُ فِيْهَا خَيْصَمَةٌ سُوْدَاً اَمْ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْهَا هَذِهِ الْخَيْصَمَةُ فَاُسْكِنْتَ اَنْفُوْمُ قَالَ اَسُوْفِيْ بِاَمْرِ خَالِدٍ فَاَقَرَفِيْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْتَبَهَا بِيَدِهِ وَقَالَ اَنْبِيْ وَ اَخْلَبِيْ مَرَّتَيْنِ لِحَبْلٍ يَنْظُرُ اِلَى عِلْمِ الْخَيْصَمَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ اَقْرَبُ يَقُوْلُ يَا اَمْرًا خَالِدٍ هَذَا اَسْنَا وَالسَّنَا يَلِيَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ . قَالَ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اِمْرَاةٌ مِنْ اَهْلِيْ اَنْهَا رَاَتْهُ عَلَى اَمِّ خَالِدٍ

باب الثَّوْبِ الْمُرْعَفَةِ

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَسْبَغٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَهَعُوْا

الرَّحْلُ

باب الثَّوْبِ الْمُرْعَفَةِ

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَنِِيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَهَعُوْا اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِرَسٍ

باب الثَّوْبِ الْخَمِيْرِ

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْمُوْمًا وَقَدْ سَأَلَتْهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرًا مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ

باب المِيشْرَةِ الْخَمْرَاءِ

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ اَشْثَثٍ عَنْ مَعَا وَبَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرَنٍ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةٍ الْمَرْبُوعِ وَ اِتِّبَاعِ الْخَبَاثَةِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَا طِسِ وَ تَعَا نًا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَ الدِّيْبَا جِ وَ

الْفَسِيحِ وَالْإِسْخَرِ وَمَا بَرَأَ الْحَمِيرَ

بَابُ التَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ

وَعَنْدَهَا

۴۹۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا
أَخْبَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيِي فِي
تَغْلِيكِ قَالَ نَعَمْ

۴۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ
قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ
تَصْنُمُ اسْمَاعِيلَ أَسَا أَحَدًا مِمَّنْ أَفْعَا بِكَ تَصْنَعُهَا
قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ مِنْ
الْأَسْمَاءِ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ التَّعَالَ
السَّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِالْصَفْرِ قَدْ رَأَيْتُكَ
إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ هَذِهِ النَّاسُ إِذَا سَادُوا الْهَلَالَ
وَكَمْ تَهَيَّأُ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّحْرِيبِ فَقَالَ
لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا الْأَسْمَاءُ كَانَ فِي كَفِّ
أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ إِلَّا
الْيَمَانِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ التَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ فَمَا فِي
رَأَيْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ
التَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَكَثُورًا فِيهَا
فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا - وَأَمَّا الصَّفْرُ فَفَمَا فِي
رَأَيْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ
بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا - وَأَمَّا الْهَلَالُ
فَمَا فِي كَفِّكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْيِلُ حَتَّى تَنْتَهِي بِهِ وَاحِلَتُهُ

۴۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي يَزِيدَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ رِيعِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرخ رنگ کے میوہ کے پہننے سے منع کیا تھا۔

۴۹۰- دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے
چڑے کے پالوش۔

۴۹۶- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید نے ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا، کیا میں نے انس رضی
اللہ عنہ سے پوچھا، کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پالوش پہنے ہوئے نماز پڑھتے
تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

۴۹۷- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان
سے سعید قبری نے، ان سے عبد اللہ بن جریج نے کہ آپ نے عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرنے دیکھتا ہوں جو میں نے
آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن جریج! وہ
کیا چیزیں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ رخا نہ کھینکے
چار ارکان میں سے صرف دو ارکان یمنی کو چھرتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا
کہ آپ دباغت دیئے ہوئے چڑے کا پالوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ آپ
کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو
سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ اہرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ اہرام نہیں
باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) اہرام باندھتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ خاد کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صرف ارکان یمنی ہی کو چھرتے دیکھا۔ دباغت دیئے
چڑے کے پالوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم پالوش پہنتے تھے جس میں بال یمنی ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں
دھو کرتے تھے۔ اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پالوش استعمال کروں۔
زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے
دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور اہرام باندھنے
کا مسئلہ تو میں نے کبھی آنحضرت کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر جرجی) کے روانہ
ہونے سے پہلے آپ نے اہرام باندھا ہو۔

۴۹۸- ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس سے رنگا ہڑا کپڑا پہننے سے

منع فرمایا تھا اور انھوں نے فرمایا کہ جسے پاپوش چلی، ان میں وہ چڑے کے موزے ہی پہن لے، لیکن اسے سچنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تہمد ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چپلی دہوں وہ چڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لیے)

۸۰۱۔ واسطے پاؤں میں پیسے جوتا پہننے

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں دایہنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

۸۰۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالانزا نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص جوتا پہننے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ دایہنی جانب پہننے میں اول ہوا در اتارنے میں آخر۔

۸۰۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۸۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالانزا نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے، یا دونوں پاؤں ننگا کرے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہننے۔

۸۰۴۔ دو تسمے ایک چپل میں، اور جس نے ایک تسمہ کو کافی سمجھا

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چپل میں دو تسمے تھے۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں

أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْصُوفًا بِعَصَا ابْنِ أَوْ ذَوْبٍ وَتَالَ
مَنْ لَعْنَهُ تَعْلِينَ فَلْيَلْبَسْ حَقِيْنٌ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْتَلْزَمَ الْكَلْبَيْنِ
۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَعْنَهُ مَكَنٌ لَهُ إِسْرًا فَلْيَلْبَسِ السَّوَالِي
وَمَنْ لَعْنَهُ نِكَانٌ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ حَقِيْنِ ۝

بَابُ ۱۲ نَيْبَةُ الْيَمْنَى ۝

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَمْنَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبَا حَبِيٍّ ثَوْبًا
فَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي
طَهْوَرِهِ ۝ وَتَرْجُلِهِ وَتَعْلِيهِ ۝

بَابُ ۱۳ يَتَرَعُّ نَعْلُ الْيُسْرَى ۝

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
أَبِي السَّرْدَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
امْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمَنِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ
بِالشَّأْلِ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا مَا تَعَلَّ وَأَخْرِجْهَا تَتَرَعُّ ۝

بَابُ ۱۴ لَا يَسْبَغُ فِي فَعْلٍ وَاحِدٍ ۝

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي
السَّرْدَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَيْسِغُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ
وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهُمَا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا ۝

بَابُ ۱۵ قِيَالَا فِي فَعْلٍ وَمَنْ رَأَى عِيَالًا وَلَعْنًا

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَمْنَانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِيَالًا ۝

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

عیسیٰ بن طہان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دو جیل کے کہ ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے بنات بنانی نے کہا کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک ہیں۔

۴۹۵۔ چڑے کا سرخ خیمہ

۸۰۵۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی حنیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (حجۃ الوداع کے موقع پر) آراکھنور چڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور میں نے ہلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آکھنور کے دمنو کا پانی پیے ہوئے ہیں۔ اور صحابہ آکھنور کے دمنو کے پانی کو زمین پر گرنے سے پیلے لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے، اور جب کچھ نہیں ملتا وہ اپنے سامنے کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

۸۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ حم۔ اور میں نے بیان کیا کہ مجھ سے وینس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلوایا اور انھیں چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

۴۹۶۔ چٹائی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا۔

۸۰۷۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی سے گھر بنا لیتے تھے اور اس گھر میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے۔ پھر لوگ رات کی نماز کے وقت انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے لگے اور آکھنور کی نماز کی اقتدا کرنے لگے، جب صبح زیادہ بڑھ گیا تو آکھنور متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو۔ کہو اللہ تعالیٰ (قواب دینے سے) انہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے۔

عِيسَى بْنُ طَهَانَ قَالَ خَرَجَ الْيَنَاءُ اَنْسُ بْنُ مَالِكٍ يَتَخَلِّقُ لِمَا يَلَدَن فَقَالَ نَأَيْتُ الْبَنَاءَ فِي هَذِهِ نَعْلُ الْبَنِي مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

۴۹۵۔ اَنْفَعَةُ الْحَمْرَاءُ مِنْ اَدَم :-

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ اَبِي حَنِيفَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَمَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمَ وَرَأَيْتُ مِلَادًا اَحَدًا وَمَوْمًا الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَدَسُّوْنَ اَوْمَوْمًا فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَ مَنْ لَحْدَ بِصَبٍّ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَدٍ قَبْلَ مَا جِيءَ :-

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اخْبَرَنِي اَنْسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَ قَالَ وَ اَلَلَيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي اَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الدُّنْيَا وَ يَجْعَلُهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَم :-

۴۹۶۔ الْخُبْرُ عَلَى الْخَصِيرِ وَ خَوْفُ :-

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ خَوْفًا يَلْبِسُ فَيَجْعَلُ النَّاسُ يَتَوَبُّوْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْعَلُوْنَ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى كَثُرُوا فَاَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الدُّعْمَالِ مَا تَطِيقُوْنَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوْا وَ اِنَّ اَحَبَّ الدُّعْمَالِ اِلَى اللَّهِ

مَا دَامَ وَإِنْ كَلَدَ

بَابُ الْمَرْسَلَةِ بِالذَّهَبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ هُرْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرْمَةَ
قَالَ لَكَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ
أَقْبِيَّةٌ فَمَعَهُ يَفْقِسُهَا فَادْهَبْ بِهَا إِلَيْهِ
فَدَخَلْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بَنِي
إِسْمَاعِيلَ يَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ ائْجُزْ لَكَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
فَقَالَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ بِجَارٍ قَدْ عَوَّدَهُ
فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْنَابِجٍ مَزْرُورٍ
بِالدَّهَبِ فَقَالَ يَا هُرْمَةُ هَذَا
أَخْبَانَا لَكَ فَاعْظَاكَ إِيَّاكَ

+ بن بن +

بَابُ خَوَاتِمِ الدَّهَبِ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاذَ بْنَ سُوَيْدٍ
مُعَرَّبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ هَارِثَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الدَّهَبِ
وَعَنِ الْخَرِيرِ وَالِإِذْ سُلْبَرِقِ وَالِدِيْنَابِجِ
وَالْمَيْشَرَةِ الْخَمْرَاءِ وَالْفَيْسَى وَابْنَةِ الْفَيْسَةِ
وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرْفُوعِ وَابْتِغَاءِ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ
السَّأْلِ وَابْتِغَاءِ الْمُعْتَمِدِ وَتَقْرِيرِ
الْمُظْلُومِ

جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

۴۹۷۔ کڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو۔

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی
ان سے مسوید بن ہرم رضی اللہ عنہ نے کہ ان سے والد
حرم رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائش آئی ہیں اور آنحضرتؐ انھیں تقسیم
فرما رہے ہیں، میں بھی آپؐ کے پاس لے چلا چنانچہ ہم
گئے اور آنحضرتؐ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا
بیٹے میرا نام لے کر آنحضرتؐ کو بلاؤ۔ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا
دکھ آنحضرتؐ کو، اور اپنے والد کے لیے بلاؤں میں نے کہا
اپنے والد سے کہ میں آپ کے لیے آنحضرتؐ کو بلاؤں! انھوں نے
فرمایا کہ بیٹے حضورؐ کو کم کوئی جا رہا نہیں ہیں (کہ آپ اس
طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو آپؐ حضورؐ
باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر ویسا کی ایک قباحت تھی جس میں
سونے کی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ حمزہ،
اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا تھا چنانچہ آنحضرتؐ
نے وہ قبائش عین غایت فرمائی۔

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید
بن مقرن سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے یزید بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپؐ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا
تھا۔ آپؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا رادی نے کہا کہ سونے کے
چھپے سے، ریشم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میوہ سے، قسی سے
اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپؐ نے سات چیزوں کا
حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے
اجواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول
کرنے، کسی بات پر قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی
مدد کرنے کا۔

۸۰۹۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے، ان سے بشیر بن ہبک نے اور ان سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا تھا۔ اور مرد بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے نضر سے سنا، اور انھوں نے بشیر سے سنا، اسی طرح۔

۸۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بڑائی اور اس کا نیگہ بہتیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑالیں۔ آخر انھوں نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بڑوائی۔

۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی

۸۱۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بڑائی اور اس کا نیگہ بہتیلی کی طرف رکھا اور اس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ کھدوائے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑالیں جب انھوں نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑوائی ہیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بڑوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بڑالیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ انگوٹھی اسی کے کوٹن میں گر گئی۔ (اور باوجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جا سکی)

(یہ باب ترجمہ الباب سے خالی ہے)

۸۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپ نے

۸۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ أَنَّهُ رَوَى عَنْ غَدْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ هَبَكٍ عَنْ ابْنِ سُرَيْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَهَبَ عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ وَقَالَ غَدْرٌ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ:

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَهَبَ فَصَبَّ مَتَائِي كَعْتُهُ مَا تَخَذَ الْإِنْسَانُ قَرْنًا بِهِ وَأَتَتْهُ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ:

باب ۴۹۹ خَاتَمُ الْفِضَّةِ:

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَهَبَ فَصَبَّ مَتَائِي كَعْتُهُ وَفَتَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مَا تَخَذَ الْإِنْسَانُ مِثْلَهُ كَلَّمَارَاهُمْ حَدَّثَنَا دُحَارٌ عَنْ يَمٍّ وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ أَتَاهُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ الْإِنْسَانُ خَاتَمًا مِنْ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَيْسَ الْخَاتَمُ بَعْدَ السَّجَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بَيْتِهِ:

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ قُنْبَدَاةً فَقَالَ
لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَقُنْبَدَاةُ النَّاسِ خَوَاتِيمُهُمْ
۸۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَيْ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ كَيْوَمًا
وَاحِدًا أَشَدَّ إِنَّ النَّاسَ إِصْطَلَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ
ذَهَبٍ وَلَبَسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاتَمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ وَزَيْادٌ وَشُعَيْبُ بْنُ الدُّهْرِيِّ وَقَالَ إِبْنُ
مَسَافِرٍ عَنِ الدُّهْرِيِّ أَمَّا خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ :

بَابُ فَصْلِ الْخَاتَمِ

۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ
أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ هَذَا اخْتَدَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخْبَرَنِي
صَلَاةُ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
يُوجِّهِهِمْ فَكَانَ فِي أَنْظُرِي وَبَيْنَ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ
النَّاسَ قَدْ صَنَعُوا دَنَامُومًا وَانْكَرُكُمْ تَزَانُوا
فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ بِمُتَوَاهِدِينَ :

۸۱۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ
حُمَيْدَ الْأَحْمَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِصْمَةٍ وَكَانَ
فِصْمَتُهُ مِنْهُ . وَثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ
سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ خَاتَمِ الْخَلَاءِ يَدِهِ

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ہیٹیک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی
اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یوسف نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی
چاندی کی انگوٹھیاں بڑائی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرتؐ نے
اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعب نے زہری کے
واسطے سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ میرا
خیال ہے کہ ”خاتم من ورق بیان کیا۔“

۵۰۱۔ انگوٹھی کا ننگہ

۸۱۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن زریع نے خریدی۔
انھیں حمید نے خزری، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انگوٹھی بڑائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے ایک رات منشاء کی نماز
آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں
آنحضرتؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ
کر سوچکے ہوں گے، لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار
کر رہے ہو۔

۸۱۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زہری نے خریدی کہا کہ
میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا ننگہ بھی اسی
کا تھا۔ اور یحییٰ بن ابی ثوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی انھوں
نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۰۲۔ لوبہ کی انگوٹھی

۸۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی

لہ بیان راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرمؐ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپؐ نے
تارنا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بڑائی تھی
اور اس کو آپؐ نے تار دیا تھا۔

حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو صبر کرنے کی بول رہی ہوں، آپ نے فرمایا کہ وہ خاتون کھڑی رہیں، آنحضرتؐ نے انھیں اور پھر سر جھیکا لیا، جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی، اگر آنحضرتؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے، آنحضرتؐ نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انھیں دے سکے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھ لو، وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائے! مجھے کچھ نہیں ملا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، لوہے کی ایک انگوٹھی بھی سہی، وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائے! مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی، وہ ایک تہمد پہنے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انھوں نے عرض کی کہ میں انھیں اپنا تہمد میں دے دوں گا، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہمد یہیں لیں گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پہن لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا، وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے، پھر جب آنحضرتؐ نے انھیں جاتے دیکھا تو آپؐ نے انھیں بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں، انھوں نے سورتوں کو شمار کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں محفوظ ہے۔

۵۰۳۔ انگوٹھی پر نقش ۔

۸۱۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپؐ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو، چنانچہ آنحضرتؐ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جس پر نقش تھا: محمد رسول اللہ، جیسے ابھی حضور اکرمؐ کی انگلیوں یا آپ کی ہتھیلی میں راوی کو شک تھا، اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۱۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

بْنِ اَبِي حَارِثٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ اَهْبَ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَظَلَّ وَصَوَّبَ فَلَمَّا حَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَحِبُ: مَا وَجِئْتُمَا اِنْ لَحَ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ: عَيْنُكَ شَيْءٌ فَصَلُّوهُمَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَنَدَّاهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللَّهِ اِنْ دَخَلْتُ شَيْئًا، قَالَ: اِذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاسِمًا مِنْ حَيْدٍ مِنْهُمَا فَقَالَ رَجِعْ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا خَاسِمًا مِنْ حَيْدٍ مِنْهُمَا وَعَلَيْهِ اِذَا رُمِيَ عَلَيْهِ سِدَاؤُ فَقَالَ: اَصْبِرْ فَمَا اِرْأَيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَأَيْتَ اِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَامْرَجَهُ فَنَدَّاهُ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا اَبَسُورَةً هَا قَالَ: قَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بِاسْمِهِ نَفْسُ الْخَاسِمِ.

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُكْتَبَ إِلَيْ رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعْرَابِ فَيُكَلِّمَهُ، لِيَتَّبِعُوا كَيْتَابَ الْكِتَابِ عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاخْتَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِصْفَةٍ نَفَسَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَانَ فِي يَدَيْهِ أَوْ بِجَيْبِهِ الْخَاتَمُ فِي أَصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ.

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

فَمِنْهُمْ مَنْ عَدَّىٰ اللَّهَ عَنْ مَا فِيهِ مِنَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْهُمَا قَالَ: لَحَقَّكَ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ دَرَنِي وَكَانَ فِي يَدَيْهِ ثَمَرٌ
كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ
فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عَثْمَانَ حَتَّى
وَقَعَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نَفَسَهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللَّهِ:

باب ۵۱ الخاتمة في الخصومة:

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاتَمًا قَالَ: إِنَّا إِنَّمَا خَاتَمًا وَنَفَسْنَا فِيهِ
نَفْسًا فَلَا يَنْفُسُ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ حَاتِي لَدَايَ
يَرْفَعُهُ فِي خِصْمَةٍ:

باب ۵۲ الخاتمة في الخصومة
التي أولئك كتب به إلى أهل الكتاب
وغيرهم:

۸۲۰- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: لَمَّا أَسَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ
إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: لِمَ تَعْرِضُ لِقِتَائِهِمْ إِذَا لَمْ
يَكُنْ خُتُمًا، فَأَخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِصَّةٍ وَنَفَسَهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَمَا تَمَّا أَنْظَرُوا إِلَى مَا فِيهِ فِي يَدَيْهِ:

باب ۵۳ من عمل فعن الخاتمة في بطن كعبه:
۸۲۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ
عَنْ تَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَيَجْعَلُ
فِصَّةً فِي بَطْنِ كَعْبِهِ إِذَا لَيْسَ بِهِ. فَأَصْطَنَعَ النَّاسُ
خَوَاصِمَهُمْ مِّنْ ذَهَبٍ فَدَرَى الْمُنِيرُ فَمَدَّ اللَّهُ وَ

خبر دی، انھیں عبید اللہ نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی
بنوائی تھی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ پھر آپ کے بعد
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
میں رہتی تھی۔ اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی خلافت
کے نشان کے طور پر لیکن آپ کے زمانہ میں ایسی کے کوئی نہیں کر گئی۔ اس
کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

۵۰۴- چنگلیا میں انگوٹھی۔

۸۱۹- ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہ ان سے عبدالوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی
بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ
کرایا ہے۔ اس لیے انگوٹھی پر کوئی شخص نقش نہ کندہ کرے بیان کیا کہ
جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنکھوں کی چنگلیا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

۵۰۵- کسی چیز پر مہر لگانے کے لیے انگوٹھی بنانا، یا

اب کتاب وغیرہ کے سیاں بھیج جانے والے خطوط میں اس
کی مہر لگانا۔

۸۲۰- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو
آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہو تو وہ خط نہیں پڑھیں گے چنانچہ
آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا "محمد رسول اللہ" جیسے
آنکھوں کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اب بھی میری نظر کے سامنے ہے۔

۵۰۶- جس نے انگوٹھی کا نگینہ متھیلی کی طرف رکھا۔

۸۲۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جابر نے
حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ متھیلی کی
طرف رکھتے۔ لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں بنالیں تو حضور اکرم صلی اللہ
تعلیہ وسلم نے اور اس کی حمد و ثنا کی اور فرمایا میں نے بھی سونے کی انگوٹھی

نے کہیں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا، آنحضرتؐ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔ اور ابن وہب نے حرج کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضرتؐ عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۵۱۰۔ عورتوں کے لیے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار۔

۸۲۵۔ ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف گئے اور انھیں صدمہ کا حکم دیا۔ پناہ پناہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

۵۱۱۔ ہار عاریت پر لینا۔

۸۲۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے۔ ان سے ان کے والد نے ابو ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہا کے ہار (جو المومنین نے عاریت پر لیا تھا) کم ہو گیا تو آنحضرتؐ نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اور لوگ بلا وضو تھے۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اس لیے سب نے بلا وضو نماز پڑھی۔ پھر آنحضرتؐ اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ ہار آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔

۵۱۲۔ بالیل۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے عورتوں کو صدمہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے۔

۸۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کیا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہ کہیں نے سعید سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے

ہبائش یعنی اللہ عنہما شہدات العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی قبل الخطبۃ۔ و زاد ابن وہب عن ابن جریج قال فی النساء فجعلن یتلفین الفتمۃ والخواتیم فی ثوب یدل ۛ

باب اللباس واللباس للنساء یعنی فکذا ۛ من اللباس ۛ
۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَدْرِيصًا قَبْلَ وَلَا بَعْدَهُ ثُمَّ أَقَامَ النَّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُصْرٍ مِثْلَ وَ سِخَايِمَا ۛ

باب استعارة الفلاحة ۛ

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَكَذَلِكَ رَأَيْتُ مَا دُبِعَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظُلُمَاتِ حَبَالٍ فَخَضِرَتِ الصَّلَاةُ وَكُنِيَوا عَلَى وَجْهِ دَلَمٍ يُجِيدُوا أَمَّا فَصَلُّوا وَهَضَعُوا عَيْنَهُمْ وَجْهِ مَنْ كَرُوا ذَابَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمِمِ فَأَادَا مِنْ نَمِيرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ ۛ

باب القُرْطِ ۛ

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَرْهَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَمْوِينَ إِلَى إِذْ أُنِجَتْ وَخَلُّوا فِيمَا ۛ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دن دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔
پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بدلہ رضی اللہ
عزہ تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں بدلانے رضی
اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

۵۱۳۔ بچوں کے لیے ہار

۸۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انھیں کچی
بن آدم نے خبر دی، ان سے وثقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آنحضرتؐ واپس ہوئے تو میں
پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، کچھ کہاں ہے؟ یہ آپ
نے مین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے
تھے۔ اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلا
دیا کہ حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے (اور حسن رضی اللہ عنہ
نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور وہ آنحضرتؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا
اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے
مجھے محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
حضور اکرمؐ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

۵۱۴۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور

مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتیں۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے کمرہ
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں
پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت
عمرہ نے کی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی۔

۵۱۵۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں

کو گھر سے نکالنا۔

مَتٰی يَوْمَ الْعِيْدِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَقْبَلْ قَلْبَهُمَا۔ وَكَأَنَّهُ
تَبَعًا هَاتَمًا فِي النَّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ
بِالنَّسَاءِ فَلَمَّا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْفِي
قُرْطُومًا ۚ

باب ۱۱۱۔ التَّخَابُ لِلصَّبِيَّانِ ۚ

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عِيْنِي بْنُ اَدَمَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ
مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَأَنْصَرَفْتُ فَأَنْصَرَفْتُ
فَقَالَ: أَيْنَ نَكَلُكَ؟ ثَلَاثًا أَدْعُو الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَتَسْتَشِي فِي عُنُقِهِ
السَّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْدُو هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ يَبْدُو هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ
فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبِّهُ وَأَحِبَّ مَنْ
يُحِبُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَمًّا كَانَ أَحَدُ أَحِبِّ إِلَيَّ
مِنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ تَبَعًا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۚ

باب ۱۱۲۔ الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَ

الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ ۚ

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
مَتٰی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابِعَهُ
عُمَرُو وَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ۚ

باب ۱۱۳۔ اخراج المتشبهين بالنساء

من البيوت ۚ

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَبِثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُسْتَرْجَلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ قَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بَيْتِكُمْ قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ خُلَافًا

۸۳۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے عماری نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختبث مردوں پر لعن فرمایا کہ کسی چال و حال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انھیں (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ملال کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے خلال کو نکالا تھا۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَ فِي الْبَيْتِ مُحَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَمَّةُ اللَّهِ إِنَّ فَتْمَ كَعْبُ عَدَا الطَّائِفَ فَأَيُّ أَذْكَتْ عَلَى بَنْتِ غَيْلَانَ فَأَتَتْهَا فَقَبِلَ يَأْسُ بَعٍ وَ تَذْمِيدِ ثَمَانَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ تَقَبَّلَ يَأْسُ بَعٍ وَ تَذْمِيدِ عَمْرِو أَسْ بَعٍ عَلَيْكَ بَطْنُهَا فَبَنِي تَقَبَّلَ مَعَهَا، وَ خَوْلِمْ وَ تَذْمِيدِ ثَمَانَ يَكُونُ أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكُنِ أَلَا يَكُونُ بِهَا حَيْطَةُ الْجَنِينِ حَتَّى تَلْقَى وَ إِنَّمَا قَالَ ثَمَانَ وَ كَعْبُ تَقَبَّلَ ثَمَانَ يَكُونُ كَعْبُ تَقَبَّلَ ثَمَانَ يَكُونُ أَطْرَافَ

۸۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عبداللہ: اگر کل انھیں طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں انھیں بنت غیلان کو دکھاؤں گا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں دکھائی دیتے ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے ابو عبداللہ (مصنف) نے کہا کہ سامنے سے چار سلوٹوں، "کا مفہوم یہ ہے کہ دوٹے ہونے کی وجہ سے) اسی کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں اور جب وہ سامنے ہوتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں۔ اور آٹھ سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے" کا مفہوم ہے (اُس کے) ان چاروں سلوٹوں کے کنارے کیونکہ یہ دونوں سلوٹوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ مل جاتی ہیں "ثمان" کہا "ثمانیہ" نہیں کہا (کیونکہ جب میز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکرہ و تائید دونوں جائز ہے) اور اطراف کا واحد (جو میز ہے) مذکور ہے، وجہ یہ ہے کہ "ثمانیہ اطراف" نہیں کہا۔

۵۱۶۔ مونچھ کم کرانا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھ اتنی کترواتے تھے کہ جد کی عیندی نظر آنے لگتی تھی، اور ان دونوں یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان میں (جبر سے پر) سے بھی بال کترواتے تھے۔

۸۳۲۔ ہم سے مکہ بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حنظلہ نے، ان

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَ فِي الْبَيْتِ مُحَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَمَّةُ اللَّهِ إِنَّ فَتْمَ كَعْبُ عَدَا الطَّائِفَ فَأَيُّ أَذْكَتْ عَلَى بَنْتِ غَيْلَانَ فَأَتَتْهَا فَقَبِلَ يَأْسُ بَعٍ وَ تَذْمِيدِ ثَمَانَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ تَقَبَّلَ يَأْسُ بَعٍ وَ تَذْمِيدِ عَمْرِو أَسْ بَعٍ عَلَيْكَ بَطْنُهَا فَبَنِي تَقَبَّلَ مَعَهَا، وَ خَوْلِمْ وَ تَذْمِيدِ ثَمَانَ يَكُونُ أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكُنِ أَلَا يَكُونُ بِهَا حَيْطَةُ الْجَنِينِ حَتَّى تَلْقَى وَ إِنَّمَا قَالَ ثَمَانَ وَ كَعْبُ تَقَبَّلَ ثَمَانَ يَكُونُ كَعْبُ تَقَبَّلَ ثَمَانَ يَكُونُ أَطْرَافَ

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْبِبُ شَارِبَهُ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى بَنِي مِثْلِ الْجِلْدِ وَ يَأْخُذُ هَذَا يَنْفَعُ بَيْنَ الشَّارِبِ وَ الْحَبِيبَةِ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ

سے نافع نے مصنف نے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے مکی کے واسطے سے بیان کیا، ابو الدین عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 مونچھ کے بال کم کرنا فطرت میں سے ہے۔

۸۳۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ زہری نے بیان کیا، زہری نے بیان کیا، زہری نے بیان کیا کہ (ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کے ساتھ، کہ پانچ چیزیں فطرت میں، یا (فرمایا کہ) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں جتنہ کرنا، مونٹنے زیر ناف مونڈنا، بغل کے بال مونڈنا۔ ناخن ترشوانا، اور مونچھ کم کرنا۔

۵۱۶۔ ناخن ترشوانا۔

۸۳۴۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ سے سنا، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فطرت میں سے ہے مونٹنے زیر ناف مونڈنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرنا۔

۸۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت میں۔ جتنہ کرنا۔ مونٹنے زیر ناف مونڈنا۔ مونچھ کم کرنا۔ ناخن ترشوانا اور بغل کے بال مونڈنا۔

۸۳۶۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے خلاف کرو۔ دائرہ بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی دائرہ (دھڑے) پر لٹیتے اور (جعبہ مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے۔ انھیں کٹوا دیتے۔

۵۱۸۔ دائرہ بڑھانا

عَنْ تَاجِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ الْمَكِّي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ الْفَطَرَةِ قَمْعُ الشَّارِبِ ۖ ۸۳۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ الدَّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةُ الْفَطَرَةِ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفَطَرَةِ الْخِتَانُ وَالْأَسْتِحْدَادُ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ ۖ قَمْعُ الشَّارِبِ ۖ

۵۱۶۔ ناخن ترشوانا۔

باب ۵۱۶ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ ۖ

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ تَاجِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفَطَرَةِ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفَطَرَةِ الْخِتَانُ وَالْأَسْتِحْدَادُ وَتَنْفُ الشَّارِبِ ۖ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَطَرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ وَالْأَسْتِحْدَادُ وَتَنْفُ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ ۖ

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ تَاجِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَخَرُوا وَلَا تَلْحِقُوا أَحْفُوا الشَّوَابِرَ فَمَا فَضَلَ أَحَدُكُمَا ۖ

باب ۵۱۸ عَقَاةُ الدَّحَى ۖ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّبِعُوا الشُّوَّارِبَ وَاعْفُوا النَّحَى؛

باب مَا يَنْكَرُ فِي الشَّيْبِ؛

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَمَّا أَخْضَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَهُ يَبْلُغُ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا؛

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ عَنْ خُضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ كَمَا مَثَلَتْ أَنْ أَعَدَّ مَشَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ؛

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَمَّا سَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَاحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعٍ مِنْ قَصْفَةٍ فَبَلَغَ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ إِلَّا نَسَانَ عَيْنَ أَوْ شَيْءٍ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَطْلَعَتْ فِي الْحُجْلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتٍ حُمْرًا؛

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَسَّسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: كُنْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَوْنَا، وَقَالَ لَنَا أَبُو هُرَيْرٍ حَدَّثَنَا فَصِيرُ بْنُ أَبِي الرَّسَّاسِ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ؛

۸۳۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں تائف نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں خوب کتر و لیا کرو اور وارھی بڑھاؤ۔

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

۸۳۸۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضرت کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت کو خضاب کی زبٹ ہی نہیں آتی تھی۔ اگر میں آنحضرت کی وارھی کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۸۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موصی نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا، (راوی حدیث) اسرائیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المؤمنین کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا تھا میں نے نکلی میں جس میں مونے مبارک رکھا ہوا تھا اچھا نک کر دیکھا تو چند سوخے بال اس میں تھے۔

۸۴۱۔ ہم سے مؤسس بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موصی نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ ان سے نصیر بن ابی الاشعث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن موصی نے روایت کی کہ ام سلمہ نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال دیکھا جو سرخ تھا۔

۵۲۰۔ خضاب

۸۴۲۔ ہم سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالسحاق بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

۵۲۱۔ گھونگھریاے بال۔

۸۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن ابی عبد الرحمن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے ترنگے (قدکے) نہیں تھے اور آپ چھوٹے قدکے ہی تھے۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) وہ آپ بالکل سفید چھوٹے تھے اور دگنم گول ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریاے لمبے برائے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس سال آپ نے (نبوت کے بعد) مکہ معظمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضرت کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۸۴۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطے سے بیان کیا کہ آنحضرت کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابوالسحاق نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جب مجھ آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضرت کے بال آپ کی کانوں کی تو تک تھے۔

۸۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کعبہ کے پاس مجھے دکھایا گیا میں نے دیکھا

باب الخضاب

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَعَوَّدُ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ خَالَهُمْ هُذًا

باب الخُجْدِ

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْحَبِثِ وَلَا مُقَتًى وَلَيْسَ بِالْأَدِيمِ وَلَيْسَ بِالْخُجْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْمُسْبِطِ: بَعَثَهُ اللَّهُ رَأْسُ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَخَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيَضَاءً

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اسْتَوْدِلِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ السُّبْرَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّتِهِ حَمَلًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ - إِنَّ حَبَّتَهُ لَتَصْبِرُ قَبْرِيًّا مِنْ مَنَكِبَيْهِ: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِذَا فَهِمْتُكَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شُحْمَةً

أَذْنِيهِ

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِلَى التَّيِّدَةِ عِنْدَ الْكُفَّةِ مَرَّاتٍ رَجُلًا
أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ سَامٍ مِّنْ أَدَمَ الْبَرِّ جَالٍ
لَهُ لِبَدٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى قَبْلَ
الْيَمِّ قَدْ رَجَلَا فَبِغَا نَقَطَرُ مَاءٍ مَّتَكَشَا
عَلَى رَحْلَيْنِ أَوْ عَلَى غَرَائِقِ رَحْلَيْنِ يَطُوفُ
بِالْيَمِّ فَمَا لَتْ مِنْ هَذَا أَقْيَلُ الْمَسِيرِ مِنْ
مَدِينٍ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعِدَ قِلْبُ أَعْوَرَ الْعَيْنِ
السُّمْنَى صَا تَهَا عَيْنُهُ لَهَا فَيَتَمَسَّ لَتْ مِنْ
هَذَا أَقْيَلُ الْمَسِيرِ إِلَهُ جَالٍ

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هَبَانُ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ السَّبْحِ
مَنْكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنُوبُ شَعْرُهُ

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَمْنُوبُ شَعْرُهُ السَّبْحِ
مَنْكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِكَبِيهِ

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بْنِ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ
اللَّهِ مَنْكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ
اللَّهِ مَنْكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَّسَنَ بِالسَّيْطِ وَ
لَا الْعَجْدَ مَنَعَ إِيْذَنِيهِ وَعَاذِيهِ

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ مَنْكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْهُمْ السَّيْطَانُ لَمْ يَأْتِ بَعْدَهُ مِثْلُهُ وَكَانَ
شَعْرُ النَّبِيِّ مَنْكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
رَجَعًا وَلَا سَيْطَ

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

کہ ایک صاحب بھی گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب
صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں
سب سے زیادہ خوبصورت، اطول نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور
اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے
میں۔ یادو آدمیوں کے شانوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں اور خدا کے حکم کا
کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم
علیہا الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک اچھے ہوئے گھونگر یا بے بال
والے شخص کو دیکھا، وہ اس آنکھ سے کہنا ہے، گویا انگور ہے جو اچھا ہوا
ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح و جال ہے،
۸۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انیس جہان نے خبر دی، ان سے
ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمال شانے
تک رہتے تھے۔

۸۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن مویس نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر کے بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۸۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کے
بال درمیان تھے، بال بال سیدھے تھے اور دگھونگر یا بے دونوں
کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

۸۴۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،
ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہاتھ بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضرت کے لباس جیسا خوبصورت
نہیں دیکھا۔ آنحضرت کے سر کے بال میان تھے، دگھونگر یا بے اور بال بال
سیدھے تھے ہوئے۔

۸۵۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ لَيْدًا مِنْ وَالْقَدَمَيْنِ
حَسَنَ الْوُجْهِ، لَمْ آسَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ
وَلَا كَانَ يَسِطُ الْكُفَّيْنِ.

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ
هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ
عَنْ سَجْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوُجْهِ
لَمْ آسَ بَعْدَهُ وَلَا مِثْلَهُ. وَقَالَ هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَتْنُ الْقَدَمَيْنِ وَالْكُفَّيْنِ. وَقَالَ أَبُو
هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَوْ جَابِرِ بْنِ
عَمْرِ اللَّهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ آسَ
بَعْدَهُ وَلَا شَبَّاهُ لَهُ :

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:
كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا
الذَّجَالَ فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَأَفْرِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ
ذَلِكَ وَلِكِنَّهُ، قَالَ: أَمَا ابْرَاهِيمُ
فَانْظُرُوا إِلَيَّ مَا جِئْتُ وَأَمَّا مُوسَى
فَوَحَلْ أَدَمَ حَقْدًا عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ
مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَيْهِ إِذَا مَخَّذَفَ

الْوَادِي مِثْلِي :

باب التَّيْبِ :

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الشُّعَيْبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ كُرَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنْتُ لَمْ أَهْجُ لَوْ رَأَيْتُ مَجْرَسَ بَرْتَنِي تَحْتَهُ، وَهِيَ حَسِينٌ وَ
جَمِيلٌ تَحْتَهُ، مِثْلِي نَظَرْتُ فِيهِ دَيْكِيَا وَرَدَّ لَعْدِي، أَيْ كُنْتُ تَحْتَهُ لِي
كَشَادُهُ تَحْتِي.

۸۵۱۔ ہم سے محمد بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ بن ہاشم نے حدیث
بیان کی۔ ان سے امام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان
کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک صاحب نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ سے ہوئے قدموں والے تھے، حسین و جمیل۔ آپ جیسا میں نے آپ
کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے ان سے
قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم
اور ہتھیلیاں بھری ہوئی تھیں اور انھوں نے بیان کیا، ان سے
قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے یا جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور قدم مجھ سے ہوئے
تھے۔ آپ جیسا مجھ میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی
نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے، اور ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ اور کسی نے
کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا: کافر، اس پر ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرائض ہوئے ہیں
نہیں مناسبت ہے البتہ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمہیں ابراہیم علیہ السلام کو
دیکھنا ہو تو اپنے صاحب (خود آنحضرت کی ذات گرامی مراد ہے) کو دیکھو
دیکر آپ ان کے ہم شکل ہیں اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں، بال
گھوگھریا لے۔ ایک سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام نہایت عمدہ ہوئی ہو
کی ہے، جیسے اس وقت بھی میں انھیں دیکھتا ہوں۔ کہ فادی (الزرق)
میں تصویر کئے ہوئے اثر رہے ہیں۔

۵۲۲۔ باول کو کسی لیس دار چیز سے جھانکا

۸۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا

عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ مَعَّرَ فَلْيُحْلِلْ وَلَا تَشْتَبِهُوا بِالْمَتَلْبِئَةِ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبَّدًا ۖ

۸۵۴- حَدَّثَنِي حَبَّانُ بْنُ مُوسَى وَاحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّدُ مُلَبَّدًا يَقُولُ: لَبَيْكَ أَيُّهَا النَّاسُ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْمِنَّةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يُزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ۖ

۸۵۵- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلَّوْا بِعُمَرَةَ وَحَلَّوْا تَحْلِلُ أَنْتَ مِنْ عُمَرَةَ؟ قَالَ إِنِّي لَبَيْتُ رَأْسِي وَقُلْتُ هَذَا فَهَذَا أَجَلٌ حَتَّى أَنْصَرَّ ۖ

بَابُ الْقَرْقِ ۖ

۸۵۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْمَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَفْتُونَ أَشْهَاءَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَخْضَرُونَ رُؤُوسَهُمْ فَسَدَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ قَرَأَ بَعْدَهُ ۖ

۸۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

کہ جس نے سر کے بالوں کی چوٹی بنائی۔ اسے بال مندا چاہئے اور پسندوار چیزوں سے بال جمانے والوں کی طرح چوٹی نہ بناؤ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے سر کے بال چپکا لیے تھے۔ (احرام کی حالت میں) کہ بال پر انگڑ نہ ہوں ۸۵۴- مجھ سے حبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہ آپ کہہ رہے تھے کہ میں نے ابوبکر بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے اپنے بال جھالے تھے۔ اور تلبیہ کہہ رہے تھے آپ کہہ رہے تھے کہ ”لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لبیک ان الحمد والمنة لک والملک لا شریک لک“ ان کلمات سے زیادہ اور کچھ آپ نہیں فرماتے تھے۔

۸۵۵- مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے یحییٰ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حفصہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں، حالانکہ آپ نے احرام نہیں کھولا، انھوں نے فرمایا کہ یونوس میں نے اپنے سر کے بال جھالے ہیں۔ اور اپنی حدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں تارادہ ڈال دیا ہے۔ اس لیے جب تک میں اسے ذبح نہ کروں۔ احرام نہیں کھولوں گا۔

۵۲۳- بیچ سے مانگ نکالنا۔

۸۵۶- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کسی مسلمان میں (دجی کے ذریعہ) کوئی حکم نازل نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب (یہود) کے مطابق عمل کو پسند کرتے تھے، اہل کتاب اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے جیسا بچہ ابتداء میں (انھوں نے بھی) اہل کتاب کی موافقت میں (سر کے بال پیشانی کی طرف لٹکاتے تھے۔ لیکن بعد میں بیچ میں سے مانگ نکالتے تھے۔

۸۵۷- ہم سے ابوالولید اور عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور ان سے ابراہیم نے، ان سے

اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جیسے میں اب بھی آنحضرت کی ناگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جبکہ آپ محرم تھے عبد بن ربیع نے (اپنی روایت میں) ”مفرق البنی صلی اللہ علیہ وسلم“ واحد کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔

۵۲۳- گیسو

۸۵۸- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عنبسہ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشتم نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ المومنین میمر بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انھیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضرت نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۸۵۹- ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی، اور انھیں ابو بشر نے اسی طرح خبر دی، البتہ انھوں نے (شک کے ساتھ) ”بذراستی اور اسی“ کہا۔

۵۲۵- قرع

۸۶۰- مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن حفص نے خبر دی۔ انھیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے ”قرع“ سے منع فرمایا عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قرع کیا ہے دھیر عبد اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ سر منڈانے وقت کچھ بال میاں چھوڑ دے کچھ دھواں چھوڑ دے اسے قرع کہتے ہیں، اسے عبد اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہیں اس کی صورت بتائی، عبد اللہ نے پوچھا کیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انھوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن نافع

الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ طَبِيبٍ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۵۱ الدوايب

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَدَأَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَآخَذَ بِنَاحَتِي وَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

۸۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ هَذَا وَ هَذَا بِذِرَاسَتِي أَوْ بِرَأْسِي

باب ۲۵۲ القزع

۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ مُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَّتِ الْعَبِيَّةُ وَتَوَلَّى هُمَا شَعْرَةً وَهُمَا وَهُمَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِذَا نَاصَبَتِهِ وَجَانَتِي رَأْسِهِ - قَبِيلُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَلْجَأَ بَيْتَهُ وَالْعَلَاءُ، قَالَ لَدَا رِي هَلْكَدَا قَالَ الْعَبِيَّةُ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَكَأَدْتُه فَقَالَ

سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے کچلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن "قرع" یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوائے جائیں اسکا طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۸۶۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مسنی بن عبداللہ بن اس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قرع" سے منع فرمایا تھا۔

۵۲۶۔ عورت کا اپنے ماتھے سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۸۶۲۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عمرو بن ابی یحییٰ بن سعید نے خبر دی۔ انھیں عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ماتھے سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منی میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

۵۲۷۔ سر اور داڑھی میں خوشبو

۸۶۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھیں عبدالرحمن بن اسود نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

۵۲۸۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی اس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا۔ آنحضرت اس وقت اپنا سر کٹھنے سے ہجارتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھ تک رسد ہوتو میں اسے تمھاری آنکھ میں چھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

۵۲۹۔ عائشہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

أَمَّا النِّقْصَةُ وَالنِّقَاقُ بِلَعْلَامٍ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلَكِنَّ النِّقْزَمَ أَنْ تَتَذَرِكَ مَنَاصِبَهُمْ شَعْرًا وَتَكُنَّ فِي سَائِبِهِ غَيْرُهُ وَكَذَلِكَ شَقَّ رَأْسُهُ هَذَا أَوْ هَذَا

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْتَنَّى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَالِغٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ

بَابُ طَبِيبِ الرَّأْسِ وَوَجْهِهِمَا

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَبِيبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِدْيَ الْخُرْمِ وَطَبِيبْتُهُ بِمَنَى أَنْ تَفِيقَ

بَابُ طَبِيبِ فِي الرَّأْسِ وَالْحَيَةِ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مُطَبِّبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُطْبِيبَ مَا يُحِبُّ حَتَّى أَجِدَ وَيَبِصُ الطَّبِيبُ فِي سَائِبِهِ وَحَيَّتِهِ

بَابُ الْأُمْتِسَاطِ

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ نَجْدًا أَطْلَعَ مِنْ حَبْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ رَأْسَهُ بِالْمِزْزِ فَقَالَ تَوَعَّلِمْ. أَلَمْ تَنْظُرْ لَطَعْنَتْ يَمَانِي عَيْنِي لَمَّا جَعَلَ الرَّجُلُ مِنْ قَبْلِ الْأَيْمَانِ

بَابُ تَجَلُّبِ الْمَخَالِيفِ مِنْ وَجْهِهَا

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حاضر رہتی تھی۔ اور اس کے باوجود آنحضرتؐ کے باروں میں گنگھا کرتی تھی۔

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

۵۳۰۔ گنگھا کرنا۔

۸۶۷۔ ہم سے ابوالعبید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہو تہاد دہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، گنگھا کرنے اور دمنہ کرنے میں بھی۔

۵۳۱۔ مشک کے بارے میں روایات :

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا بے سوار وزہ کے۔ کہ یہ میرے اور میں خود اس کا بدلہ دل کا روزہ روزہ دار کے منہ کی بواہر کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وحیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عوفہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

۸۷۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمار بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وحیب آپ کو خوشبو (دہریہ کی جاتی تھی) آپ واپس نہیں کرتے

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ الْتَّحِيلِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ : كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ : كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ مَا يُدْكَرُ فِي الْمَسْكِ :

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفٌ خَيْرٌ لِمَا بَعَا طَيِّبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَيْلِ الْمَسْكِ :

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ :

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَحِيبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ : كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ مَنْ لَمْ يَدَدْ الطَّيِّبِ :

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ أَنَّ كَانَ لَا يَدَدْ

الطَّبِيبُ. وَذَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُورِدُ الطَّبِيبَ

بِاسْمِهِ ۖ

۸۶۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَصْحَبٍ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُزُوقَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَآلَافًا بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ

عَاصِمَةَ قَالَتْ أَطَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَأُ بِذِرْوَةِ فِي حَاجَةِ

النُّوَاحِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ ۖ

بِاسْمِهِ ۖ

۸۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَعْنِ اللَّهِ

النَّوَاحِيَّاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْتَرَابِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى:

مَالِي كَأَنَّ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ

فَخُذُوا ۖ

بِاسْمِهِ ۖ

۸۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَدُوٍّ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاذِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامًّا

حَجًّا وَهُوَ عَلَى الْمَيْسَرِ وَهُوَ يَقُولُ: وَتَنَادَلُ

قُصَّةٌ مِنْ شَعْبٍ كَانَتْ يَبْدَأُ بِذِرْوَةِ ابْنِ عَلَسَاءَ كَرُ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عَنْ يَحْيَى هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتُ بَنُو إِسْرَافِيلَ

جَبِينَ اخْتَنَأَ هَذَا نِسَاءً وَهَذَا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكَيْلٌ

عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَعَنَ اللَّهُ النَّوَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالنَّوَاحِلَةَ

تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو داپس نہیں فرماتے تھے۔

۵۳۴- ذریعہ ۶

۸۶۱- ہم سے عثمان بن ہیفثم نے حدیث بیان کی، یا محمد بن عثمان کے

واسطے سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریر نے، انھیں عمر بن عبد اللہ بن

عروہ نے خبر دی، انھوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے معاشقہ

رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے

وقت اپنے ہاتھ سے ذریعہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

۵۳۵- حسن کے بیٹے دانق کے درمیان کشادگی پیدا کرنا۔

۸۶۲- ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے بیٹے کو دے دیا اور ان کے والدین

چہرے کے بال اکھاڑنے والوں اور دانق کے درمیان کشادگی پیدا کرنے

والوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی

کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ ”رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو۔“

۵۳۶- بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

۸۶۳- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے اور

انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عام حج میں سنا، آپ (ذریعہ

۶) یہ ہیں) منبر پر یہ فرما رہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے

محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے،

اور فرما رہے تھے کہ نبی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے

اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان

کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ابی شیبہ نے بیان

کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی

بال لگانے والوں اور لگانے والوں کو دے دیا اور لگانے والوں کو دے دیا

پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن یاق سے سنا، وہ صفیر بنت شیبہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصاری ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیاہ ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جوڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے وہاں کے واسطے سے کی، ان سے ابان بن صالح نے ان سے حسن نے، ان سے صفیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۴۵۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر آنحضرت نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جوڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

۸۴۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۷۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جوڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گودانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ گودنا جبرٹے پر ہوتا تھا۔

۸۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ :

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ بْنَ يَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَتَتْهَا مَوْتٌ فَتَمَطَّ شَعْرُهَا مَا رَأَوْا أَنْ تَصِلَوْهَا فَسَالُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ثَابِتُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ :

۸۴۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ أَنْكَحْتُ امْنِيتِي ثُمَّ آمَنَ بَهَا شُكْرًا فَمَرَّتْ بِرَأْسِهَا وَرُوحَهَا يَسْتَحِثُّنِي يَهْمُ الْوَاصِلِ وَالْمُسْتَوْصِلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ :

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَةٍ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ :

۸۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاثِمَةَ وَالْمُسْتَوْثِمَةَ قَالَ نَافِعٌ أَوْشَحُّ فِي اللَّيْلَةِ :

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ مَعَاذُ
الْمَدِينَةِ أَخْرَجَهُ مَرَّةً فَدَخَلَهَا فَنَظَرْنَا فَأَخْرَجَ
كُتْبَةً مِنْ شَعْرِ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ
هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمَاءُ الرُّومَةِ تَعْبُدُ الْوَأَصْلَةَ فِي الشَّعْرِ:

باب ۳۵ المتنبصات:

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ
عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْيَاطَ وَالْمُنْتَهَبَاتِ وَالْمُتَغَلِّبَاتِ
لِلْحُسَيْنِ الْمُغَيَّبَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ:
مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَادَّخِلْ
لَقَدْ قَدَرْتُ مَا بَيْنَ التَّوْحِينَ فَمَا
وَحَدَّثَهُ، قَالَ وَاللَّهِ لَكُنَّ قَرَأَ تَبْدِ
لَقَدْ وَحَدَّثَ تَبْدِ وَمَا آثَاكُمْ الرَّسُولُ
فَخَذَ ذُوهُ وَمَا تَهَاكُمْ
عَنْهُ مَا تَهْوَا:

بن داود:

باب ۳۶ الْمُؤْصُولَةُ:

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ قَعْنٍ
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَفِي اللَّهِ عَنْهَا
قَالَ لَعَنَ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصْلَةَ
وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْأُتَيْمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ،
۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هَيْثَامُ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلْتُ إِمْرَأَةً الْبَيْتَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِبْنِي
أَمَّا تَبْعَا الْخُصْبَةَ فَأَمَرَ شَعْرَهَا وَرَأَيْتُ
مَنْ وَحَدَّثَهَا فَأَصْبَحَ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

ان سے عمرو بن مرو نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے
سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عابد رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف
لے گئے اور یہیں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہ یوں
کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زور (فریب)
فرمایا ہے، آپ کا اشارہ معنوی بال لگانے والیوں کی طرف تھا۔

۵۲۷۔ چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں

۸۷۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر
دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا، کہ
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے
بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشا دگی پیدا
کرنے والیوں، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی المقرب
نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آخر میں یوں
ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے
اور کتب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ نبیؐ
میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں
ملی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں
مل جاتا۔ اور جو کچھ رسول تمہیں دی اسے لو، اور جس سے بھی تمہیں روکیں
اس سے رک جاؤ۔

۵۳۸۔ معنوی بال جوڑنے والی۔

۸۸۰۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی
ان سے عبداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معنوی بال جوڑنے والی، جوڑوانے والی، گودنے
والی اور گودنے والی پر لعنت بھیجی۔

۸۸۱۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا کہ
نے بیان کیا کہ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک
خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری
لڑکی کو کھسرا ہو گیا ہے اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کی
شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا معنوی بال لگا دوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۲۔ مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضل بن دکین نے حدیث بیان کی، ان سے صفیر بن جریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گودنے والی، گودانے والی، مصنوعی چوڑنے والی اور چوڑانے والی، یعنی آنکھوں نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۳۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گودانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں۔ اور خچر بھرتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے وائبرل کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے، پھر یہ کہیں نہ ان پر لعنت بھیجوں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

۵۳۹۔ گودنے والی :

۸۸۴۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمر سے، ان سے ہامان سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور آنکھوں نے گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵۔ مجھ سے ابن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتی تھیں۔

۸۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت،

الْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ :

۸۸۲۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَكِينٍ حَدَّثَنَا مَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصِلَةَ وَالْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصِلَةَ يَقْنِي لَعْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَاتِ وَالْمَوْصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُنْمِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمَعْيِيَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ :

باب ۵۳۹ الْوَأَصِلَةُ :

۸۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْغَيْنُ حَقٌّ وَتَهْمِي عَنِ الْوَأَصِلَةِ :

۸۸۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ :

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَى عَنْ حَسَنِ

کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے کو رکنے والی اور گدو لے والی (پر لخت بھیجی)۔
۵۴۰۔ گدو لے والی۔

۸۸۶۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبادہ نے، ان سے البرزہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت وائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے (اور اس وقت موجود صحابہ سے) کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ سخی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق سنا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المؤمنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدو داؤ۔

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن زہری، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصرعی بال ٹھانے والی اور ٹھانے والی، گودنے والی اور گدو لے والی پر لخت بھیجی ہے۔

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مسعود نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدو لے والیوں، بال اٹھانے والیوں اور جو بھرتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں؟ ان پر لخت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

۵۴۱۔ تصویریں

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابوطرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

الْأَدَمُ وَثَمَنَ الْكَلْبِ وَاعْلَى الرِّبَا وَ
مُؤْكَلٍ وَالْوَأَشِيْمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ
بَابُ ۵۴۱ الْمُسْتَوْشِمَةُ

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ بِأَمْرَةٍ تَشْتُمُ فَقَالَ أَسْتَبْدُ كُرْبَالَهُ
مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْوَأَشْمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ
مَا سَمِعْتُ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَشْتُمَنَّ وَلَا

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ
وَالْوَأَشِيْمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَعْيَانَ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ إِدْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِيْمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّعَاتِ
لِلْحُسْنِ الْمُتَعَبَّاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

بَابُ ۵۴۱ النَّصَاوِيرُ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ مَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَصَاوِيرٌ وَقَالَ

انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔
۵۲۲ - تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب -

۸۹۱ - ہم سے حمید نے حدیث کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ سیار بن مہر کے گھر میں تھے مسروق نے ان کے چوتھے پر تصویریں دکھیں تو کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے بیان قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

۸۹۲ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی سب سے زندہ کر کے بھی کھاؤ،
۵۲۳ - تصویر دل کو ٹوڑنا -

۸۹۳ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن حوٹان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتی تو آپ اسے ٹوڑ دیتے تھے۔

۸۹۴ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا، مروان بن حکم کے گھر میں، تو آپ نے چھت پر ایک معصومہ کو دکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ! اور شاد فرماتا ہے! اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر ہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھو۔ ایک چوٹی پیدا کر کے دیکھو پھر

الَّتِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
بَابُ ۵۲۲ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ سَيَّارِ بْنِ خُسَيْرٍ فَذَاقَ فِي مَفْعَتِهِ ثَمًّا ثِيلٌ فَقَالَ سَمِعْتُ كُتَيْبَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا ابْنُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ۖ

۸۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَخْبَرُوا مَا خَلَقْتُمْ ۖ

بَابُ ۵۲۳ تَقْضِي الصُّوَرِ ۖ
۸۹۳ - حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُطَّانٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَبْلَغٍ مِنْ مَبْلَغِهِ فِيهِ نِصَالِيْبُ الْإِنْفَضَةِ ۖ

۸۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَزْوَاعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَرَأَى أَغْلَاحًا مُصَوِّرًا أَيُّمُوسًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ خَلْقٌ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبِيَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَمْرَةً - ثُمَّ دَعَا يَتِيمًا مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ الْبَطْلَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْنَى

پھر آپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے جب بعل دھوئے گئے تو میں نے عرض کی۔ ابو ہریرہ! کیا بعل تک دھونے کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ (جنت میں) زبور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔

۵۴۴۔ تصویر کو روندنا۔

۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں جب حضور اکرمؐ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے گرا دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کوشش کی ہوگی۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے مجھے اس کے آثار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

۵۴۵۔ جس نے تصویر پر بیٹھنے کو نا پسندیدہ فعل سمجھا۔

۸۹۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے حویرہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے ایک گدا خریدیا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اس کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کسی لیے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَنَعَتْنِي الْخَلِيقَةُ؛

بَابُ مَا وَجَّهَ مِنَ النَّصَا وَفِيهِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ كَوْمَيْنِ أَفْضَلَ مِنْهُ۔ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَنَرْتُ بِقَرَامٍ لِي عَلَى سَحْوَةٍ لِي فِيهِمَا ثَمَانِي، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتِكَةً وَقَالَ: أَلَسْتُ أُنَاسِ عَذَابًا يَا تَوَهَّافِيَا مَنِ السَّيِّئِ بَعْدَ نِعْمَا هُوَ يَخْلُقُ اللَّهُ، ثَلَاثَ لَحَلَّاتٍ وَسَادَةً أَوْ دَسَاتَيْنِ؛

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُونَ ذَاكُنِي ثَمَانِي ثَمَلًا فَأَمَرَنِي أَنْ أُنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ۔ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ؛

بَابُ مَنْ كَبِهَ الْفُجُورَ عَلَى الْمُتَوَرِّكِ؛

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُيْنَعَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَائِغٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَنَرَتْ خِمْرَةً فِيهِمَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَعَنَ خَلْقَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هَذِهِ التَّصَوِّرَةُ؟ قُلْتُ لِيَتَجَلَّسَ عَلَيَّ مَا وَتَوَسَّيْتُهَا قَالَتْ: إِنَّ أَهْمَابَ هَذِهِ التَّصَوِّرِ

يَعِدُكَ بِدَنِّ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ اَخْبِرُوا
مَا خَلَقْتُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا
غَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَكِينٍ
عَنْ لُسْرِبْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَنْ يَدْرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي
كَلْبَةَ مَاجِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا فِيهِ
الْمُؤْمِنُونَ قَالُوا نُسْرُثُكَ إِشْتِكَا زَيْدًا
فَعَدْنَا فَاذًا عَلَيَّ بَابِهِمْ سِتْرٌ فِيهِ مُؤَرَّةٌ
فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ رَجِيبٌ مِمُّونَةٌ زَوْجِ
السَّجَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا
مَنْ يَدْرِ عَنْ الصُّورِ يَوْمَ الْآزَلِ فَقَالَ
مُبِينٌ اللَّهُ أَلَمْ تَسْمَعُوهُ حِينَ قَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ
فِي نَوَافِلِ ابْنِ دُهَبٍ أَخْبَرَ نَاعِمًا وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ
حَدَّثَنَا مُكَيْدٌ حَدَّثَنَا سُرْحَدَةُ حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنَا
أَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۴۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي النِّقَمَاءِ وَبِهِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَهْمَبٍ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَدَامُ لَعَا شَيْئًا
مَسْتَدْتُ بِهِ حَابِئٌ بَلِيغًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْطِي عَمِّي فَإِنَّهُ لَا تَذَالُ نَقْصًا وَشَيْئًا
تَعْرِفُونَ لِي فِي صَلَاتِي

بَابُ ۵۴۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتًا
غَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
دُهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو
تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں
نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان
کی۔ ان سے یحییٰ نے۔ ان سے لُسْرِبْنِ سَعِيد نے، ان سے زید بن خالد رضی
اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں
نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔ لُسْر نے بیان کیا کہ پھر زید رضی اللہ عنہ
بیاد پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے
دروازہ پر ایک پردہ ڈا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المومنین
میسورہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبید اللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے میں اس
سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنا تھی؟ عبید اللہ نے
فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی
کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن دہب نے
کہا۔ انہیں عمرو نے خبر دی آپ ابن حارث میں۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی۔ ان سے لُسْر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی۔ ان
سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۴۶۔ تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۸۹۹۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواث
نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن مہمب نے حدیث بیان کی۔ اور
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چلی
سی چادر تھی۔ اُسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکایا تھا
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس کی
تصویریں میری نازیں غلج ہوتی ہیں۔

۵۴۷۔ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر
ہوں۔

۹۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن دہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر و یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان
سے سالم نے اور ان سے ان کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان

دیکھو معظمہ! تشریف لائے تو آپ قسم بن عباس کو اپنی سواری پر اُٹے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے، یا قسم پیچھے تھے اور فضل اُٹے تھے (یعنی اللہ منہم) اب تم ان میں سے کسے پر اکھڑ گئے اور کسے اچھا۔
باب ۵۵۵ پر باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے

۹۰۷۔ ہم سے حدیث بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضرت کے درمیان سوا کجاوہ کے کنا رے کے اور کوئی چیز حاصل نہیں تھی، اسی حالت میں آنحضرت نے فرمایا: یا معاذ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے، پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں پر حق یہ ہے کہ بند اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ اس کے حکم کے مطابق کریں، میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

۵۵۵ سواری پر عورت کا مرو کے پیچھے بیٹھنا۔

۹۰۸۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیر سے والپس آ رہے تھے، اور میں

بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْفَعْلُ خَلْفَهُ أَوْ تَحْتَهُ خَلْفَهُ
وَالْفَعْلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّهُمْ سَرُّهُ أَوْ
أَيْتَهُمْ خَيْرٌ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدَايَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا أَنَا وَرَدِيفُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَسِ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
إِلَّا أُخْرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ
رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ:
يَا مُعَاذُ، قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ،
ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ
لَنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ قَالَ هَذَا
تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَغْلَهُ، قَالَ حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ أَنْ
يَجِدَ وَلَا يَشِيرُ كَوَايِمَ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَسُولُ
اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ فَقَالَ هَذَا تَذَرِي مَا حَقَّ
الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلْتُمْ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَغْلَهُ قَالَ حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ
أَنْ يَكُونَ لَكَ يُعَذِّبُهُمْ۔

باب ۵۵۵ اسراف المرافة خلف الرجل

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہے کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر منور ہے۔

اور محمد رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے آنحضرت کی بعض ازواج (مغیرہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبر گیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ بخاری ماں ہیں پھر میں نے کہا وہ بازو، اور آنحضرت سوار ہو گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا رادی نے بیان کیا کہ (دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے توبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

۵۵۶۔ حجت لیثا اور ایک پاؤل کا دوسرے پاؤل پر رکھنا۔

۹۰۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن قیس نے، ان سے ان کے چچا عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤل کو دوسرے پاؤل پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب و تمیز

۵۵۷۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے مستقل وصیت کی ہے۔

۹۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ولید بن عیمہ اور نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا کہا کہ میں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا۔ پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا اور اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں ای طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

۵۵۸۔ اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيْتُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ لَيَسِيرٌ وَبَعْضُ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيْتُ عَنْ سَوْدَةَ ابْنَةِ أَبِي طَالْحَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةُ فَتَوَلَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَمَّاؤُكُمْ. فَشَدَّ ذَلِكَ التَّوَجُّلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: أَيُّهُمْ تَأْتِي بَنُونَ مَالِكٍ وَبَنُ سَيِّدِ أَحْمَدَ وَبَنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَيْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ كَعْبَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَرَافِعًا إِيَّاهُ رَحْبَ كَعْبِهِ عَلَى الرَّحْضَى:

بِأَلْفِ الْإِسْتِغْفَارِ وَوَضَعَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّحْضَى:

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَيْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ كَعْبَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَرَافِعًا إِيَّاهُ رَحْبَ كَعْبِهِ عَلَى الرَّحْضَى:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الادب

بالحمد

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّى الْإِنْسَانُ

بِوَالِدَيْهِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْ مَاتَ بَيْدَهُ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَى الْعَمَلُ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ الْعَمَلُ عَلَى ذَاتِهَا قَالَ ثُمَّ أَعَى؟ قَالَ ثُمَّ يَدُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ أَعَى؟ قَالَ الْجَعَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ وَكْعَانَ إِسْنَدُهُ ثُمَّ تَدَا ذِي:

بِأَلْفِ مَنْ أَحَقَّ النَّاسُ بِحَسَنِ الْعَمَلِ:

عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَبْنِيَا مَثَلًا ثَلَاثَةٌ فَفَرَّقِي مَا شِئْتُمْ أَخَذْتُمُ الْمَطَرُ فَتَالُوا إِلَى مَا فِي الْجَبَلِ فَأَنْجَلْتِ عَلَى فِيمَ عَابَرَهُمْ فَخَسِرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَنْظِرُوا أَعْمَالًا عَمَلْتُمُوهَا بَيْنَهُمَا خِصَّةٌ فَأَذْعَمُوا اللَّهَ يَمَّا لَعَلَّهُ يَغْدُرُ جَعَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ لِلتَّحَمُّدِ إِنَّهُ كَانَ فِي الْبِلَادِ شَيْئَانِ كَبِيرَانِ وَفِي مَبْنِيَّةٍ مِغَارٌ كُنْتُ أَسْرَعِي عَلَيْهِمْ فَإِذَا هُتِ عَلَيْهِمْ فَخَلَلْتُ مَبْدَأُتِ يَوَالِدِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءٌ بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَعَدْتُ تَهْمًا قَدْ نَأَا مَا لَعَلْتُ كَمَا كُنْتُ أَخْلُبُ فَحِثْتُ بِالْخِلَابِ فَقَدْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُدْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيغَةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيغَةُ نَيْصَاعُونَ عِنْدَ قَدْحِي فَكَمْ يَزُلْ ذَالِكُ وَأَيُّ وَادٍ بِهِمْ حَتَّى طَلَعُ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ آتِي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا فَأَفْرَجَ لَنَا فَرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فَرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا الشَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي: أَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمْرُ أَحِبَّيَا كَا شَيْءَ مَا يُحِبُّ السَّيِّئُ الْإِنْسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا فَلَسَعَهَا فَا نَبَتْ حَتَّى أَحْبَبَا بِنَا دِيْنِيَارِ مَسْعِيَتْ حَتَّى جَمَعْتُ مَا ثَمَّةَ دِيْنِيَارٍ فَلَقِيَهُمَا بِنَا فَلَمَّا قَعَدَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَقْتُلَا لِحَاثَكَ فَقُلْتُ عَمَّا أَلْتُمُوهَا إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ آتِي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا فَأَفْرَجَ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فَرْجَةً وَقَالَ الرَّابِعُ: أَلْحَمْدُ لِي كُنْتُ أَسْتَأْخِرُتُ أَحِبَّيَا فَيَقْرِي أَسْرًا فَلَمَّا قَعَدْتُ فَعَلْتُ عَمَلَهُ قَالَ

عمر بن عبد اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں افراسیہ تھے کہ باتش نے انھیں آ لیا۔ اور انھوں نے مٹر کر پہاڑ کی غاریں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو اعمال کئے ہیں ان میں ایسے اعمال کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیے ہوں تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو ممکن ہے وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ میرے والدین تھے اور بہت غور تھے، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا۔ اور واپس آکر دودھ نکالتا تو سب سے پیٹھانے والدین کو پلاتا تھا، اپنے بچوں سے بھی پیسے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا۔ چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سوچے ہیں میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا۔ پھر میں دو بڑا دودھ لے کر آیا اور ان کے سر پر لے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انھیں سوتے میں جگاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پیسے بچوں کو پلا دوں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں میں لوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی، پس اے اللہ، اگر تیرے علم میں بھی یہ کام کرنے صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا اے اللہ، میری ایک چچا زاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے لے لیا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اُسے سو دینار دوں، میں نے دو رو دھوپ کی اور سو دینار جمع کر لیا۔ پھر اس کے پاس انھیں لے کر گیا۔ پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈرا اور مہر کو مت توڑ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور زنا سے باز رہا پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی چٹان کو مٹا کر) پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے عھود کی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کے مزدور کی

أَعْطَيْنِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ
وَرَهَبَ عَنْهُ فَلَمْ أَتَلْهُ وَأَمْرُهُ حَسَنٌ
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَسَرَّاعِيهَا جَاءَ فِي فَقَالَ
الَّتِي اللَّهُ وَلَا تَطْلُبْنِي وَأَعْطَيْنِي حَقِّي فَقُلْتُ
أَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَسَرَّاعِيهَا فَقَالَ
الَّتِي اللَّهُ وَلَا تَهْرَأُ فِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَخْذُ
بِكَ فَخَذَ ذَلِكَ الْبَقَرُ وَسَرَّاعِيهَا فَأَخَذَهُ
فَانْطَلَقَ بِهَا فَأَيُّ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي
فَعَلْتُ ذَلِكَ أَبْتِجَاءً وَجَعَلْتُ فَأَذْهَبَ مَا
بُعِيَ فَقَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ۵۶۲ عَقُوقِ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكِبَارَةِ

۹۱۵- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
مَنْعُورٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَسَّادٍ عَنْ الْأَعْيَنَةِ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ صَلَواتُهُ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَالْأَبْهَةِ
وَوَادَّ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ
وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِصْغَاعُ الْمَالِ

۹۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُبَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
وَعَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِتُكُمْ بِكِبَرِ الْكِبَارِ يُورِ؟ قُلْنَا بَلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا مِثْرَالِي بَالِغُهُ وَحَقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مِثْرَالِي فُلَيْسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ
الرُّؤُوسِ وَشَهَادَةُ الرُّؤُوسِ أَلَا وَقَوْلُ الرُّؤُوسِ وَ
شَهَادَةُ الرُّؤُوسِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى
قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْخُ
بُخَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
أَبَا مَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو میں نے اس
کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی
میں اس کے بچے ہوئے وہاں کو لوٹا رہا، اور اس طرح میں نے اس سے
ایک گائے اور اس کا چرواہا کر لیا، پھر جب وہ آیا تو میں نے اس سے کہا
کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ میں نے کہا۔ اس سے ڈرو اور میرے
ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے
اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں
میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو چپان
کی وجہ سے غار سے نکلنے میں حرج کا ڈر، باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری کٹا دلی کر دی۔

۵۶۲- والدین کی نافرمانی کبیر و گناہوں میں سے ہے۔

۹۱۵- یہ سہ سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان
کی۔ ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے وراس نے اور ان سے
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر مال کی نافرمانی
حرام قرار دی ہے اور والدین کے حقوق ان دنیا اور (ماحق ان سے) مطالبات
کرنا بھی حرام قرار دیا ہے (مگر کیوں کہ زندہ دفن کرنا بھی حرام قرار دیا ہے)
اور قیل و قال (دفنوں باقی) کثرت سوال اور مال کی اصاعت کو ناپسند کیا ہے۔

۹۱۶- مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد و اسلمی نے حدیث
بیان کی، ان سے جریر نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان
کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں! ہم نے عرض کی، مزدور بننے یا رسول
اللہ! انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی، انھوں نے
اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔
آگاہ ہر جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ میں)
آگاہ ہر جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی، انھوں نے مسلسل دہراتے
رہے اور میں نے سوچا کہ انھوں نے حراموں میں نہیں ہوں گے۔

۹۱۷- مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے شمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن
ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر کا ذکر کیا۔ یا آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ سے کہا نہ کہ مستحق پوچھا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شہادت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعر نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے جھوٹی گواہی فرمایا تھا۔

۵۶۳۔ مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۱۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی انھیں اسامہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں وہ اسلام سے منحرف تھیں میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، کیا میں صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے لاینهاکم اللہ عن الذین لم یبقا تلوکم فی الدین " (جس میں صلہ رحمی کی اجازت دی گئی ہے)

۵۶۴۔ عورت کا، شوہر کے ہوتے ہوئے، اپنی مال کے ساتھ صلہ رحمی۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری والدہ مشرک تھیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے ساتھ صلح کے معاملہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (میرے منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضرتؐ سے ان کے متعلق پوچھا، عرض کی کہ میری والدہ آئی ہیں اور اسلام سے منحرف ہیں (کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

۹۱۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قتل نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نماز، صدقہ، پاکیزگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سَمِعَ عَنْ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَخُلُوفُ الزَّوَالِدَيْنِ، فَقَالَ: أَكَلَا أُتَيْتُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ: قَوْلُ الزَّوَالِدِ أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزَّوَالِدِ قَالَ: شَعْبَةُ: وَكَأَكْثَرُ طَبِيعَةٍ أَنَّهُ قَالَ: شَهَادَةُ الزَّوَالِدِ

باب ۵۶۳۔ حَبْلَةُ الزَّوَالِدِ الْمُشْرِكِ

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبَا خُبَيْرَةَ أَخْبَرَنَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَحًا قَالَ جَعَلَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا: لَا يَهْكُمُ اللَّهُ عَنِ الدِّينِ لَدُنِّيَا تِلْكَ فِي الدِّينِ

باب ۵۶۴۔ حَبْلَةُ الْمَرْأَةِ أُمِّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْنَاءَ قَالَتْ قَدِمْتُ النَّبِيَّ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قَدِيشٍ دَمْدَمَ تِهْمَ إِذْ مَا هَذَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا مَا سَتَقَتْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمَّي قَدِمَتْ وَهِيَ سَاعِيَةٌ قَالَ: نَعَمْ صَبِي أُمَّي

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُرَّيَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصَّلَاتِ

۵۶۵۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراد کا دشمنی حملہ بکے دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور مجھ کے دن اور جب آپ کے پاس دو خودائیں تو اسے بیٹا کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہی بہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس اسی کے کئی حصے آئے تو آنحضرتؐ نے اس میں سے ایک حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھیج دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے کیسے بہن سکتا ہوں، جبکہ آنحضرتؐ اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ میں جنھوں کو تم نے فرمایا کہ میں نے اسے تمھیں بیٹے کے لیے نہیں دیا ہے بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو بیٹا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ معظمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

۵۶۶۔ صلہ رحمی کی فضیلت۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوالربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبد اللہ بن مرہب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انھوں نے ابوالربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہیے اسے کیا چاہیے جنھوں کو تم نے فرمایا کہ انھیں ایک ضرورت ہے اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہنا تھا وہ شخص آنحضرتؐ کی سواری پر چھا۔ (آنحضرتؐ کی سواری کی نگاہ پکڑے ہوئے)۔

۵۶۵۔ صِلَةُ الرَّجُلِ الْمَشْرُوكِ ۝
۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَأَلْتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَيْتُ هَذِهِ الْجُمُعَةَ إِذَا جَاءَكَ الْوُحُوشُ قَالَ إِنَّمَا يَكُنْ هَذِهِ مِنْ لَدُنْكَ لَهْ- فَأَيُّ الْيَتَامَى مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا يَحْلِلُ، فَأُرْسِلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْعَدِيِّ فَقَالَ: كَيْفَ الْبَيْعُ؟ وَهَذَا قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ؟ قَالَ: إِيَّاهُ لَمْ أُعْطِكُمَا لِخُلُوسِهَا وَلَكِنْ تَبِعِيهَا أَوْ تَكْسُوْهَا، فَأُرْسِلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَجْرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِمَ ۝

۵۶۶۔ فَضْلُ صِلَةِ الرَّحِمِ ۝
۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ شَاهِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْحَبٍ وَأَبُوهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَضْرَاءِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبَادُ اللَّهِ لَدُنْكَ بِمِثْلِ شَيْءٍ وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُعْطِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا، قَالَ كَذَلِكَ كَانَ عَلَى سَاحِلِيَّةٍ ۝

باب ۵۶۷۔ اِشْحَابُ طَاعٍ ۶

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مَرْثَدَةَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ رَأَى جَبْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَخْبَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا كَانَ مِنْ خُلَ الْخَلَّةِ طَاعٍ ۶

باب ۵۶۸۔ مَنْ يُسْطَلَكُ فِي الدَّرَجَةِ

بِصَلَةِ الرَّحِمِ ۶

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَاهِيٍّ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ أَنْ يُسْطَلَكُ فِي رِجْلِهِ وَ أَنْ يُسْأَلَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ۶

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مَرْثَدَةَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَ فِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْطَلَكُ فِي رِجْلِهِ وَ يُسْأَلَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ۶

باب ۵۶۹۔ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ ۶

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَ أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَلَّفَ اللَّهُ خَلْقَ الْخَلْقِ حَتَّى إِذَا فَرِغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَ لَتِ الرَّحِمِ هَذَا مَقَامُ الْعَائِلِ يَكُ مِنَ الْفَاطِلَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ أَهْلًا مِنْ دَمِيلِكِ وَ أَفْطَمَ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَعْلُوكِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَدَّ أَ

۵۶۷۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے محمد بن جبر بن مطعم نے بیان کیا اور جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قطع رحم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۵۶۸۔ جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے کشادگی

پیدا کی گئی۔

۹۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۹۲۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

۵۶۹۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

۹۲۵۔ مجھ سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معاویہ بن ابی مَرْثَدَةَ نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن لیسا سے سنا۔ وہ ابوسہرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ اولیٰ طرح تخلیق کر چکا تو ہم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے ٹوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے، ہم نے کہا کیوں نہیں اسے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمہارے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

فرمایا کہ اگر تمہارا سچا ہے تو یہ آیت پر خود فعل عسیم ان قولیم ان تقسدا وانی الارض وتقطعو ارحامکم۔

۹۲۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کا تعلق زحمان سے ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے وہ بھی اس کا اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اس سے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

۹۲۷۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مرود، یزید بن رومان عروہ، حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، رحم درشت داری ہر جن سے ملی ہوئی، شرف ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

۵۷۰۔ صدیقی سے ہم کی سیرابی برتی ہے۔

۹۲۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی طالب عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس لفظ آل کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور صالح مسلمان ہیں عتبہ بن عبد الواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، العتبہ ان سے میری قرابت ہے اور میں ان کے ساتھ صدیقی کر دوں گا۔

۵۷۱۔ بدلہ دینا صدیقی نہیں ہے،

۹۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعش بن حسن بن عمرو اور ذہب نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سفیان نے بیان کیا کہ اعش نے یہ حدیث نبی کریم

إِنْ شِعْلَكُمْ فَمَكَّ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَكَّلُوا أَنْ تَقْسِدُوا فِي الْأَرْضِ مِنْ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَالٍحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَمَلَكَ وَمَلَكَةٌ وَمَنْ قَطَعَكُمْ قَطَعْتُكُمْ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رَمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ بَايَسَ نَيْلُ الرَّحِمِ بَيْتُ لِحَاءٍ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عُمَرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعًا لَا يُخِيرُ سِرٌّ يَقُولُ: إِنْ آلَ أَبِي قَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي كَيْتَابٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بَيَانٌ - كَسِبُوا يَا وَبِي فِي إِسْمًا وَلِيَّ اللَّهِ وَمَالِهِ الْمُؤْمِنِينَ. زَادَ قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ بَيَانَ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَهُمْ سَحِيحٌ أَجَبَهَا بَيْتُ لِحَاءٍ تَعْنِي: أَمْلَحًا يَجْمَعُهَا۔

بَارَكُ لَيْسَ الْوَصْلُ يَأْتِي فِي:

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ وَذُهَبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَذْكُرْهُ

الرَّعْمَشُ إِلَى الْيَتَىٰ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ
حَسَنًا وَفَطَرَ عَنِ الْيَتَىٰ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ الْوَامِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَامِلَ الَّذِي
إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَمَا
بِأَبِيهِ مَنْ وَمَنْ رَحِمُهُ فِي الشُّرُكِ
ثُمَّ أَسْلَمَ

سے لگنا ثابت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے (ابراہیم رضی اللہ عنہ) کو لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

مَعَانِدِهِ۔ وَقَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَغَبَّاهُ وَشَمَّاهُ

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَعْدِي حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِرَبِّ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ ذِمَّةِ الْبُعْثِ فَقَالَ مِثْنُ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِنْ، أَهْلِ الْغِرَانِ، قَالَ أَنْظِرُوا إِلَى هَذَا بَيْنَا لِي عَنْ ذِمَّةِ الْبُعْثِ وَهَذَا فَتَلَّوْا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَجُلَا نَسَا مِنْ النَّسَاءِ

۹۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ آپ سے ایک شخص نے (حالات اعرام میں) مجھ کے مارنے کے متعلق پوچھا کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو (مجھ کی جان لینے کے تادیب کا مسئلہ پوچھتا ہے) حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈراسیو قتل کر ڈالا، میں نے حضور اکرم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ یہ دو گول جو حنین رضی اللہ عنہما) دینا میں میرے دو پھول ہیں۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَاتَتْ وَهِيَ تَنَالِفُ ثَلَاثَ أَجَاءَ ثِنْتِي امْرَأَةٍ مَعَهَا إِذْ بَنَتْ أَنْ تَنَالِفُ خَلْمَ عَدَا عِنْدِي غَيْرَ تَمَرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْنَاهَا فَتَشَمَّتْنَاهَا نِينَ! بَنَتْنَاهَا شَمًّا قَامَتْ وَهَرَجَتْ فَتَلَّوْا النَّبِيَّ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّاهُ ثُمَّ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْمَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

۹۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو نیچے تھے مانگنے آئی تھی میرے پاس سے سوا ایک کچھور کے اسے کچھ دے دیا۔ میں نے اسے وہ کچھور دے دی اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَوْثَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بَنَتْ إِلَيْنَا الْعَاثِ عَلَى عَاتِقِهِمْ فَعَسَىٰ فَإِذَا رَكْعَةً وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَهَا

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے کوشث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کے شاد مبارک پتھیں پھر آنکھوں سے نماز پڑھی، جب آپ رکوع کرتے تو انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

۹۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔

زہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ آنحضرتؐ کے پاس اترے جن صاحب کلمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اترے نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرتؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بوسہ دوسرے دل پر ادرم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے صفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) آنحضرتؐ نے فرمایا اگر اترنے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۹۳۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی شیر خواں بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر رکھتی ہے۔

۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوجھنے بنائے۔

۹۳۸۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سوجھنے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں

الذہری حدثنا أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وقيد من حبس ما قبلت منهم أحدًا، فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: من لا يرحم لا يرحم.

۹۳۶۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا صفيان عن هشام عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت: جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: تقبلون الصبيان! فما نقبلهم. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: أدامك لك إن نزع الله من قلبك الرحمة.

۹۳۷۔ حدثنا ابن أبي مرزوق حدثنا أبو عثمان، قال حدثني زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قديم على النبي صلى الله عليه وسلم سبى فإذا امرأة من السبي قد حلب ثديها تسقي إذا وجدت صبيًا في السبي أخذته فأصقته ببطنها وأصقته، فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم: أترون هذا طارحة؟ ولها في النار قلنا لا وهي تقدر على أن لا تطرحه، فقال الله أرحم بعباده من هذا بولدها.

باب جعل الله الرحمة مائة جزء

۹۳۸۔ حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرنا سعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فأمسك عندها تسعة وتسعين جزءًا وأنزل في الأرض جزءًا واحدًا فمن ذلك الجزء يتراحم

لَقَدْ خَوَّفَ تَذَمُّعَ الْفَرَسِ حَافِرَ حَافِرٍ وَلَوْلَا حَاشِيَةُ اَنِّ

بَاب ۵۷۶ قَتْلُ الْوَلَدِ خَشْيَةً اَنْ يَأْكُلَ مَتَّهُ

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُعَيْبُ عَنْ مَشْهُورِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْجِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدَّيْبِ أَهْظَلُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَهُ اَوْهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيْ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً اَنْ يَأْكُلَ مَتَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ اَنْ تَزَالَ فِي حَلِيلِكَ جَارَكَ : دَا نَزَلَ اَللَّهُ تُصَلِّونَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالسَّيِّئِ

لَمْ يَسِدْ عُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا

آخِرُهُ

بَاب ۵۷۷ وَضِعُ الصَّبِيِّ فِي الْحَجَرَةِ

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنْ اَبِي سَمِيٍّ مَاتَ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ صَبِيًّا فِي حَبِخَرَةٍ يَحْيِيكَهُ قَبَالَ عَلَيْهِ

هَذَا عَابًا فَاشْتَعَلَهُ

بَاب ۵۷۸ وَضِعُ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِيزَةِ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَادِيٌّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَهْمَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّحَدِيَّيَّ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي فَيْقَعِدِي عَلَى وَجْهِهِ وَفَيْقَعِدُ الْحَسَنِ عَلَى وَجْهِهِ الْاُخْرَى ثُمَّ يَضَعُهَا ثُمَّ يَقُولُ اَللَّهُمَّ اَرْحَمْهُمَا يَا فَيُّ اَرْحَمْهُمَا وَهَذَا عَنْ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ الشَّيْخُ خُذْهُ فِي فَيْقَعِدِي مِنْهُ شَيْءٌ

۵۷۶۔ اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

۹۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں منصور نے، انھیں ابو داؤد نے، انھیں عمرو بن شرجیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کون سا کتا سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ انھوں نے کہا پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمھاری روزی میں شریک ہوگا۔ انھوں نے کہا اس کے بعد؟ انھوں نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے پرہیزی کی بری سے ڈنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرتؐ کے اس ارشاد کی تائید میں آیت نازل کی کہ "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے" الایہ

۵۷۷۔ بچہ کو گود میں لینا

۹۴۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ابن کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہی کہ اُمّ سلمہ نے ایک بچہ کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے آنحضرتؐ کے اوپر شیب کر دیا۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے پانی منگا کر اس کو حصہ پر ڈالا۔

۵۷۸۔ بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو جہم سے سنا، وہ ابو عثمان ہندی کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور ابو عثمان ہندی نے ان سے حدیث ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملائے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ

پیدا ہو گیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابو عثمان بھنڈی سے براہ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا جن میں نے ابو عثمان سے سنا تھا۔

۵۷۹۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے۔

۹۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ وہ آنکھوں کی گھڑ سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ تھی) کہ آنکھوں کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی۔ اور آل حضور کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں جوف موتیوں کے ایک محل کی خوشخبری سنادیں آنکھوں ان کے لیے اتنا اہتمام فرما کر بکری ذبح کرتے اور ان کی سیبیلوں میں اس کا گوشت تقسیم کر دیتے تھے۔

۵۸۰۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۹۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبد البر بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت اور درمیان فی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔

۵۸۱۔ برادران کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن مسلم رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ آنکھوں نے فرمایا، برادران اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

۹۴۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دہلی نے ان سے ابن مطیع کے مولا ابو الغیث نے،

قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَتَقَدَّرَتْ
فَوَحَّدْتُهَا عَنْ يَدَيْ مَكْتُوبًا حَيْثَمَا
سَمِعْتُ

باب ۵۷۹ حُرَّتُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَامِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ مَاتِيْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ - مَا جِئْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا جِئْتُ عَلَى
خَدِيجَةَ وَلَعَلَّهَا هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ تَيْتَرَ وَحَيْثُ
يَسْلُكُ سَبِيلَيْنِ يَمَّا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا
وَلَعَلَّهَا امْرَأَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ تَيْتَرَهَا يَمِيْنًا فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيْدٌ يَوْمَ
الْشَّامَةِ ثُمَّ يَمِيْنًا فِي خَلْقِهَا

مِنْهَا

باب ۵۸۰ فَقُلْتُ مَنْ يَجْعَلُ يَتِيمًا

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا وَ
كَأَجَلِ الْيَتِيمِ فِي الْخَبَةِ هَلَكًا وَقَالَ أَبُو صَبِيْرٍ
الْشَّابَّةُ وَالْوَسْطَى

باب ۵۸۱ الشَّاهِي عَلَى الْأَمَةِ مَلَكَةٌ

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا سَامِعٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّاهِي عَلَى الْأَمَةِ مَلَكَةٌ
وَالْمُسْكِينِ كَأَجَلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَأَجَلِ
يَقُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا سَامِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح۔

۵۸۲۔ مسکین کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث

بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراؤں اور

مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے

کی طرح ہے عبد اللہ تغنی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا شک

تغنی کو تھا کہ اس شخص جیسے جو رات بھر عبادت کرتا ہے اور تنگنا نہیں

لہو دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا۔

۵۸۳۔ السائل اور جانور دل پر رحم۔

۹۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث

بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے، ان سے

ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ہم سب زوجان اور ہم عمر تھے۔ ہم آنحضرت

کے ساتھ بیس دن تک رہے۔ پھر آنحضرت کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے

لوگ بلا کر آ رہے ہوں گے اور آنحضرت نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں

ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے آنحضرت کو تفصیلات بتائیں،

آنحضرت بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے آپ نے فرمایا

کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ۔ اور تم اس

طرح نماز پڑھیں جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور جب نماز کا

وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں

بڑا ہر وہ امامت کرے۔

۹۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان

کی، ان سے ابو بکر کے مولا سمی نے، ان سے ابوالحسن نے اور ان سے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستہ

چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے

اس میں تر کر پانی پایا جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو باپ رہا تھا

اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی

زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کون میں اترا اور

مَلِيعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

بَابُ ۵۸۲ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ :

۹۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : السَّاعِي عَلَى الْإِسَاءَةِ مِثْلُ الْمِسْكِينِ

كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَ أَحِبُّهُ قَالَ يَسْلَفُ

الْفَقِيرُ كَمَا نَفَخَ ثَمَرُ لَا يَفْتَدُ وَلَا يَمُوتُ

لَا يَفْطَرُ :

بَابُ ۵۸۳ رَحْمَةُ النَّاسِ وَالْمُجَاهِدِ :

۹۴۷- حَدَّثَنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي جَلَدَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ

الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَقْبَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَنْ شَيْبَةَ مُتَّفَقًا يَكُونُ فَأَقْبَمْنَا عِندَهُ

عِشْرِينَ نِسْلَةً فَقُلْنَا أَنَا إِشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَ

سَأَلْنَا عَنْهُمْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَدْنَا وَ

كَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا ، فَقَالَ : ارْجِعُوا إِلَى

أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمَرُّوهُمْ وَصَلُّوا

كَمَا سَأَلْتُمُونِي أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَحْمَرْتِ

الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنْ رَجُلٌ

أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمَرْكُمْ

أَكْبَرُكُمْ :

۹۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

سَيِّدِي مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : إِنِّي كَأَنِّي بِعَرِيقٍ إِشْتَدَّ

عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَحَّدَ مِثْرًا فَخَذَلَ فِيهَا

فَتَقَرَّبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْمُزُ يَا كَلَّ الدَّرَى

مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَمَّا بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَكْرًا فِي مَقَرِّ الْبَيْتِ فَسَلَّمَ
خَلْفَهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ كَلْبٌ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَنَقَرَ
لَهُ يَأْتُو أَيْ رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا فِي الْبَيْتِ يُعْجِزُهُمْ فَقَالَ
فِي كُلِّ ذَاتِ كَيْدٍ نَهْبَةٌ أَجْرُهُ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعِيَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَهْدَايَ وَهُوَ فِي
الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي حَبْنِي وَمُحَمَّدٌ أَوْلَاكَ تَرْجِعْهُمَا
أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَا
بِأَعْرَافِي: لَقَدْ حَبْنَتْ وَأَسَا تَرِيدُ رَحْمَةً اللَّهُ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكِيَّاءُ عَنْ قَابِرٍ
قَالَ سَمِعُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِيهِمْ وَلَوْ أَدَاهُمْ
وَقَتْلَاهُمْ كَمَثَلِ الْحَبْدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا
حَدَّثَنَا عَنْ لَدَى سَائِرِ حَبْدٍ بِالشَّهْرِ

وَالْحُسْبَى
۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَامَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَزَسَ
فَرَسًا فَاصْلَحَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ
لَهُ حَسَدٌ فَهْ

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ لَا يَرْحَمُ مَا يُرْحَمُ

بِأَعْرَافِي: لَقَدْ حَبْنَتْ وَأَسَا تَرِيدُ رَحْمَةً اللَّهُ
وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کہتے کو پانی پلایا، اللہ
تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ
نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر
ملا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے۔

۹۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان
سے نہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلم بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نازکے لیے
کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرت کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی
ایک اعرابی نے کہا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ پر اور ہمارے ساتھ کسی اود
پر رحم کر جب آنحضرت نے سلام پھیرا تو اعرابی نے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع
حیز کو تنگ کر دیا۔ آپ کہہ کر اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ذکریانے حدیث بیان
کی۔ ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نفعان بن
بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ
کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جہم جیسا پاؤ
لگے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف
محسوس کرتا ہے کہ غینا ڈھاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
۹۵۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، اللہ سے ابوعوامہ نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے نویران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی رحمت کا لہو لکھتا ہے اور
اس رحمت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لکھنے والے کے لئے وہ
وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۵۸۴۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا، اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو

شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔
ارشاد ”مَحْتَلًا فَخُورًا“ تک ۔

فَحِينَا وَيَا نَوَالِكَا لِمَا أَحْسَنَانَا إِلَى قَوْلِهِ
مَحْتَلًا فَخُورًا:

۹۵۳۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی۔ انھیں عمرو نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

۹۵۴۔ ہم سے محمد بن مہنازل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔
۵۸۵۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ رہا۔
ذہبی ”یولقبہن“ اسی پہلکھن ”مربقا“ مہلکا۔

۹۵۵۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابی شریح نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ واللہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، و عرض کی گئی۔ کون یا رسول اللہ! فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ اس روایت کی متابعت شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے کی حمید بن اسود، عثمان بن عمار، ابوبکر بن عیاض اور حبيب بن اسحاق نے ابو ذئب کے واسطے سے بیان کیا ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۵۸۶۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔
۹۵۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، آپ سعید مقبری ہیں۔ ان سے ابن کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو ہدیر میں دینے کے لیے حقیر و معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کا پائیاں کیوں نہ ہو۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا ذَالَ يُؤْمِنُنِي جِبْرِيلُ يُلْجَأُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي. ۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْنَزَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ذَالَ جِبْرِيلُ يُؤْمِنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي. ۵۸۵۔ اِسْمٌ مِنْ لَيَا مَن جَارُهُ جَوَاقِعُهُ يُؤْمِنُهُمْ يُهْلِكُهُمْ. مَرْبِقًا.

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ جَوَاقِعُهُ. تَابِعَةُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ هَمِيدُ بْنُ الْأَسودِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَبُو بَكْرُ بْنُ عَمَّارٍ وَشُعَيْبُ بْنُ اسْحَاقَ هَذَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۵۸۶۔ لَا تُخَفِّرَنَّ جَارَكَ لِجَارَتِكَ. ۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تُخَفِّرْنَ أَرْجَاءَكُمْ لِجَارَتِكُمْ وَلَا كَوَافِرِسِنَّ شَاةً.

عہد نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "اسام علیکم" (تمہیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السلام واللہ" (تمہیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضور عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور مہافت کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا، انہوں نے کیا کہا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمہیں بھی)

۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا صحابہؓ ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے پیشاب کو مت روکو، پھر آپؐ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہایا گیا۔

۵۹۲۔ مومنوں کا باہمی تعاون

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہؓ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہؓ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے سب سے کم اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی انگلی کی تشبیہ کی، حضور اکرمؐ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آکر سوال کیا یا رسول اللہ! کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے، آنحضورؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفاشی کرنا کہ تمہیں بھی اچھے، اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبیؐ کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

ذُو الْجَنَّةِ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اسَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ مَا شِئْتُمْ فَقَهَمْتُمَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ وَالسَّامُ وَاللَّعْنَةُ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَلَا يَا هَاشِثَةُ إِنَّ اللَّهَ يُعِيبُ الْبَرِّ فَنُفًى فِي الْأَمْزَلَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ نَسَمُ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ؟

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزِرْ مُرَّةً شَرًّا دَعَا بَدَلُو مِنْ شَاءَ نَصَبَ عَلَيْهِ؟

باب ۵۹۲ بَيَانُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بَرِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَسْنُدُ بَعْضُهُ بَعْضَهُ شَرُّ شَبَكٍ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ وَكَأَنَّ الْيَتِيمَ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا لِدُجَاهَةِ رَجُلٍ يَسْأَلُ أَطْفَالَ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يُوْجِّهِهِمْ فَقَالَ اشْفَعُوا أَمْلَوْا جَدًّا وَلْيَقْبَلِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ مَا شَاءَ

الحمد لله تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پچیسواں پارہ

۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو کہ میں نے اپنے ملائکہ کو انیک بات میں اس پر بھی

اس میں سے ایک حضرت کا اور جو کوئی سفارش کرے گا میری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجہ ہو گا اور اللہ ہر چیز کا مقدر ہے۔
۵۹۴۔ ”کہل“ بمعنی لغیب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم زبان میں ”دکھلیین“ بمعنی اجرین ہے۔

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگے والا یا ضرورت مند آتا تو حضورؐ فرماتے کہ تم سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ اپنے نبی کی زبان کو جو چاہتا ہے جاری کرتا ہے۔

۵۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپؐ اسے برداشت کرتے تھے۔

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابو داؤد سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے العشاء نے ان سے ثقیف بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کوفہ تشریف لائے تو ہم آپؐ کی حرمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ حضورؐ اگر تم کو بدگوئی کی عادت نہ تھی۔ اور نہ آپؐ سے برداشت کرتے تھے۔ آپؐ نے بیان کیا کہ حضورؐ اگر تم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبدالوہاب نے خبر دی۔ انہیں

بَابُ ۵۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَهُ كُفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا
”كَفْلٌ“ نَصِيبٌ قَالَ أَبُو مُوسَى كَفْلَيْنِ
أَجْرَيْنِ بِلُحْشِيَّةٍ ۔۔۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ ضَامًّا أَلْحَاجَةً قَالَ: اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔

بَابُ ۵۹۴ كَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَمْحُطُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبِّ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَجَبْنَاهُ مَعَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْ أَخْبَرَكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا ۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

ایوب نے! انہیں عبداللہ بن ابی لیلیہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہا: اے اللہ! ہم کو تم سے ملنے کے لئے بھیجے، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: وہ کون ہے؟ اور عائشہ پر لعنت کرے اس کا غضب تم پر اتنے سے کہ حضرت اکرمؐ نے فرمایا، پھر عائشہ ہمیں درم غوی اختیار کرنی چاہیے۔ تند غوی اور بدگونی سے بچنا چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آنحضرتؐ نے ان کی بات نہیں سنی، آنحضرتؐ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنایا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

۹۶۸۔ ہم سے اصعب نے حدیث بیان کی کہ کعبہ بن جعبہ نے عہد دی انہیں ابوجہلی نے خبر دی۔ آپ طبع بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسلم نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں نے تم سے بدگونی اور لعنت حاصل کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۶۹۔ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوار نے عہد بیان کی۔ ان سے روح بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مسکد نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی، آنحضرتؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ بڑے بڑے قبیلہ کا سبوت، پھر جب آنحضرتؐ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بلاغت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے عرض کی: یا رسول اللہ! جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کیا فرمائیے پھر جب آپ اس سے ملے تو بلاغت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بدگوئی سے سمجھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دہریں۔

۵۹۵۔ حسن مطلق اور سخاوت ادب و تحمل کا ناپسندیدہ ہوتا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرمؐ کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکر کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرمؐ) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ سے

عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ: أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَكُمْ وَاللَّهِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ يَا نَوَافِلُ وَإِيَّاكَ وَالْعُقُفُ وَالْفَحْشُ قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالَتْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجِابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجِابُ لَهُمْ فِيَّ .

۹۶۸۔ حَقِّ كُنَّا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ مَلِيكٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبًّا وَلَا فُحًّا شَاوِلًا لَعَنَّا مَا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدٍ نَأْتِيهِ الْمُعْتَبَةِ مَالَهُ رَبِّ حَبِيبَتُهُ ۹۶۹ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بَشُّ أَخَوَاتِ الْعِزْرِ وَيَسُّ ابْنِ الْعِزْرِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّعْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَهْدَ تَنِي فَمَا هَذَا أَنْ تَرَى النَّبِيَّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَرْكِهِ النَّاسَ اتِّقَاءَ شَرِّهِ .

يَا ۵۹۵ حَسَنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاةُ وَمَا يَكُنُ مِنَ الْخُلُقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَنَعَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّهُ إِلَيَّ هَذَا الْوَادِي فَأَسَمَهُ مِنْ قَوْلِهِ فَرَحِمَهُ فَقَالَ: رَأَيْتَهُ يَا مَرْ

بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ ۞

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ حَكَّ نَحْنَا حَمَّادُ هُوَ
بْنُ نَاسِعٍ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَ
أَشْجَمَ النَّاسِ وَلَقَدْ مَرَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَاطْلُقَ النَّاسُ فَبَلَ الصَّوْتِ فَأَسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ
يَقُولُ لَنْ تَرَاعُوا لَنْ تَرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ لَا بَيْنَ
لِمَنْعَةٍ عَزِيٍّ مَا عَلَيْهِ سَرَّحٌ فِي عُنُقِهِ سَلِفٌ فَقَالَ
لَقَدْ وَجَدْتُ شَيْئًا بَخْرًا وَإِنَّهُ لِبَخْرٌ ۞

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ لُبِّ بْنِ الْمَكْدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ مَا سَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا ۞

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْعُمَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا
جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبِحَدِّ ثَنَاءٍ إِذْ قَالَ
لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْشًا
وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنْ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا ۞

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتْلَبٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ
فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ
الْقَوْمُ هِيَ ثَمَلَةٌ فَقَالَ مَهْلٌ هِيَ ثَمَلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا
حَاشِيَتَانِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسُوكِ هَذِهِ فَاتَّخَذَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْنَأًا إِلَيْهَا فَلَبَسَهَا فَأَرَاهَا
عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَبُّ
هَذِهِ فَاسْتَبِيحَهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ عہد اخلاق کی تعلیم دیتے ہوئے

۹۶۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بن انور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ دھڑکے باہر شورش مچا کر گھبرائے۔ ذکر شاید دشمن نے حملہ کیا ہے، سب لوگ غور کی طرف بڑھے۔ لیکن آنحضرتؐ آواز کی طرف بڑھنے والوں میں سب سے آگے تھے۔ دیکھ کر آپؐ نے واپس آکر لوگوں سے کہا کہ ڈرو مت، آنحضرتؐ اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بٹھی بیٹھ رہے تھے۔ اس پر کوئی بڑبڑا نہیں تھی۔ اور اس کی گردن میں تلوار تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو مسند پایا یا پیر فرمایا کہ مسند کی طرح تمہارا نیزہ دوڑنے والا

۹۶۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے ابن مسعودؓ نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نے کوئی چیز مانگی ہو۔ اور آپؐ نے اس پر نہ نہیں کہا ہو۔

۹۶۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمص نے حدیث بیان کی ان سے مسروقؓ نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ ہم سے باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران میں آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر گونے بند کوئی کبرداشت نہ کرتے تھے بلکہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۳۔ سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابان نے حدیث بیان کی کہا کہ قر سے ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”بردہ“ لے کر آئیں۔ پھر سہل رضی اللہ عنہ نے موجود لوگوں سے کہا تمہیں معلوم ہے بردہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ بردہ چادر کو کہتے ہیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس چادر کو کہتے ہیں جس کی جھل لڑی ہوئی ہو۔ زنان خاتونؓ کی کہہ رہی ہیں اللہ! میں یہ چادر آپؐ کے پیچھے کسے لے لاتی ہوں۔ حضورؐ نے وہ چادر ان سے قبول کر لی۔ جیسے آپؐ کو اس کی خدمت میں رہی ہو۔ پھر اسے پہن لیا صحابہ میں سے ایک صحابی نے آنحضرتؐ کے بدن پر وہ چادر دیکھی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ بری

عمدہ چادر ہے۔ آپ حجے عنایت فرما دیجیے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جب آنحضرتؐ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو ہر بھلا کہا کہ تم نے آنحضرتؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضرتؐ سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرتؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضرتؐ نے زیب تن فرمایا ہے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

۹۷۴- ہم سے ابو یمن نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ حجے جید بن جندبہؓ نے خبر دی۔ اور ان سے ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ فرمایا زناد سکڑ جائے گا عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں بغل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی ”ہرج بڑھ کیا ہے؟“ فرمایا قتل، قتل، قتل،

۹۷۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام مکیں سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی حجے آفت تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۵۹۶- آدمی اپنے گھر کی طرح رہے؟

۹۷۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

۵۹۷- اللہ کی محبت

۹۷۷- ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہیں نافع نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندہ سے پیارا کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَنًا مَخْلُوعًا لَهَا شَمَةٌ سَأَلَتْهُ بِأُهَا وَقَدْ عَرَفْتَ إِنَّهُ لَا يُسَلُّ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ جَوْتُ بَرَكَتَهَا لِسَمِيَّا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَرُ فِيهَا

۹۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الْإِيمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ حَتَّى يُلْقِيَ الْمُنْزِلُ الْمَرْجُوعَ قَالُوا وَمَا الْمَرْجُوعُ قَالَ الْفُتْلُ الْفُتْلُ ۖ ۹۷۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مَنْهَلِهِ سَبِينٌ فَمَا قَالَ لِي أَفِي وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا لِمَا صَنَعْتَ ۖ

بَاب ۵۹۶ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ ۖ

۹۷۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مَنْهَلِهِ سَبِينٌ فَمَا قَالَ لِي أَفِي وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا لِمَا صَنَعْتَ ۖ

بَاب ۵۹۷ الْمَحَبَّةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

۹۷۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ بَنِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ

ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔
۵۹۸۔ اللہ کیلئے محبت۔

۹۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قسب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مٹھاس) اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ اور جب تک اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے وہ باوجود کفر اختیار کرنے کے مقابل میں کہ جس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔ راجح اور پسندیدہ نہ ہو۔ اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابل میں زیادہ محبت نہ ہو۔

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان والو، کوئی جماعت کا مذاق

دینا نہ۔ ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو۔ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
تک۔

۹۷۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زمرہ... رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ریج خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔ اور زہرا دھیبہ، اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ وہ ظالم کی طرح دھارور کی طرح گلے بجاتے۔

۹۸۰۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھتہ الوطاع کے موقع پر، پہلی میں فرمایا، تمہیں معلوم ہے، یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا، تو یہ باحرمیت دن ہے۔ تمہیں معلوم ہے، یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا، یہ باحرمیت جبینہ ہے۔

يَحِبُّ فَلَانًا فَاجْتَبَوْهُ فَحَبَّبَهُ اَهْلُ السَّمَاءِ
شَتْرُؤُكُمْ لَهُ الْقَبُولُ فِي اَهْلِ الْاَرْضِ :-
بَابُ الْحُبِّ فِي الْمَلِكِ :-

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَحِبُّ أَحَدٌ خَلَاوَةَ الْإِيمَانِ
عَلَى يَحِبِّ الْمَرْءُ لَا يَحِبُّهُ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ إِنَّ
يُعَذِّبُ فِي السَّآءِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ
إِلَى الْفَرَجِ بَعْدَ إِذْ انْقَضَى إِلَهُ وَحْدِي يَكُونُ
إِلَهُهُ وَرَأْسُ سُلَّةٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا
سِوَاهُمَا :-

بَابُ ۵۹۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَكْفُرُوا بِمَنْ قَوْمَ عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنْهُمْ
إِلَى تَوَلَّيْهِمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ :-

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَعْصَكَ الْفُجْلُ
مَتَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ، وَقَالَ لَمْ يَضْرِبْ أَحَدٌ
كَمَا مَرَّ أَسَدُ خَزْرَجِ الْفُجْلِ لَمْ تَعْلَمْ لَعْنَةُ بَعَائِنَ قَهْمَا
وَقَالَ الشُّوْبَانِيُّ وَوَهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
هِشَامٍ جَلَدَ الْعَبْدِ :-

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْكُشَيْ حَتَّى تَكْفُرُوا
بِمَنْ هَآؤُنَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنِي : أَتَذَرُونِ أَيُّ يَوْمٍ هَٰذَا؟
قَالُوا لَمْ وَرَأْسُ سُلَّةٍ أَعْلَمَ قَالَ فَإِنَّ هَٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ
أَمْتَدَّ رُؤْسُ أَيُّ بَلَدٍ هَٰذَا؟ قَالُوا لَمْ
رَأْسُ لَمْ أَعْلَمَ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَذَرُونِ
أَيُّ شَهْرٍ هَٰذَا؟ قَالُوا لَمْ وَرَأْسُ سُلَّةٍ أَعْلَمَ

پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر..... تمہارا راد ایک دوسرے کا خون مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

۶۰۰۔ گالی اور لعنت و لامنت کی ممانعت

۹۸۱۔ ہم سے ابو مقرر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے ان سے عبد اللہ بن ربیع نے ان سے یحییٰ بن یعرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالاسود دہلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرنا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرنا ہے اور مجھے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام رکھو ورنہ فسق و خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۹۸۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابو اہل سے سنا۔ اور وہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غزوہ نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

۹۸۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے حلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑگو نہیں تھے۔ نہ آپ لعنت طاعت کرنے والے تھے۔ اور نہ گالی دینے والے تھے۔ ناگواری کے موقع پر صرنا اٹھا کہ میرے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی گرد آلود ہو۔

۹۸۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابو قتلابہ نے کہ ثابت بن منہاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ بیعت کربلا کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قدم رکھا تو اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ، تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اگر کسی انسان پر ان چیزوں کی تنزیہ نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خود کشی کر لی ہوگی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور

قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ قَالَ اللَّهُ حَرَمَ عَلَيْكُمْ مَعْلَمَهُ وَأَمْرُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بِلَدِكُمْ هَذَا ۝

بِأَنْتِ مَا يَنْتَهِي مِنَ الشَّيْبِ وَاللَّعْنِ ۝

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَيْدٍ تَوَحَّدَ شَيْئٌ يَحْيَى بْنُ يَعْمُورَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدِّبَلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزِيْرِي رَجُلٌ رَجُلًا بِأَلْفِ سُورٍ وَلَا بِرُمِيٍّ بِالْكَفْرِ إِلَّا مَا تَنَدَّثَ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَّابًا ۝

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَزْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَتَّصُونَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَوَّلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فَسُوٌّ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابِعَهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ ۝

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْبَةِ مَا لَهُ قَرِيبٌ جَبِيْنُهُ ۝

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي وَهَّابٍ أَنَّ قَابِطَ بْنَ الصَّخَّالِ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ كَذَّابٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بَشْيٍ عَنِ الدُّنْيَا حَقَّ بِهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا

فَمَوَّكَّتْ لَهُ وَمَنْ قَدَّتْ مُؤْمِنًا بِكُفْرِهِمْ
كَفَّ شِلْهُ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ
عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْنُ اَبِي نَجْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ
بْنَ صُرَدٍ جَلَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَسْتَيْبَتْ جَلَانَ جُنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَصِبَ
أَحَدُهُمَا فَأَشْتَدَّ عَضْبُهُ حَتَّى اِنْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَى لَا عِلْمَ كَلِمَةً تَوْكَلَا الْقَدَمَ
عَنْهُ الْيَوْمَ يَجِدَا قَاتِلَ الْيَوْمِ الرَّجُلَ فَأَخْبَرَ بِقَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذَا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَقَالَ: أَتَزِي بِي بَاسٌ؟ أَمْ جُنُونَ أَنَا؟ اِخْبَبْ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي شَرِبَةَ قَالَ
عَنْ حَمِيدٍ قَالَ قَالَ اَكْتُفَى حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ
الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنِي سَمُورٌ قَالَ سَمِعْتُ اَللَّهَ صَلَّیْ اَللَّهَ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ اَلْحَيُّ
مَا جَلَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّیْ اَللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجْتَ لِأَخْبِرْكُمْ قَتْلَ اَلْحَيِّ فُلَانٌ وَ
فُلَانٌ وَ اِنْ تَهَامَتْ فَعَتَّ وَعَسَى اَنْ يَكُونُ خَيْرًا
لَكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَالْاُمَامَةِ

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا اِبْنُ عُمَرَ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَبِي حَزْمٍ
اَلْعَمَشُ عَنِ اَلْمَعْمُورِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ
بِرْدًا وَ عَلِيَّ عَلَامِهِ بِرْدًا فَقُلْتُ لَوْ اَخَذْتُ هَذَا
فَلَبَسْتُهُ كَأَنِّي حَلَّةٌ فَأَعْمَيْتُهُ تَوْبًا اَوْ قَالَ كَانَ
بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ اُمَّتُهُ اَعْمَيْتُهُ
فَقُلْتُ مِنْهَا قَدْ كَرَفَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّیْ اَللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ بَلَى اَمْ سَأَيْتَ فُلَانًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَفَقُلْتُ مِنْ
اُمِّهِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ اَمْرٌ ذِيكَ جَاهِلِيَّةٌ
قُلْتُ عَلَى اَلْجَنِّ سَلَقَتْ هَذِي مِنْ كِبَرِ الْبَشَرِ
قَالَ نَعَمْ هُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ

جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی
مومن پر نہت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۹۸۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ فور سے حدیث بن ثابت نے حدیث
بیان کی۔ کہا کہ میں نے سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرم کے سامنے دو افراد نے تو قوس
میں کی۔ ایک صاحب کو غصہ آگیا۔ اور بہت زیادہ آیا۔ ان کا چہرہ پھول گیا۔ اور
رنگ بدل گیا۔ آنحضرت نے اس وقت فرمایا کہ تجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر کسی شخص
اسے کہے کہ تو اس کا غصہ دور ہو جائے چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ مرنے
والے کو آنحضرت کا ارشاد سنایا۔ لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی
ہے۔ کیا میں مجنون ہوں، دفع ہو جاؤ۔

۹۸۶۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس
وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر
کے متعلق) بتانے لگتا تھا۔ لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھالی گئی۔

ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اب تم اسے نو دیعنی ۲۹ رمضان) سات
(۲۷ رمضان) اور پانچ دیعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے اور ان سے ابوذر
رضی اللہ عنہ نے معمر نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر
دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام
کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حلقہ ہو جائے یعنی ایک چادر کرنے کی
جگہ اور حصے کیلئے اور ایک چادر تہجد کی حیثیت سے پہننے کے لئے، ابوذر رضی اللہ
عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں نکلا رہو گئی۔ ان کی ماں عجی تھیں
میں نے اس بابے میں جملہ بحث کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا۔ آنحضرت نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نے اس سے نکلا رکھی ہے؟ میں نے
عرض کی جی ہاں۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ میں نے

عرض کی دیا رسول اللہؐ کیا اب بھی اس بڑی عمر میں بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اب بھی موجود ہے۔ (یہ غلام بھی) تمہا سے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہیے کہ ایسے کام کرنے کیلئے نہ کہ جس کے بس میں دہو اگر اس کوئی ایسا کام کرے کیلئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۱۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر سن کر تک جا کر ہے جیسے لوگوں کا کسی کو لانا یا ٹھکانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
• ذوالیبدین، دلچسپ ماقول دلتے، کیا کچھ نہیں، اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے زید بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک کٹڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا، حاضرین میں سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف محسوس کیا، جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے، معاذ نے کہا کہ دشایہ نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دو پڑھائیں، حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں حضور اکرمؐ، ذوالیبدین، دلچسپ ماقول دلتا کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبیؐ نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں، یا آپ بھول گئے ہیں! آنحضرتؐ نے فرمایا، تم میں بھولا ہوں اور نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں، معاذ نے عرض کی، ہمیں یا رسول اللہؐ آپ بھول گئے ہیں۔ اب آنحضرتؐ کو بھی یاد آ گیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں، چنانچہ فرمایا کہ ذوالیبدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور نکمیر کہہ کر سجدہ بھی ہوئے گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا، پھر سر اٹھایا اور نکمیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس بھی دیا نہ لمبا، پھر سر اٹھایا اور نکمیر کہی۔

۹۸۹۔ غیبت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تو یہ قبول کرنے والا

أَيُّكُمْ مَن جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَيُلْغِمُهُ مَنَآيَا كُلِّ وَالْيَلِيسُ مَنَّا يَلْبَسُ وَلَا يُلْغِمُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَفَهُ مَا يُغْلِبُهُ فَيُلْغِمُهُ عَلَيْهِ *

باب مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ وَاهِمِ الطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذَوَالْيَدَيْنِ وَمَا لَا يَرَادُ بِهِ شَيْئٌ إِلَّا جَلِيلٌ *

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِيهِم حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَذَا بَأَنَّ يَكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعًا أَنَّ النَّاسَ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ أَكْسَيْتُمْ أَمْ قَصُرْتُمْ؟ فَقَالُوا أَشْنُ وَكَمْ تَقْصُرُ؟ قَالَ لَوْ بَلَّ كَسَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ وَمِثْلُ سَجُودِهِ أَطْوَلُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ وَمِثْلُ سَجُودِهِ أَطْوَلُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ *

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَغْتَابُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرَهُهُمُوهُ وَالْقَوْلُ

اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِي اَعْمَشٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَّحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هَبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا رَوَى سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِحْتَمَاهُمَا لِيَعْدَّ بَابًا وَمَا يَعْدُّ بَابًا فِي كَبِيْرٍ اَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِمِنْ بَوْلِهِ وَاَمَّا هَذَا فَكَانَ يُمَشِّي بِالْيَمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا عِيسٰى رُحْمَبَ فَنَشَقَّهُ بِاِثْنَيْنِ فَنُقِوسُ عَلَى هَذَا وَاحِدًا فَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّه يَحْقُقُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسُ ۝

بَابُ ۴۰۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ الْاَنْصَارُ ۝

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا شَمْسُ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ دُورٍ الْاَنْصَارُ يَتَوَلَّوْا النَّجَارَ ۝

بَابُ ۴۰۴ مَا يَجُوزُ مِنْ اِفْتِيَابِ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْوَبْرِ ۝

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ فَقَالَتْ اِسْتَاذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنِّىْ تَوَلَّوْا لَهٗ بَشَرًا مِّمَّنْ اَتَوْا الْعَصُوْرَ اَوْ بَنَ الْعَشِيْرَةَ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْاَنَ لَهٗ الْكَلَامُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتُ الَّذِى قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ لَهٗ الْكَلَامُ قَالَ اِنِّىْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ دَفَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءً فَحُشِمَ ۝

بَابُ ۴۰۵ الْقِيَمَةُ مِنَ الْكِبَرِ ۝

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَلِيْدَةُ ابْنُ

رم کرنے والا ہے ..

۹۸۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے دیکھنے نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے سنا۔ وہ طاووس کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے۔ اردو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ نہ ایک قبر کا مردہ اپنے پیٹناب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ دوسری قبر کا مردہ (جفل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو جھڑوں میں پھاڑ کر دونوں قبروں پر گھاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

۴۰۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

۹۹۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابواسید سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے۔

۴۰۴۔ فساد کرنے والوں اور شتمت لگانے والوں کی نفی کے جواز

۹۹۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندرانے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی برا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آنحضرت نے فرمایا، عائشہ وہ شخص بدترین انسان ہے جسے اس کی بدگامی کے خون سے لگ چھوڑ دیں۔

۴۰۵۔ جفل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۹۲۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن جمیل ابو عبد الرحمن

نے خبر دی۔ انہیں منصور نے انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر شریف لائے۔ تو آپ نے دوسرے (انہوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں لگا دیا جا رہا تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا، انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑے دستور معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا جھل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا، امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کیلئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

۴۰۶۔ چغلی ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے طعنہ باز ہے۔ چلتا پھرتا چغلی ہے، کبھی ہے۔ پس پشت عیب جونی کرنے والے کیلئے، بہتر ولیز بمعنی عیب ہے۔

۹۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، انسے ابولیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغلی نہیں جائے گا۔

۴۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ اور جھوٹ بات سے بچتے رہو۔

۹۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مغیرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دروزہ رکھتے ہوئے (جھوٹ بات اس پر عمل اور حالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کردہ کھانا پینا چھوڑے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے مجھے سمجھائی۔

۴۰۸۔ دوزخ کے بارے میں حدیث۔

۹۹۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے انسے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے ابوالح نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمید ابو عبد الرحمن عن منصور عن مجاہد عن ابن عباس قال: خرج النبي صلى الله عليه وسلم من بعض حيطان المدينة فسمع صوت أنسا نين يعدان في قبورهما فقال: يعدان وما يعدان في كبريتة وإنه لكان أحدهما لا يستتر من البول وكان الآخر يمشي بالميمية ثم عاب جبريتة ففكرها بكسر تين أو شنتين فجعل كسرة في قبرها وكسرة في قبر هذا فقال: لعنة يحقق عنهما ما لم يبيسا.

باب ما يكره من الميمية وقوله هذان مشاء بميمية يدل لكل همة لمرية يهيمز ويلمز يعيب.

۹۹۳۔ حدیث ثنا ابو نعیم حدیث ثنا سفیان عن ابن ابراہیم عن ہمام قال کنا مع حذیفہ فقیل لہ ان رجلا یزعم الحدیث الی عثمان فقال حذیفہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنة قتات.

باب قول الله تعالى واجتنبوا قول الزور

۹۹۴۔ حدیث ثنا احمد بن یونس حدیث ثنا ابن ذہب عن المغیری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یبیع قول الزور والعسل به والجهل فليس وله حجة ان يتدفع طعامه وشرا به قال احمد اقمتمني رجلا استاذ.

باب ما قيل ذي الوجهين

۹۹۵۔ حدیث ثنا عمر بن حفص حدیث ثنا ابی حذیفہ حدیث ثنا ابو صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تَجِدُ مِنْ شَعْرِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ
ذَ الْوَجْهَيْنِ السَّيِّئِ يَأْتِي مَهْضُولاً يَوْجِبُهُ
وَهُوَ لَا يَوْجِبُهُ ۞

بَابُ ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ صَاحِبًا
يُقَالُ فِيهِ ۞

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مَعْنُو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً: فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ
وَاللَّهُ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهًا لَّهُ فَإِنِّي نَبِيٌّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ وَقَالَ: بِحَمْدِ اللَّهِ مُؤَلِّمٌ
لَقَدْ أَوْدَى بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْصِيرُ ۞

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْقِمَاحِ ۞

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَبَاحٍ حَدَّثَنَا
بْنُ ذَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي مُؤَلِّمٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَّبِعُنِي عَلَى سَجَلٍ
وَيُطِيرِيهِ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ
أَوْ تَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ۞

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَجُلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَنِيعِهِ
يَقُولُ: وَمَا أَرَأَاكَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لِمَخَالَةٍ
فَلْيَقُلْ: أَحْسِبْ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى
أَنَّهُ كَذَا الْإِثْمَ وَحَسِيبُهُ اللَّهُ وَلَا يُزَكِّي
عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ۞ قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ

نے فرمایا: تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے
بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں
کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے
خیالات بتا دیئے۔

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے
غبروی۔ انہیں اعشی نے انہیں ابو ذائل نے اور ان سے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں
کچھ مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا: واللہ محمد کو اس
تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصور نہیں تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضرت کے
چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ صلی علیہ وسلم پر رحم کرے
انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔
۶۱۰۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا
نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو یونس اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف
کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضرت نے فرمایا
تم نے ہلاک کر دیا یا دیہ فرمایا کہ تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے۔ ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے
صاحب نے ان کی تعریف کی اور غیر ضروری مبالغہ کیا، تو آنحضرت نے فرمایا کہ
افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ آنحضرت نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر
تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہے، ہو جائے کہ کہنا چاہیے کہ میں اس کے
متعلق ایسا ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی
وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے
متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے وہیب نے خالد کے واسطے سے اپنی روایت میں

وَذَلِكَ

باس ۶۱۱۔ مَنْ أَخْبَىٰ عَلَىٰ أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ
سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لِأَحَدٍ يَفْتِي عَلَى الْأَرْضِ رِثَةً مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِلَّا يَغْنِبَ اللَّهُ بَنِي سَلَامٍ ۖ
۹۹۹ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ ذَكَرَ
فِي الْإِسَاءِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي إِذَا رَأَيْتُ يَنْقُطُ مِنْ أَحَدٍ شَقِيئُهُ قَالَ:
إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۖ

باس ۶۱۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّا اللَّهُ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يُعْطِكُم لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلُهُ
إِنَّمَا نَعْبُدُكَ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بَغِي
عَلَيْهِ لِيُصَوِّرَهُ اللَّهُ فِي الْأَنْفُسِ
الشَّرَّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ ۖ

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَا وَكَذَا يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ
فَلَا يَأْتِي؛ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَغْفِيْتُكَ
فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدِي
رَاجِلِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ
رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالَ الرَّجُلُ؟
قَالَ مُطْبُوبٌ يَعْنِي مُشْحُورٌ قَالَ وَمَنْ
حَبَبَهُ قَالَ لَيْسَ بَنُ إِعْصَمَ قَالَ وَفِيمَا؟

ویلک (ویجک) کے بجائے بیان کیا۔

۶۱۱۔ جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی
جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہوا کہنے
نہیں سنا۔ کہ یہ جنتی ہے۔ سوا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

۹۹۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے مویس بن عقیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے
اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے متعلق
جو کچھ فرماتا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ میرا تمہارا ایک طرف سے گھسنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے
نہیں ہو۔ جو تمہارے بزرگ کی وجہ سے زمین سے گھسٹنے چلتے ہیں۔

۶۱۲۔ اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن
معاملات، رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر
اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے۔ شاید کہ
تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ ہماری
سرکشی اور ظلم تمہارا ہی جائزوں پر آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد:
پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر
پر برائی لا دینے کی ممانعت۔

۱۰۰۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے۔ اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں
تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال گزندہ نہ تھا۔ کہ آپ اپنی اہل کے پاس
جاسکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت
نے مجھ سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک مسئلہ میں سوال کیا
تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ دوسرا میرے پاس گئے ایک
میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرا میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے
کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب را آنحضرت کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے
جواب دیا اس پر حادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر حادو کیا ہے؟ جواب دیا
کہ عبید بن عامر نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ نہ کھجور کے خوشے

قَالَ فِي حَقِّ طَلْعَةِ ذِكْرِ فِي مَشْطٍ وَمُشَانَةِ
تَحْتَ مَعُونَةٍ فِي بَيْتٍ رَدٍّ وَانْ فَجَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ
الَّتِي أُرِيْتُمَا كَأَنَّ رُؤُوسَ نَحْلٍ لَهَا
رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ مَاءُهَا نَقَاعَةَ النَّارِ
كَأَمْرِ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَعْنِي
تَنْشُرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا اللَّهُ
فَقَدْ شَفَاكَ وَآمَنَّا فَأَكُوْهُنَ أَشَدُّ عَلَى النَّاسِ
قَالَتْ وَلَيْسَ بِنِ أَغْصِمَ يُعْلِلُ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِي
بِأَسْمَاءَ مَا يَنْهَى عَنِ النَّكَاحِ وَالشَّادِ ابْنُ رَدٍّ
قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمَنْ شَرَّ حَاسِدًا إِذَا حَسَدَ :-
۱۰۰۱۔ حَقٌّ ثَمَّا بَشَرٌ مِنْ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مِهْنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَكُمُ وَالْحَقِّ فَإِنَّ
الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْتَسِبُوا وَلَا
تَتَدَابَّرُوا وَلَا تَبْتَغَضُوا وَكُونُوا عِبَادًا لِلَّهِ
إِخْوَانًا :-

۱۰۰۲۔ حَقٌّ ثَمَّا الْبَوَالِغُ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التَّيْمِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَغَضُوا وَلَا تَتَعَلَّسُوا
وَلَا تَتَدَابَّرُوا وَكُونُوا عِبَادًا لِلَّهِ إِخْوَانًا لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَتَعَبَّرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ :-

بِأَسْمَاءَ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَجَنَّبُوا
مَنْ الظَّنَّ بَعْضُ الظَّنِّ إِشْمَعُ وَلَا تَجَسَّسُوا :-

۱۰۰۳۔ حَقٌّ ثَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِنِّي لَكُمُ وَالْحَقِّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ

میں بائوں پر کیا ہے۔ اور یہ زردان کے کنوئیں کے اندر کے پتھر کے نیچے
رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت شریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہ وہ
کنواں ہے۔ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے باغ کے درختوں کے
حقے شیاطین کے سر کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا پانی ہمدی
کے پتھر سے ہوئے پانی کی طرح سُرخ تھا۔ پھر آنحضرت کے حکم سے جادو نکال
گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ
پھر کیوں نہیں آپ کی مراد یہ تھی کہ آنحضرت نے اس واقعہ کو شہرت کیوں نہ
دی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور میں لوگوں کی
بری بات پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔
کر لیبید بن عامر یہود کے حلیف، بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔

۱۳۰۶۔ حسد اور پیٹھ پیچے برائی کی ممانعت، اور اللہ تعالیٰ

ارشاد: "اور حسد کرنے والے کی برائی سے بچنا، جب وہ حسد کرے۔"

۱۰۰۱۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی
انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں ہمام بن مہنہ نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ
بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔
حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور
آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۰۰۲۔ ہم سے ابوالحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعب نے خبر دی۔ ان سے
زہری نے بیان کیا کہ فقیر سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔
پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی
مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

۱۳۰۶۔ لے ایمان والو، بہت سی بدگمانیوں سے بچو، ملاحظہ بہت
می بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور تجسس نہ کرو۔

۱۰۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی
انہیں ابوالزناب نے انہیں اسرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات
ہے۔ اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بھادو نہ پڑھاؤ حسد نہ کرو۔

لَا تَحْسَبُوا أَنَّا نَجْهَسُكُمْ وَلَا تَنَاجَشُوا لَوْلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَعْدَا بَرِّدُوا وَكُنَّا لَكُمْ إِخْوَانًا ۖ

بَابُ ۱۵ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ ۖ

۱۰۰۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شُهَابٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فَلَانًا وَلَا نَائِيًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ عَنَّا جُلَيْبٌ مِنَ السَّافِقِينَ ۖ

۱۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهِذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فَلَانًا وَلَا نَائِيًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الشَّيْءَ نَحْنُ عَلَيْهِ ۖ

بَابُ ۱۶ سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

۱۰۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شُهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيَّةً يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتٍ مُعَاذِي إِلَّا الْمُجَاهِدِينَ وَإِنْ مِنَ الْجَاهِلَةِ أَنْ يَفْعَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَضِيقُمْ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتَ الْبَارِ حَتَّى كَذَبًا وَكَذًا وَقَدْ نَأَتْ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُضِيقُمْ يَلْبِثُ سِتْرًا لَهُ عَنْهُ ۖ

۱۰۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْزَرٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ عَمْرِو كَيْفَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجَاوُزِ قَالَ يَدُ نَوَاحِدِكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ حَتَّى يَضَعَكُمْ كَقَفِّ

بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹ پیچے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔

۱۱۵۔ کس طرح کا گمان جائز ہے۔

۱۰۰۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن مکی نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث اور اس حدیث میں ہے کہ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیان تشریف لائے اور فرمایا، عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس پر ہم قائم ہیں۔

۱۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عقیعہ ابن شہاب نے (محمد بن مسلم) نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت نے فرمایا میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سو گناہوں کو عطا نہ کرنے والوں کے اور گناہوں کو عطا نہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی گناہ کا کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی۔ اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپا لے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعبید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی (قیامت کے دن) اپنے رب سے اتنا قریب ہو گا کہ اللہ رب العزت اس کے شانہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے

عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُكَ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُكَ فَيَقُولُ هَ شَتْمٌ يَقُولُ اِنِّي سَتَرْتُ
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاَتَاكَ غَوْرُهَا
لَكَ الْيَوْمَ

بَابُ الْبُرُوْءِ قَالَ مُجَاهِدٌ اَتَانِي عِظْفُ
مُسْتَكْبِرٍ اِنِّي نَفْسُهُ عِظْفُهُ رَقَبَتُهُ

۱۰۰۸۔ اَحَدٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ
بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي اُمٍّ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ الْحَنَةِ اَهْلٌ ضَعِيفٌ مَّتَّصًا
عَفْوًا اَقْسَمَ عَلَى اَللّٰهِ لَا يَبْرُهُ، اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ
النَّارِ كُلِّ عَمَلٍ جَوَالِمٌ مُسْتَكْبِرٌ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى حَدَّثَنَا هَشِيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا اَسَدُ
بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَكَتِ الْاَمَةُ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَلْقَى
بَيْنَ رَسُولِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقَ بِمَحِيْثٍ شَاءَ

بَابُ الْعَجْرَةِ وَقَوْلُ رَسُولِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِرَجُلٍ اَنْ يَتَّهَجَرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلَاثٍ

۱۰۰۹۔ اَحَدٌ ثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطَّفِيلِ
هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ اَنْ عَائِشَةَ حَضَرَتْ
اَنْ عَمَّ اَللّٰهُ فِي الرَّبِّ قَالَ فِي بَيْتِهِ اَوْ عَلَاهُ اَعْمَلَتْ
عَائِشَةَ. وَاللّٰهُ لَتَنِيْهَنَّ عَائِشَةَ اَذْ لَا حِجْرَ لِيْ عَلَيْهِمَا
فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا لَعَمْرُكَ، قَالَ هُوَ لَهُ عَلَى
حَدِّ مَا اَنْ لَا اُحْكَمَ ابْنُ الرَّبِّ اَبَدًا اَنَّا سَلَّمْنَا
ابْنَ الرَّبِّ اِلَيْهِمَا جِئْنَا لَمَّا لَتِ الْعَجْرَةُ. فَقَالَتْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَشْفَعُ فِيْهِ اَبَدًا اَوْ لَا اَتَحْكُمُ

اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ کہے گا ہاں
پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے
حاکم کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اقرار کر دالیں گے اور پھر فرمائیں گے
مگر میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری
معفرت کرتا ہوں۔

۶۱۷۔ بکیر اور مجاہد نے فرمایا: دثانی عطفہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے
دل میں اچھے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ ”و عطفہ“ اسے رقبہ ہے۔

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی
ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارث بن وہب
خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہرگز زور و متواضع کہ اگر وہ قسم کھا
کھا لے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر
نہ دوں! ہرگز نہ خواہ اگر وہ کہہ چلے والا اور متکبر اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا
ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے اس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتے۔

۶۱۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے
زیادہ قطع تعلق رکھے۔

۱۰۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ محمد بن عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث
بیان کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
عنها کے ماں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا
گیا۔ کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جو ام
المومنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بھڑا، یا عائشہ یہ طرز عمل چھوڑ دوں ورنہ انہیں دنیا
بند کر دوں گا۔ ام المومنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے
بتایا کہ جی ہاں۔ ام المومنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر
سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر پردہ گذر
گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ کہ انہیں معاف

إِلَى تَذَارِيٍّ فَلَمَّا حَالَ ذَٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزَّبِيرِ كَلَّمَ
 الْمُسَوِّمِينَ فَخَرَّمَهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ
 بْنُ عَبْدِ يَعْقُوبَ وَهَمَّا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَقَالَ
 لَهُمَا أَتَيْنَاكُمْ كَمَا بَايَ اللَّهُ لَمَّا أَذْخَلْتُمَا فِي
 عَلَى عَائِشَةَ فَاتَّهَمَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تُنْثَى
 قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 مُشْتَمِلَيْنِ بِأَنَّهُ دَيَّيْتُمَا حَتَّى إِشْتَاذَنَا عَلَى
 عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ أَتَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا
 قَالُوا كَلْنَا، قَالَتْ لَعَمْرُكَ ادْخُلُوا حَتَّى تَكُونُوا
 وَلَا نَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزَّبِيرِ فَلَمَّا دَخَلُوا
 دَخَلَ ابْنُ الزَّبِيرِ الْحِجَابَ فَأَعْتَقَتْ
 عَائِشَةُ وَطَفِقَ يَتَشَبَّهُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ
 الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَشَبَّهُانِ
 بِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَمَّا
 قَدْ عَمِلْتُ مِنَ الْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ
 الْمُسْلِمُ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
 فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذَكُّرَةِ
 وَالتَّخْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي
 وَتَقُولُ: إِنِّي تَذَارِيٌّ وَالسَّيِّدُ
 شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالِ بِهَا حَتَّى كَلَّمَتْ
 ابْنَ الزَّبِيرِ وَأَعْتَقَتْ فِي تَذَارِهَا
 ذَٰلِكَ أَمْرًا بَعِيْنًا رُفْبَةً وَكَأَنَّ
 تَذَكُّرَهُنَّ مَا بَعْدَ ذَٰلِكَ
 فَتَبَّحِي حَتَّى تَبْلُ دُمُوعَهَا حَمَامًا هَا:

فرمادیں، ام المؤمنین نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم اس کے بانی میں
 سفارش نہیں مالوں کی۔ اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی۔ جب یہ قطع تعلق
 ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے بہت تکلیف دہ ہو گیا۔ تو آپ نے مسور بن
 غزملہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یحیٰ ث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں
 بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے
 کہا کہ میں نہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ
 عنہا کے حجرہ میں داخل کرادو۔ کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ
 صلہ رجمی کو توڑنے کی قسم کھائیں۔ چنانچہ مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما
 دونوں اپنی چادر میں لپیٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں داخل
 کر آئے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آئے کی اجازت چاہی۔ اور عرض کی
 السلام علیکم درمختہ اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 فرمایا کہ آجاؤ۔ انہوں نے عرض کی ہم سب؟ فرمایا، ہاں، سب آجاؤ۔ ام
 المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔
 جب یہ حضرات اندر آ گئے۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر مدہ ہٹا کر اندر چلے گئے۔
 اور ام المؤمنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ اور رونے لگے۔ ذکر معاف کر
 دیں آپ ام المؤمنین کے بھانجے تھے، مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما بھی ام المؤمنین
 کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں۔ اور انہیں معاف کر
 دیں، ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی
 اپنے بھائی سے عین دن سے زیادہ حدیث یاد دلانے لگے۔ اور یہ کہ اس میں نقصان
 ہے۔ تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں۔ اور رونے لگیں۔ اور فرماتے لگیں
 کہ میں نے تو قسم کھالی ہے؟ اور قسم کا معاملہ سخت ہے۔ لیکن یہ حضرات مسلسل ارار
 کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ام المؤمنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی
 اور اپنی اس قسم کو توڑنے، کیونکہ جو سے چالیس غلام آزاد کئے۔ اس کے بعد جب
 بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں۔ اور آپ کا دہرہ آنسوؤں سے
 تر ہو جاتا۔

۱۰۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک
 نے خبر دی۔ انہیں ابن قسباب نے ادران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو

لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَبْزُوا وَكُونُوا
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجِلُّ إِلَيْكُمْ أَنْ يَهْجُرَ
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ۖ

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا
يُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ۖ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرِ أَنْ لَعَنَ
عَصِي وَنَالَ كَعَبٍ حِينَ تَخْلَفُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا
وَذَكَرَ خَسِينَ كَيْلَةً ۖ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
لَا عِزُّ عَصَبِيكَ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْكَ إِذَا كُنْتَ مَاضِيَةً
قُلْتُ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتَ سَاطِئَةً
قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ
لَسْتُ أَهْلًا جُرِّ إِلَّا أَسْمُكَ ۖ

بَابُ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ يَوْمَ
أَوْ بَكْرَةٍ وَعَشِيًّا ۖ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مُعَمَّرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ بَنُو
شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مُعَمَّرٌ وَهُوَ بَنُو الزَّيْبُرِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أُعْقَلْ
أَبَوِي إِلَّا وَهَمَا يَدِيَانِ الْيَدَيْنِ وَلَمْ يَمُرَّ

اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، پیڑ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے
اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی
سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

۱۰۱۱۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے
خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیبی نے اور انہیں
ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی
شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کیلئے تعلق
ٹوڑے اس طرح کہ جب دونوں کا سامنے ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیرے اور ان دونوں
میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

۱۰۱۹۔ نافرمانی کرنے والے سے تعلق ٹوڑنے کا جواز کعب رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ
تبوک میں، شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم سے بات چیت کرنے کی مسلمانوں کو ممانعت کر دی تھی۔ اور
آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا۔

۱۰۱۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبیدہ نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن
عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری نالائقی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں
ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ کس طرح پہچانتے
ہیں؟ فرمایا کہ جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: ہاں محمد کے رب کی قسم۔ اور جب
ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔ بیان کیا کہ میں نے عرض
کی: جی ہاں، لیکن میں آپ کے نام کے بوا کوئی چیز نہیں چھوڑتی وہ آپ کا
تعلق پھر بھی باقی رہتا ہے۔

۱۰۲۰۔ کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کیلئے ہر وقت جاسکتا ہے یا منع
شام ہی کے اوقات ہیں۔

۱۰۱۳۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں عمر
نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھے سے عقیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن
شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب میں نے ہوش
سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرنا

تھا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں آنکھوں کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنکھوں کے تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر آنکھوں نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۶۲۱۔ ملاقات کیلئے جانا اور جو لوگوں سے ملاقات کے ن

گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا۔

۱۱۳-۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالوہاب نے خبر دی۔ انہیں خالد حذار نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لائے گئے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنکھوں نے اس پر دعا پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ۶۲۲۔ جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیبا نش کی۔

۱۰۱۵-۱۰۱۔ ہم سے عبدالرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعہد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے! میں نے کہا کہ دیا کا بنا ہوا دبیز اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وہ جب آپ سے ملاقات کیلئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں آنکھوں نے فرمایا کہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے۔ جس کا آخرت میں کوئی حقد نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہر نا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنکھوں نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا

عَلَيْهِمَا يَوْمَ الْاَيَاتَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي الثَّاهِي يَكُونُ تَعَشِيَةً بَيْنَنَا فَكُنْ جُلُوسًا فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي تَحْرِ الْطَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ الْوَبْكَرُ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ الْاَمْرَ قَالَ اِنِّي قَدْ اُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ

باب ۶۲۱ الْزِّيَارَةُ وَمَنْ نَادَى قَوْمًا فَطَعَمَ عَنْدهُمْ وَنَادَى سَلْمَانَ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ عِنْدَهُ

۱۰۱۴-۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّارِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى أَهْلَ بَيْتِ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعَمَ عَنْدهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمْرَبَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ فَنَزَحَ لَهُ عَلَى سَائِلٍ فَطَعَمَ عَلَيْهِ وَدَعَاهُمْ

باب ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ ۱۰۱۵-۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا الْأَسْتَبْرَقُ أَقُلْتُ مَا غَلَطَ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَخَشِنَتْ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدًا لَهُ يَقُولُ نَادَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْتَسَّهَا يَوْمَ الْاَيَاتِ اِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ اِسْتَمِ الْيَلَسُ الْحَرِيرُ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

تو آپ... اسے لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔
آنحضرت نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس باپے میں آپ اس سے
پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ مگر اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی
حجۃ نہ ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ
تم اس کے ذریعہ دیچ کر مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی حدیث
کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش و نگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درطر رضی اللہ
عنہما میں بھائی چارگی (مواہات) کرائی تھی۔ عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان
بھائی چارگی کرائی۔

۱۰۱۶۔ ہم نے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور
سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی تو پھر جب
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اب ولیمہ
کرد۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن عیسا نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن
ذکریاء نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ ہا کہ میں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو چھ حدیث معلوم ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ و حلف کی کوئی
اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت نے خود قریش اور انھوں
کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔

إِلَيْهِ بِحَلِّهِ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ
بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتُ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ
قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَصِيبَ بِهَا
مَا لَا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ
فِي الثُّوبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۲۳۔ الْأَخَاءُ وَالْحَلْفُ. وَقَالَ أَبُو
حُمَيْزَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلْمَانَ وَابْنِ الدَّرَدَاءِ. وَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِمَ
دَكُوبًا شَاءَ.

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَلْبَغَاثُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَلْفَ فِي
الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنِي قَدْرِي شِ وَالْأَنْصَارُ بَنِي دَارِ

۱۔ عا ششیہ - جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ رکھتے
تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں ”حلیف“ کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کا جو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا کیونکہ
اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان
اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

بھاگ کر پڑے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضرت نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضرت اسوقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر خیر مان ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا ان پر خیر حیرت ہوئی۔ جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پڑے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی: یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ سختی ہیں۔ مگر آپ سے ڈرایا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمن، مجھ سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضرت سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا ہاں۔ اے ابی طالب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر اتارے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے۔ غزوہ کے موقع پر، تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فوج نہ کریں۔ آنحضرت نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہونگے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ غلوش سے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ جمید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو ہریرہ نے خبر دی۔ انہیں عبید بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں تو تباہ ہو گیا، اپنے ہونٹوں کے ساتھ میں نے رمضان میں دروزہ کی حالت میں، ہم بستر کر لی، آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُتُّكَ فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سَلَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُنْتُمْ دَاخِلُونَ فَقَالَ عَجَبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّادِي كُنْتُ عَشِيئَةً لَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكُمْ تَبَادُلُكَ الْحَجَابِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَمَسَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَنْهَبْنِي وَلَمْ تَهَبْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْظُ وَأَعْلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي أَخْطَأَ ابْنُ الْخَطَّاءِ وَالسَّيِّئُ النَّفْسُ بِسَيِّئِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَابِغًا فَجَاءَ الْأَسْلَافُ فَجَاءَ غَيْرُ فَحَاكَ

۱۰۲۰۔ حَبِشًا قَاتِلِيَّةً ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ مَرْثُورٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبْرَ لَنَا وَدَفَعْتُمْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاعِدُوا عَلَى الْقِتَالِ. قَالَ فَعَدُّوا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجُرْحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ فَسَلَّوْا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ مَرْثُورٌ ۱۰۲۱۔ أَحَقُّ تَنَا مَوْضِعَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَى رَجُلٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ وَدَفَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر دھمپینے کے رد سے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا، پھر ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی، اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ، دعرق ایک طرح دو گرام ایک پیمانہ تھا، آنحضرت نے فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے، اجوا سے صدقہ کر دیتا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں، بخدا مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر چلیے لو۔

۱۰۲۲۔ — ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ دیسی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی، جس کا حاشیہ دبیر تھا۔ اس میں ایک اسرائیلی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بٹے زرد سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت کے شانے کو دیکھا کہ زرد سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمد اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمائیے۔ اس وقت میں نے آنحضرت کو مڑ کر دیکھا تو آپ مسکرا دیے پھر آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۰۲۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا، آنحضرت نے دینے سے اپنی مخصوص جملوں میں آنے سے، کبھی نہیں روکا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضرت سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر بجم کر نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اللہ اسے ثبات عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا۔

۱۰۲۴۔ ہم سے محمد بن مشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ اللہ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت کو جب اختلاف ہو تو اس پر

لِي قَالَ فَصَمْتُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ فَاطْعَمْتُ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اُحِدُ فَاَنِي بِعَرَقٍ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: الْعَرَقُ الْمَلَكُ فَقَالَ اَبْنُ السَّائِلِ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَيَّ اَفَقَرُ صَدَقَ قَوْلُهُ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهَا اَهْلُ بَيْتِ اَفَقَرُ مِنَّا فَصَلَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُ لَا قَالَ: فَأَمْتُمْ إِذَا: ۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلِيْهِ يَزْدُ بَحْرَانِيْ غُلِيظَ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَاكَهُ أَعْرَاجِيْ فَجَبَّتْ بِرِدَائِهِمْ جَبَّةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ: فَلَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاطِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَعْثُ أَقْرَبَ بِهَا حَاشِيَةِ الرِّدَائِ مِنْ شِدَّةِ جَبَّتِهِمْ ثُمَّ قَالَ: يَا ذَاكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثُيٍّ مِنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَانْفَقْتُ إِلَيْكَ فَصَلَّاهُ ۱۰۲۳۔ أَحَقُّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَدْرِيسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَفَيْسُ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا نَاقِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْرِيًّا ۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ نَائِبِ بْنِ بَشْتِ أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَرُ مِنَ الْحَقِّ هَلْ

غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے دڑاس پر غسل واجب ہے، اس پر امام مسلم رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر کچھ دماں کی صورت سے، مثلاً یہ کس طرح ہوتا ہے۔

۱۰۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن دھب نے حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی کہ ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھس کر ہنسنے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوئی نظر آنے لگتا ہو، آپ صرف مسکراتے تھے۔

۱۰۲۶۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے حلیفہ نے بیان کیا۔ ان سے بنید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور کہ ایک صاحب جمع کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آنحضرتؐ اس وقت مدینہ میں غطیہ پہن رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی بارش کا قطر پڑ گیا ہے۔ اپنے رب سے میری ہلکی دھاک تھی آنحضرتؐ نے آسمان کی طرف دیکھا، ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا، پھر آپؐ نے بارش کی دھاک اتنے میں بادل اٹھا۔ اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑھے اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش ہوتی رہی، سیدہ زینبؓ ہی نہ تھا چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے اگلے جمعہ کو کھڑے ہوئے۔ آنحضرتؐ غطیہ پہن رہے تھے، اور انہوں نے عرض کی ہم ڈوب گئے۔ اپنے رب سے آپؐ دھاک کریں کہ بارش بند کر دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے اللہ! ہمارے چاروں طرف بارش ہو، ہم پر نہ ہو۔ دو یا تین منزبہ آپؐ نے یہ فرمایا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹنے لگا۔ بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش پڑنے لگی، اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہو گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آنحضرتؐ کا معجزہ اور آپؐ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت۔

عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَحَكَتْ أَوْ سَلِمَةً فَقَالَتْ لَسْتُ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ ۝

۱۰۲۵۔ حَقٌّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ دُهَبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَكْبِحًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَانِهِ أَمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ ۝ ۱۰۲۶۔ حَقٌّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى خَلِيفَةً حَدَّثَنَا بِزَيْدِ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَهُوٌّ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: قَطَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقَى رَأَيْتُكُمْ فَتَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ وَمَا تَرَوْنَ مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى، فَتَنَازَعَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مَطَرُوا سَأَلْتُ مَتَاعِبَ الْمَدِينَةِ قَمَا نَأْتِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تَقْلَمُ ثُمَّ قَامَ ذَا لَيْلٍ الْوَجَلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: عَرَفْنَا فَاذْكُرْ مَا يَخْبِئُهَا عَنَّا، فَضَحَكَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوِّ إِلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّدُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَمْطُرُ مَا حَوْلَ إِلَيْنَا وَلَا يَمْطُرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةً نَبِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجَابَةً دَعْوَتِهِ ۝

۶۲۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يَنْهَى عَنِ الْكَذِبِ ۝

۱۰۲۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے متقر نے، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے ابوہریرہ نے رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ سچ بڑے دھماکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اور بڑے جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ صدیق رہت سچا، ہو جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ (فجور) بڑی، کی طرف لے جاتا ہے۔ اور فجور ختم کی طرف، اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اسے بہت جھوٹا کذاب، ٹکڑا جاتا ہے ۱۰۲۸۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی ہریرہ بن مالک بن ابی عمار نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے۔ اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو تیانت کرتا ہے۔

۱۰۲۹۔ ہم سے مولیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عمرو بن حنبل سے... رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے۔ (دشمن معروض میں)، انہوں نے کہا کہ جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جگر اچھا جارہا تھا۔ وہ بڑا ہی جھوٹا تھا۔ ایک جھوٹ کو لیتا تھا اور ساری دنیا میں پھیلا دیتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک کیا جاتا رہے گا۔

۱۰۲۶۔ اچھے طور طریق کے بارے میں۔

۱۰۳۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ میں نے شقیق سے سنا۔ کہا کہ میں نے حدیث رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ بلاشبہ تمام لوگوں میں اپنی چال وصال اور طور طریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آئے تک کہ کسی کیفیت تھی، ہمیں یہ معلوم کہ وہ اپنے گھر میں حبس نہایت ہوتے تو کیا کیفیت ہوتی تھی۔

۱۰۳۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے غزالی نے انہوں نے غزالی سے سنا، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ سب اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے۔ اور سب اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْكِبَرَةِ وَإِنَّ الْكِبَرَةَ يَهْدِي إِلَى الْوَجْرِ لِيَصُدَّقَ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ بْنُ سَلَامٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا دُعِيَ تَخَانٌ ۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَةُ الرَّجُلِ الْفَاسِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا دُعِيَ تَخَانٌ ۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَكَ كَمَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حَدَّثَ بَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ النَّاسِ دَلَا وَاسْمًا وَهَدًى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ أُمَّ عَبْدٍ مِنْ حَيْثُ يُعْرَجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يُرْجَعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا ۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَخْلَرٍ سَمِعْتُ كَاهِنًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۳۲۔ تکلیف پر صبر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر ملا صاحب دیتا ہے۔

۱۰۳۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا۔ ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔ ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان سے ابو موسیٰ مکی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی۔ جو اسے کسی چیز کو مٹ کر ہوئی ہو۔ اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں نعمت کرتا ہے۔ بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شقیق سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تفہیم کی۔ جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہ کو) تفہیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تفہیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کہی۔ آنحضرت پر اس کی بات بڑی فانی گذری۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں نے آنحضرت کو اس کی اطلاع ددی ہوتی۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ مولا علیؑ سلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ ۶۲۸۔ جس نے دودھ کسی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۰۳۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز بتائی۔ اور اس کی اجازت دی۔ لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے۔ جب آنحضرت اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خطبہ دیا۔ اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو میں کوئی نہ ہوں۔ واللہ میں اللہ کو

بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَى نَفْسٍ بِهَا صَبْرًا عَلَى إِذَا سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَوْ إِذَا لَبِغُوا فِيهِمْ وَيَزِدُّهُمْ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضَ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ: جُلُّ مَنْ الْأَنْصَارِ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أَرَى دِيهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ: أَمَا أَنَا قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَدَتْهُ فَشَقَى ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَرَدَتْ أُنْثَى لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُه ثُمَّ قَالَ: قَدْ أُوذِيَ مُؤْمِنِي بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ فَصَبْرٌ

بَابُ ۶۲۸ مَنْ لَمْ يُوَاجِهْ النَّاسَ بِالْعِقَابِ

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّلَ عَنْهُ فَوَيْمٌ فَسَكَتَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَبَ فَحَمَدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَضَعُ

فَوَاللَّهِ اِنِّي لَا اَعْلَمُهُمْ بِاَللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً
 ۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنۡ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ
 اَبِي عُثْبَةَ مَوْلَى اَنَسٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَدًا
 حَيَاءً مِّنَ الْعَدَاوَةِ فِي خَدِّ رَءَا فَاِذَا رَأَى
 شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ
 بَاب ۲۹ مَن كَفَرَ اَحَاةً تَارِيْلًا
 فَهُوَ كَمَا قَالَ ۞

۱۰۳۶۔ احَدٌ ثَنَا مَعْمَرٌ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ
 قَالَا حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ
 الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَاخِيهِ يَا كَافِرُ
 فَقَدْ بَاوَاهُ اَحَدًا هَاوًا وَقَالَ عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
 عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدٍ سَمِعَ اَبَا
 سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۰۳۷۔ احَدٌ ثَنَا اسمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لِيْمَا رَجُلٌ قَالَ لِاَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاوَاهُ اَحَدًا هَاوًا ۞
 ۱۰۳۸۔ احَدٌ ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلٍ حَدَّثَنَا
 وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو ثَوْبٍ عَنْ اَبِي فَلَاجَةَ عَنْ ثَابِتِ
 بْنِ الصَّخَالِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَن خَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاِذَا فَهُوَ كَمَا
 قَالَ وَمَن قَتَلَ نَفْسًا بِشَيْءٍ عَصَى بِهِ فِي تَارِ
 حَتْلِهِمْ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنِينَ كَقَتْلِهِ وَمَن رَأَى مُؤْمِنًا
 يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۞

بَاب ۳۰ مَن لُمِيَ اِلْفَادَةً قَالَ

ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کیلئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف و خشیت ہے
 ۱۰۳۵۔ ہم سے عبد ان نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں
 شعبہ نے خبر دی۔ انہیں قتادہ نے اور ان سے عبد اللہ نے سنا۔ ابی عنیدہ
 انس رضی اللہ عنہ کے مولا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گواہی لوگوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے
 جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے
 اثرات آپ کے چہرے سے سمجھ جاتے تھے۔

۱۰۳۶۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو ملاتا دیکھ کر کہا تو وہ خود ہلایا
 ہے جیسا کہ اس نے کہا۔

۱۰۳۶۔ محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے
 عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مبارک نے خبر دی۔ انہیں
 یحییٰ بن کثیر نے انہیں ابوسعید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو
 کہتا ہے کہ کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر دہر حال لاگو ہوتا ہے
 اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن یزید نے انہوں نے ابوسعید
 سے سنا۔ اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اسے
 کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی
 ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے یحییٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
 اسلام کے بعد کسی اور مذہب کیلئے رجوع کی قسم کھائی تو وہ دوسرا ہی ہے جس کی اس
 نے قسم کھائی ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خود کشی کر لی۔ تو اسے جہنم میں عذاب دیا
 جائے گا۔ اور یوسن پر لعنت بھیجا۔ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے
 کسی یوسن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۱۰۳۹۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے جس نے یہ کسی مسلمان

اُکھا کر کہنا تاویل کے ساتھ یا اسلامی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا، اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا۔ اور اس کے باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذَلِكَ مَتَانَا وَلَا أَوْجَاهًا - وَقَالَ عُمَرُ لِحَابِلَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يَكُونُ بِكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَبِيحٌ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ عَفَرْتُ لَكُمْ

۱۰۳۹۔ حَتَّى ثَمَانِي مِائَتَيْنِ بَنِي إِسْرَافِيلَ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً فَلَمَّا ذَكَرَ مَعَاذٌ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا ذَكَرَ الرَّجُلُ قَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا سَوْدُ اللَّهِ أَنَا قَوْمٌ رَعُلُ بَايُوتُنَا وَكُنْتُ بِنَوَاصِحِنَا وَإِنْ مَعَاذٌ أَصَلَّى بِنَا لِبَارِحَةٍ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزَتْ فَرَعِمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعَاذُ أَفَتَأْنِ أَنْتَ أَتَلَا أَقْرَأُ الشَّمْسُ وَضَحَّهَا وَسَمِعْتُ سَمْرَةَ بِنْتُ رِيَاحٍ أَلَعَلَّ وَنَحْوَهَا

۱۰۴۰۔ حَتَّى شَتَّى اسْمُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِيَصْلِحَ تَعَالَى أَقَامَ لَكَ فَلْيَبْصُرِي

۱۰۴۱۔ حَتَّى ثَمَانِي مِائَتَيْنِ بَنِي إِسْرَافِيلَ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً فَلَمَّا ذَكَرَ مَعَاذٌ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا ذَكَرَ الرَّجُلُ قَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا سَوْدُ اللَّهِ أَنَا قَوْمٌ رَعُلُ بَايُوتُنَا وَكُنْتُ بِنَوَاصِحِنَا وَإِنْ مَعَاذٌ أَصَلَّى بِنَا لِبَارِحَةٍ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزَتْ فَرَعِمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعَاذُ أَفَتَأْنِ أَنْتَ أَتَلَا أَقْرَأُ الشَّمْسُ وَضَحَّهَا وَسَمِعْتُ سَمْرَةَ بِنْتُ رِيَاحٍ أَلَعَلَّ وَنَحْوَهَا

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں سلیم نے خبر دی۔ ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم میں آتے۔ اور انہیں نماز پڑھتے انہوں نے ایک مرتبہ نمازیں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت آگے ہو گئے۔ اور کبھی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی۔ تو وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اذیتوں سے خود پانی لاتے ہیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کل رات یہیں نماز پڑھا۔ اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس لیے میں نماز توڑ کر لگ ہو گیا۔ اس پر دیکھتے ہیں کہ میں منافق ہوں آنحضرت نے فرمایا۔ اے معاذ کہیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو یمن بن زید آپ نے یہ ارشاد فرمایا جب امام ہوتو، سورہ بقرہ، والشمس، وضیحا، اور سراج اسم ربک الاصلی جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۱۰۴۰۔ محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں ابوالمغیرہ نے خبر دی ان سے اوزاعی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی۔ اور قسم لات وعزائی کی کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے اور جس نے اپنے ساتھی نے کہا کہ آدھوا کھیلے تو اسے مدد دینا چاہیے۔

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر

مَوْلَى الْمُتَّبِعَاتِ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ فَهُوَ كَالْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ: عَزَّ وَجَلَّ سَنَةً ثُمَّ أَعْرَفْتُ وَكَأَنَّهَا قَدْ قَامَتْهَا ثُمَّ اسْتَنْقَبْتُ بِهَا فَإِنْ جَاءَ بَيْنَهُمَا فَادِّهَا إِلَيْهِ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَاةُ الْعَلَمِ قَالَ تَحْذَرُهَا فَإِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لِحَبِيبِكَ أَوْ لَوَلِيِّكَ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَاةُ الْإِبِلِ قَالَ فَخَصِبْ. رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَهْرَ وَجُنَّتْ أَذُنَاهُ وَرَجَعَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَكَمَا مَعَهَا رَحْلاً أَوْهَا وَسَفَا وَهَاتِي لِقَاهَا بَيْنَهُمَا. وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَزَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيزَةً مَحْضِيَّةً أَوْ حَبِيزَةً فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لِكَيْلِكَ فَحَضَرُوا وَابْتِغَاءً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَوَقَعُوا أَسْوَاقَهُمْ وَحَبَلُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُعْتَبِراً فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالُوا بِأَنَّ صَنِيعَكُمْ حَقٌّ كَلِمَاتُ عَنِّي سَيَكُنْ عَلَيْكُمْ تَعْلِيمٌ بِالصَّلَاةِ فِي بَيْتِكُمْ فَإِنْ غَيَّرَ صَلَاةَ الْمَرْغُوفِ بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَا تُؤْتِي

بِأَنَّ الْخُذْرَاءَ مِنَ الْعَصَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: وَالَّذِينَ يُجَادِلُونَكَ فِي الدِّينِ فَاجْهَدْ فِيهِمْ بِالْقُوَّةِ فَإِذَا دَفَعْتَهُمْ كُلًّا فَوَقَعُوا فِي السَّيْرِ أَعْرَ وَالْخُزَّاءُ وَالْكَاهِلِينَ الْغَيْظُ وَالْغَيْظُ

انہیں زید بن خالد جہنی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقد راست میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھا لیا ہو، کے متعلق پوچھا تو آنحضرت نے فرمایا: سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اسے باندھنے کی رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو۔ اس کا اعلان کرو۔ پھر اسے اپنے اوپر خرچ کر دو لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو۔ پوچھا یا رسول اللہ! گم شدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت نے فرمایا اگر اسے پکڑ لو۔ کیونکہ وہ یا تمہارے بھائی کی یا تمہارے بیٹے کی۔ پوچھا یا رسول اللہ! اور گم شدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ناراض ہوئے اور آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور چہرہ بھی آپ کا سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض۔ اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں۔ اور اس کا پانی ہے۔ بالآخر وہ... خود اپنے مالک کو پالے گا۔ اور مکی نے بیان کیا اس سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ح۔ حجہ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ حجہ سے کہا کہ حجہ سے عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ سالم بن ابوالنضر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) کھجور کی شانوں یا چٹائی سے چھوٹے سے حجرہ کی طرح بنالیا تھا۔ پھر آپ نکلے اور اس میں نماز پڑھی بہت سے لوگ بھی وہیں آ گئے۔ اور انہوں نے آپ کی اقتدار میں نماز پڑھی۔ پھر سب لوگ ایک رات آئے اور بٹھہرے رہے۔ لیکن آپ گھری میں رہے۔ اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کھکیاں پھینکیں تو آنحضرت غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ لڑ زمل کہ نقل نماز تم میری اقتدار میں اتنے ذوق شوق سے پڑھتے ہو، دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے۔ جو گھر میں پڑھی جائے۔

۶۳۲۔ غصہ سے پرہیز۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے اور

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔ اور جب وہ غصہ میں ہوتے ہیں۔ تیر معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو خرچ کرتے ہیں۔ خوش حالی اور تنگ حالی میں۔ اور غصہ کو پی جانے والا اور گول

کو معاف کرنے والے اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاقتور وہ نہیں ہے جو اپنے مقابل کو بچھا کر دیا کسے۔ بلکہ طاقت درود ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

۱۰۳۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے... ان سے امش نے۔ ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو دیہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضرت کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ درہر جائے۔ اگر یہ دو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اللہ کی پناہ مانگیں۔ اور نہ درگاہ شیطان سے، کہہ لے، صحابہ نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور اکرم کیا فرمائیے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوانہ نہیں ہوں۔

۱۰۳۸۔ محمد بن یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو بکر نے خبر دی۔ آپ ابن عباس میں۔ انہیں ابو حصین نے، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ غصہ نہ ہو اگر وہ۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضرت نے فرمایا کہ غصہ نہ ہو اگر وہ۔

۶۳۳۔ حیار

۱۰۳۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے ان سے ابوسواء عدی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیار سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔ اس پر تفسیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیار سے فقا حاصل ہوتا ہے حیار سے سکینت حاصل ہوتی ہے عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

۱۰۵۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن

۱۰۳۶۔ حَتَّىٰ تَنَاصَبُوا ۖ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۖ

۱۰۳۶۔ حَتَّىٰ تَنَاصَبُوا ۖ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۖ
مَلِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ
الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۖ

۱۰۳۷۔ حَتَّىٰ تَنَاصَبُوا ۖ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۖ
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَةَ قَالَ: أَسْنَبَ سَجْلَانُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّ عِنْدَهُ لَا جُلُوسَ وَلَا قِيَامَ
يَسْتَبِ صَلَاحُهُ مُغَضَّبًا قَدْ احْمَرَّتْ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَ لَهَا لَذَهَبَ
عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
فَقَالُوا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعْهَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَبِ بِمَا جَعَلُونِ ۖ

۱۰۳۸۔ يَحْيَىٰ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ
عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّ
صِنِّي قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَكَرَدَ مَكَامًا قَالَ:
لَا تَغْضَبْ ۖ

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۳۹۔ حَتَّىٰ تَنَاصَبُوا ۖ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۖ
عَنْ أَبِي السَّوَارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
بَنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بَشِيرٌ مِّنْ كُفٍّ مَلَكُوتٌ
فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَاقَرَّ مِنَ الْحَيَاءِ
سَكِينَةٌ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ أَحْسَنَ نَكَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْوِ شَيْءٍ عَنْ صَحِيفَتِكَ ۖ
۱۰۵۰۔ حَتَّىٰ تَنَاصَبُوا ۖ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۖ

ابو سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔
 ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا گدڑ ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر چیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا
 اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرتے ہو۔ گو یادہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا
 نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کہ حیا یا ایمان میں ہے
 (۱۰۵۱)۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں
 قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ قتادہ نے، ابو عبد اللہ مصنف
 رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ ہے۔ میں نے ابو سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے
 والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

۴۲۳۔ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۱۰۵۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہیر نے حدیث بیان کی
 ان سے مشعور نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیع بن خراش نے ان سے ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابتداء سے تمام
 اعتبار کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔
 ۴۲۵۔ دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے سختی بات سے حیار
 نہ کی جائے۔

۱۰۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے امک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے زہیر
 بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
 اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے حیار نہیں کرتا۔ کیا عورت کو حیا
 احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت پانی
 دیکھے۔

۱۰۵۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
 ان سے عمار بن ذر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
 سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس
 مہربن درخت کی ہے۔ جسکے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت
 ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہل مکہ سمجھو کہ کاد رخت ہے

بَيْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ جَائِعٌ فِي الْبَيْتِ يَقُولُ
 يَا لَيْسَ لِي شَيْءٌ حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَهْرَيْتُكَ فَقَالَ يُؤْمَلُ
 لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْمَهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۖ
 (۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى النَّبِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِمَامُهُ عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَيَاءً مِنْ
 الْعَذْرَاءِ فِي خِدَارِهَا ۖ

باب ۴۲۳ اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
 حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَذْرَأَ النَّاسَ
 مِنْ كَلَامِ التَّبَوُّهِ الْأَوَّلَى اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ
 بَابُ ۴۲۵ مَا لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ
 لِلتَّحْقُّقِ فِي السَّيِّئِ ۖ

۱۰۵۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى ابْنَةَ
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ
 أُمِّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَهْلٌ عَلَى
 الْمَرْأَةِ غَسْلُ إِذَا اخْتَلِمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا
 أَذَاتِ الْمَلَكُوتِ ۖ

۱۰۵۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرٍ رَوَّحُضَاءُ
 لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاثُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ
 كَدَّاهِ شَجَرَةُ كَدَّاهِ ذَاتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ الْخَلَّةُ وَنَاظِلُهُم

شَابَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ التَّحْلَةُ وَعَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَنَادَى
فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ كَوُكُنْتُ فَلْتَهَا
لَكَ اِنْ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ
ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَشْأَرَ بْنَ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
جَاءَتْ مَرْأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ
جَاحِبَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاهَا
فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضْتَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا

باب ۳۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَعْبُرُوا رِجَالَنَا يَحِبُّ الْخَفِيفُ وَالْيَسَّوَعُ النَّاسَ

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا التَّضَمُّرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تَعْبُرَا
بَشِيرًا وَلَا نَفِيرًا وَتَهَارَعَا. قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ يُضَمُّ فِيهَا شَوَابٌ مِنَ الْعُصَلِ
يُقَالُ لَهُ الْبَيْتُ وَشَوَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ
الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ مُسْكِرٍ خَرَّاطٌ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
الْتَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا
تُعَبِّرُوا وَاسْكُنُوا وَلَا تَنْفِرُوا
۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

دجس کی مثال مومن سے دی گئی ہے، لیکن چونکہ میں نوجوان تھا اس لئے
حیار راہی (دیکھتے ہوئے) پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ
روایت ہے۔ ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے
حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔ اور یہ اہل
کیا ہے۔ کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم
نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی۔
انہوں نے ثابت سے سنا۔ اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے
بیان کیا کہ ایک خاتون بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے پیش کیا۔ اور عرض کیا کہ آنحضرت کو میری ضرورت
ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بریں۔ کہہ گئی ہے حیا تھی۔ انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے
پیش کیا۔

۳۶۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آسانی کرو حضور اکرم
لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرتے تھے۔

۱۰۵۶۔ میرے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے نصر نے حدیث بیان کی
انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی بردہ نے۔ انہیں ان کے والد نے
اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو زمین بھجا
توان سے فرمایا کہ رگوں کو لئے آسانی پیدا کرنا، نیکی میں نہ ڈالنا۔ انہیں شحری
سنانا۔ برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ
عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد
سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور اسے بیع، کہا جاتا ہے۔ اور جوے شراب بنائی
جاتی ہے۔ اور اسے معرکہ کہا جاتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر شہزادہ چیز طرم ہے
۱۰۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ان سے ابو التیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا۔ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسانی پیدا کر۔ نیکی میں نہ پید کرو، لوگوں
کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو۔

۱۰۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن

قَالَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خَيْرٌ رَسُولٍ أَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِ بَيْنَ قَوْمٍ إِلَّا اخَذَ إِلَيْهِمَا مَالَهُمْ يَكُنْ ثَمًا فَإِنْ كَانَ اثْنًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا أَنْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تَنْتَقِمَ لَهُ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا اللَّهُ .

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا خَمْدَانُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ الْأَنْسَارِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَأْنٍ مِنْ أَهْلِ الْهَوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَبَاءَ أَبُو بَرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ قُصَلٍ دَخَلُوا قَرْسَةً فَأُتِلَقَتْ الْفَرَسُ فَنَزَلَتْ صَلَاتُهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَزْدَرَ كَهَا فَأَخَذَ هَامِشَةً جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِيئَةً جَلَّ لَهُ رَأْيِي فَأَقْبَلَ يَقُولُ: أَنْظِرُوا لِي هَذَا السِّلْمَ شَرَكِ صَلَاتِهِ مِنْ أَجْلِ قَوْمٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَيْتَنِي أَحَدٌ مُنْذُ قَارَضْتُ سَهْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَنْ مَنُزِلِي مُتْرَاحٌ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ كَمَا تَأْتِي أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرْتُكَ مَحَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَى مِنْ تَسْبِيحِهِ

۱۰۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ الْيَتِيمُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ثَعْبِيُّ بْنُ اللَّهِ ابْنُ عُثْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَأَمَّرَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهُ وَأَهْرَ يَقُولُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَوْ بَايْتُ مَاءً أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعِثْتُمْ مَبْشَرِينَ وَلَمْ تَتَّبِعُوا مَقْصُودِي .

باب ۲۶- الْإِسْلَامُ إِلَى النَّاسِ . قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِ النَّاسَ وَدِينُكَ لَا تَكْثُمُهُ وَدَعَا بَرَةً مَعَ الْأَهْلِ .

۱۰۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

شہاب نے ان سے مروی ہے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو تو آنحضرت اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ اور حضور پاکرم نے اپنی ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت و حرک کو توڑتا تو اللہ کیلئے آنحضرت اس سے انتقام لیتے۔

۱۰۵۹- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسحاق بن قیس نے بیان کیا کہ ابوہریرہ میں ایک نہر کھدائی تھی۔ جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابوہریرہ۔ اسلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا۔ تو آپ نے نماز توڑ دی۔ اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے۔ اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز فضا کی جماعت سے ساتھ ایک شخص تھا۔ جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس بڑے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ دی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا کسی نے مجھ سے ایسی نالوں بات نہیں کہی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میرا گھر دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور آپ نے بیان کیا کہ آپ آنحضرت کی محبت میں رہے تھے۔ اور آپ نے آنحضرت کو آسان چیزوں کو اختیار کرنے دیکھا تھا۔

۱۰۶۰- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں نہیں نے۔ ج۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ تو اس طرف بڑھے۔ کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے۔ اس جگہ پر پانی کے ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

۱۰۶۱- لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل و عیال کے ساتھ ہنس مذاق

۱۰۶۱- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے

أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَا لَطِيفًا حَتَّى يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَغِيرًا أَوْ بَاعِثًا مَا فَعَلَ النَّعِيرُ ۝

۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاجِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيَسْرِبُ هَذَا إِلَى فَيْلَعْنَ مَعِيَ ۝

باب ۶۳۸ الدَّاءُ مَعَ النَّاسِ وَيُذَكِّرُونَ أَنِي الدَّاءُ دَاءُ إِنَّا لَنَكْشُرُ فِي وَجْهِهِ وَفَوَاحٍ وَإِنْ مَسُّوْهُ لَنَلْعَنَهُ

۶۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الثَّوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُّ فَقَالَ: ائْتِدُوا لَهُ فَبُكْسَ ابْنُ الْعِشِيرَةِ أَوْ بُكْسَ أَخُو الْعِشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ الْأَنْ لُكْلَمَ: فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلَنْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ دَعَا النَّاسَ إِقْفَاءً فَحُشِبَ ۝

۶۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتُ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَفَسَّخَهَا نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا دَاحِجًا لِمِخْرَمَةٍ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: حَبَاءٌ دُتْ

ابو التیاح نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے دوا مانگا، فرماتے دیا، نا تمیز، فاعل النعیر دلیل، نے کیا کیا۔

۶۲- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، میری بہت سی سیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ چھپ جاتیں، پھر آنحضرت انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۶۳۸- لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا، ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۶۳۹- ہم سے سعید بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اندھا بنا دے، بہت ہی برا ہے یہ شخص راہن العشیرہ یا اخوة العشیرہ کے الفاظ فرمائے، راہی کو شک تھا، جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، آنحضرت نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے، جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۶۳۹- ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں دیا گیا چند قبائیں آئیں، ان میں سونے کے ٹرن لگے ہوئے تھے، آنحضرت نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک خمرہ رضی اللہ عنہ کے لیے باقی رکھی، جب خمرہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے آپ کیلئے چھپا رکھی تھی، ایوب نے اپنے کپڑے کے اشارے

هَذَا الْكَ: قَالَ الْيُؤُبُ بِشَوْبِهِ أَنَّهُ يَرِيهِ
أَيَا هُوَ وَكَانَ فِي خَلْقِهِ كُنَى لَهُ سَرَاةً حَمْدًا دِينِي
عَنْ الْيُؤُبِ: وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ قَدْ مَاتَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً ۝

باب ۳۶ لَا يَلْبَسُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحَرٍ

مَوْتَيْنِ. وَقَالَ معاويةُ الْأَحْمَرُ وَقَدْ جَرَّبْتُ
۱۰۶۵ حَدَّثَنَا أَقْبِيَّةٌ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ عَنْ عَقِيلِ
عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحَرٍ وَاحِدٍ مَوْتَيْنِ ۝

باب ۳۷ حَقُّ الصَّيْفِ

۱۰۶۶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ
الَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ
قُمْ وَكَمْ وَصُمْ وَأَفْجِرْ فَإِنَّ لِحْسَبِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرِوَاكِ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِرِوَاكِ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنَّكَ عَسَى أَنْ يَهْوَكَ
بِكَ عَمْرٍو فَإِنَّ مِنْ حَسَبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا
فَكَذَلِكَ تَكُونُ مُكْتَمَةً. قَالَ فَشَدَدْتُ فَشَدَدْتُ
عَلَى قُلَّتِي فَإِنِّي أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
مِنْ كُلِّ جَمْعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَدْتُ
فَشَدَدْتُ عَلَى قُلَّتِي أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ وَادَّ قُلَّتِي وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ
دَاوُدَ قَالَ يَصِفُ السَّهْمَ ۝

سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضرت نے فرمادہ کہ وہ کپڑا دکھایا تھا
حضرت رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ابوب
کے واسطے سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ابوب نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں تھیں۔

۴۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ اور

معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے تجربہ ہو۔

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبة نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ
سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

۴۴۰۔ جہان کا حق

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن عباد
نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن
ابی بکر نے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے۔ کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو۔ اور دن
میں روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضرت نے فرمایا پھر ایسا
نہ کرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی۔ روزے بھی رکھو۔ اور بارہ روزے بھی نہ ہو
کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم
سے طاقت کا لئے آئے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر
حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ہر مہینہ میں تین روزے
رکھو۔ کیونکہ ہر مہینہ کی بدلتے دس گنا ملتا ہے اس طرح پوری زندگی کیلئے کافی ہوگا۔
آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی۔ تو آپ نے اس کے مطابق کر دیا۔ میں نے
عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے
تین روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی۔ ادا آپ نے ایسا ہی کر
دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا اللہ کے نبی داؤد
علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی زندگی کا روزہ۔

۶۴۱۔ مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا
ارضا دار بنانا۔ مہمان کی عزت کی گنجی۔

۱۰۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے
خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابو شریح کعبی رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن
پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیے۔ اس کی خاطر تو امانت
ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو
ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائزہ نہیں کر وہ اپنے مہمان کے پاس اتنے
دن بٹھرائے کرے تکلیف ہو۔

۱۰۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے
اچھی بات کہنی چاہیے۔ دروغ خاموش رہنا چاہیے۔

۱۰۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا
ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے پڑوس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے
دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو شخص اللہ اور آخرت
کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے دروغ خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے یزید بن حبیب نے ان سے ابو الجیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنه
نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں (غرضے وغیرہ کیلئے) بھیجنے
ہیں۔ اور راستے میں ہم بعض جمیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے میزبان
نہیں کرتے۔ آخر کو اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضرتؐ نے اس پر ہم سے فرمایا کہ
جب تم کسی قوم کے یہاں پڑاؤ کرو۔ اور وہ تمہارے وہ کہیں جو مہمان کے مہمان
ہے۔ تو اسے قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق وصول
کر دو جو ان پر ضروری ہے۔

۱۰۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی۔ انہیں معمر بن خیر دی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں

باب ۲۳۱ الزام الضیف وحق مہتم
ایاہ بنفسہ: وقوله: ضیف ابراہیم اللہم
۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، فَإِذَا جَزَتْهُ يَوْمَ ذِكْرِهِ
الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ
وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوِيَ عَنْهَا حَتَّى يُخْرِجَهُ.
۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
مِثْلَهُ وَرَأَى مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ.

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُهَيْرٍ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ
خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ.

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تَبْعُنَا فَنُزِّلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَفْقَرُونَ نَأْمًا تَرَى فَقَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا
فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ
السَّيِّئِ يَنْبَغِي لَهُمْ.

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے جہان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ صبر جمعی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۶۴۲۔ جہان کیلئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

۱۰۷۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الیاس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو دردرا رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی کر لائی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیلئے نشریف لائے۔ تو ام ابو دردرا رضی اللہ عنہا کو بڑی حسرت حالت میں دیکھا۔ ابو دردرا چھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں۔ تنہا ہے بھائی ابو دردرا کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ پھر ابو دردرا رضی اللہ عنہ نشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا رات ہوئی تو ابو دردرا رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر جب آخر رات ہوئی تو فرمایا کہ اے ابی! اٹھیے بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی، اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تنہا ہے ربکا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سارے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابو حنیفہ وہب السواتی کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

۶۴۳۔ جہان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

۱۰۷۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن حبشیہ بیان کی۔ ان سے سعید الجری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عثمان نے ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی۔ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جہانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ نبی کریم

سَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُعِمْ رَحْمَةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا وَلْيُعِمْ ضَيْفًا. بِأَسْبَغِ صَنْمِ الطَّعَامِ وَالتَّكْلُفِ الضَّعِيفِ.

۱۰۷۲۔ حَقًّا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ قَوْلًا رَوَاهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَوْلًا: قَوْلًا لَهَا مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَبَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَصَمَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي مَا أَدْرِي قَالَ مَا أَبَا بَكْرٍ حَتَّى يَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ السَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَلَمَّا كَانَ الْخَرُّ اللَّيْلُ قَالَ سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَاهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاعْطِ كُلَّ رِذَى حَقَّ حَقِّهِ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَذَهَبَ الشَّوَارِبِيُّ يَقُولُ: وَذَهَبَ الْخَيْرُ.

۶۴۳۔ مَا يُكْرِمُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَوْرِ وَمِنْ الضَّيْفِ.

۱۰۷۳۔ حَقًّا ثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي لَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ هَذَا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا۔ میرے آنے سے پہلے ہی انہیں کھانا کھلا دینا چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، حاضر مہمانوں کے پاس لائے اور کھانا کتنا دل فرمائیے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ حضرات کھانا تناول فرمائیے۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے۔ تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں حافقا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر روز راضی ہوں گے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا۔ گھر والوں نے انہیں بتایا تو آپ نے پکارا عبدالرحمن! خاموش رہا میں۔ پھر انہوں نے پکارا۔ عبدالرحمن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر آپ نے کہا۔ نالائق! میں نے تمہارے متعلق قسم کھالی ہے کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آجاؤ۔ میں باہر نکلا۔ اور عرض کی کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا۔ کہ عبدالرحمن سچ کہہ رہے ہیں۔ کھانے ہمارے پاس لائے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انکار کیا۔ (اور اس کی وجہ سے زحمت اٹھائی) بخدا، میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ بخدا جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں میں نے کوئی رات نہیں دیکھی۔ افسوس، آپ حضرات ہماری میزبانی سے کیوں انکار کرتے ہیں! (عبدالرحمن) کھانا لاؤ۔ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پہلی حالت دکھانا کھانے کی قسم، شیطان کی کرشمہ کاری تھی۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

۶۴۴۔ جہان کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس باب میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۰۷۴۔ محمد بن مشنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سیحان نے۔ ان سے ابوشامان نے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک جہان یا کسی جہان لیکر لائے پھر آپ عشاء تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری

أَصِيَا فَمَا تَنِي مُنْطَلِقًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعُ مِنْ قَدْرِهِمْ تَبْلَأُ أَنْ أَجِيءَ، فَأَتَلَقَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اأَجْعُمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبِّ مَنَزِلِنَا؟ قَالَ أَلْجَعُمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِالْجَعْنِ حَتَّى يَجِيءَ رَبِّ مَنَزِلِنَا قَالَ أَتَبْنُو أَعْنَاقَكُمْ فَإِنَّهُ أَنْ جَاءَ وَ لَمْ تَطْعَمُوا لَنُفْقِنَ مِنْهُ فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجْعِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ فَقَالَ يَا عَشْرُ أَفَسَمْتُمْ فَلَيْسَ إِنْ كُنْتُمْ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتُ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَصِيَا فَمَا تَنِي مُنْطَلِقًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعُ مِنْ قَدْرِهِمْ تَبْلَأُ أَنْ أَجِيءَ، فَأَتَلَقَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَءِ فِي الشَّوْكَ اللَّيْلَةَ وَ يَكُلُّ مَا أَتَلُّ لَمْ تَقْبَلُون عَنَّا قَرَأَكُمْ هَاتِ لِعَامَّةٍ فَبَاءَ لَا فَوْضَمَ يَدًا فَقَالَ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَوَّلِ لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا

باب ۶۴۴ قول الضيف لصاحبه

لَا أَلْ حَتَّى تَأْكَلَ فِيهِ حَيْثُ أَجِيءُ جَحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ يَصِيفُ لَهُ أَوْ بِأَصْيَاتٍ لَهُ قَامِلَةً

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ لَمْ
أُحِبُّ اخْتِصَافَ عَنْ صَافِيَاكَ أَوْ أَصْيَابَكَ اللَّيْلَةَ
فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُمْ فَقَالَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُمْ فَقَالَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُمْ
فَقَالُوا أَوْ قَالِي فَخَضِبَ الْبُؤْبُورَ فَسَبَّ وَحَدَّثَ عَ
وَحَلَفَ لَا يَطْعُمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا عَشْرَةَ فَخَلَّتْ
الْمَنَافَةُ لَا تَطْعُمُهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ
أَوْ لَا ضَيَافَ أَنْ لَا يَطْعُمَهُ أَوْ يَطْعُمُوهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَذَعَا
بِالطَّعَامِ نَأْكُلُ وَآكُلُوا أَلَا يَرْفَعُونَ لِقَمَةً إِلَّا دَبَّاهِمْنَ
أَسْطَلِمَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فَرَّاسٍ مَا
هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةٌ عَلَيْنِي إِنَّهَا أَلَا أَنْ لَا كَثُرَ قَبْلَ أَنْ
تَأْكُلَ، فَاكْلُوا وَدَعَتْ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَهْلَهُ أَكَلُ مِنْهَا ۖ

۶۳۵. الْكَلَامُ الْكَبِيرُ وَبَيِّنَاتُ الْكَلَامِ وَالشُّوَالِ ۖ
۱۰۷۵. حَتَّى تَنَالُوا سَلِيمًا مِنْ بَنِي حَرْبٍ حَتَّى تَنَالُوا
حَكَمًا وَهُوَ مِنْ نَائِبِي عَنْ نَجْدِي ابْنِ سَعْدٍ
عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَافٍ مَسُوْلِي الْأَنْصَارِ عَنْ تَأْفِغِ
بْنِ حَكْسَمٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ أَتَتْهَا حَتَاةٌ
أَنَّ عَيْشَةَ أُمُّهُ مِنْ سَهْلٍ وَمَحِيصَةَ بِنْتِ مَسْعُودٍ
أَيُّهَا خَيْرٌ فَتَفَرَّقَا فِي الدُّخْلِ فَقَتِلَ عَيْشَةُ أُمُّهُ
بْنُ فَيْحَاءَ عَمَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَصِيَّةُ
وَمَحِيصَةُ ابْنَةُ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهَا
فَبَدَأَ عَمَةُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْبُرْ
قَالَ يَحْيَى لِيَبْلِي دِ الْكَلَامِ الْأَكْبَرُ
فَتَحَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُمْ حَقُّونَ قَتْلِكُمْ
أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ يَا مَعْ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

داندہ نے کہا کہ آج آپ نے اپنے جہان یا مہازوں کو کھانے سے روک رکھے۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے ان کے لیے کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں
نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ابو بکر رضی
اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے دھردلوں کو برا بھلا کہا اور دھکا دھکا کرنا
اور قسم کھانی۔ کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ
ن کی بیوی نے بھی قسم کھالی۔ کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے۔ تو وہ بھی
نہیں کھائیں گے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ٹیڈھائی کام تھا۔ پھر آپ
نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہازوں کے ساتھ کھایا اور اس کھانے میں یہ برکت ہوئی
یہ لوگ جو قہر بھی اٹھاتے تھے تو سچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جا تا تھا۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔ انہوں نے کہا۔
میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اب یہ اس سے زیادہ دکھانا ہے۔ جب ہم نے کھانا
کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔
۴۳۵۔ بڑے کی عزت گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا اہند کرے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد نے حدیث
بیان کی۔ آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے۔ ان سے انصار کے مولا
بشیر بن یاسر نے۔ ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہا نے
حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن سہل اور مجہد بن مسعود رضی اللہ عنہما خیر آئے اور
کعبہ کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ
وہیں قتل کر دیے گئے۔ پھر عبد الرحمن بن سہل اور مسعود کے صاحبزادے تویہود
مجہد رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے قول
ساتھی (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو
کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ بڑے کو آگے کرو۔ یحییٰ نے
(اس کا مقصد یہ) بیان کیا تا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے
ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تم اپنے مقتول یا اپنے مہاجر
کی میت کے خفاہ اپنے میں سے پچاس آدمیوں تم کھلا کر رکھتے ہو۔ انہوں نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے خود ذرا سے دیکھا نہیں تھا۔ (پھر اس کے متعلق
تم کیسے کھا سکتے ہیں) آنحضرت نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے تم کھلا
کر تم سے چھکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں

(اور جوڑے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ان اونٹوں میں سے (جو) انھوں نے انہیں دیت میں دیے تھے، ایک اونٹنی میں نے بیچی تھی۔ میں ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ مرید گیا۔ تو اس نے مجھے مات ماری۔ لیٹ نے بیان کیا کہ مجھ سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بچی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع مافع بن حیدر کے الفاظ بیان کیے اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ عنہ نے ۛ

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بچی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے باسے میں بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے چل دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو سخت غور کرنے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں! اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

۶۴۶۔ شعر جب طار حدیث خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد شاعروں کی اتباع ہے وہ روگ کرنے ہیں کیا تم دیکھتے ہو کہ وہ ہرادی میں جھٹکتے رہتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کہتے۔ سو ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے عمل صالح کیے۔ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام بہتر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رقی کل

كَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْزَلُمْ مَرَّةً قَالَ فَتَبَيَّرْتُمْ كَمَا يَهْوِي فِي إِيْمَانٍ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ قَوْمًا هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَذَى بَاكَتْ نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبِلِ فَدَخَلْتُ مَرْبَدًا أَلَهُمْ فَرَكَضْتُ بِرِجْلِيَا لَنَيْتُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ مَعَ ۱۰۷۶ نَعْبِدُ نَحْمُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ ۛ

۱۰۷۶۔ حَتَّ ثَنَا مَسَدٌ وَحْدَهُ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلَ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحْتُ وَرَقُهَا نَوَقَمَ فِي نَفْسِي الْتَحَلَّةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْتَحَلَّةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَا هَذَا وَقَمَ فِي نَفْسِي الْتَحَلَّةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ مَا. لَوْ كُنْتَ قُلْتَ مَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَذَابِكَ قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَا فَكَرِهْتُ ۛ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّعْرِ وَالزُّجَرِ وَالْحَدَاثِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهُ، وَقَوْلُهُ: وَالشُّعْرَةُ يَتَّبِعُهُمُ الْعَاذُونَ لَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ لَا دِيْهِمْ مَوْنٌ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ اسْتَوْوَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا هَلَمُّوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ كَلَّمُوا

وایہمیرن کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغوین میں غلطی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابو بکر بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں مروان بن حکم نے خبر دی، انہیں عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے خبر دی، انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے انہوں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی، اور آپ بگڑ پڑے، اس سے آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہو گئی ہو۔ اور جو کچھ تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ہمدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابویہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر کے کلام میں سب سے بڑا کلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ہاں اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے، اور قریب تھا امیر بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی عیینہ اور ان سے حمزہ بن اسد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیمہ گئے اور ہم نے لڑتے ہوئے بھی غزیاں کیں، مسلمانوں کے ایک ایک فرد نے عامر بن کوثر رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ بجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ

شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے۔

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے

نہ ہم ہدایت دیتے اور نہ نماند پڑھتے۔ ہم تجھ

پر فدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف

کر دے اور جب دشمن سے سامنا ہو تو

ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سبکدوش نازل فرما،

جب ہمیں جنگ کیلئے بلایا جاتا ہے تو ہم موجود

ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا ہے۔

أَيُّ مُتَغَلِبٍ يُتَغَلَّبُونَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَعْنَةٍ هُتِفَتْ

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ مَرْثَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسَدِ

سُودَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً ۖ

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَدَّيَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَخَرَّ

فَدَمِيتُ أَصْبَعَهُ فَقَالَ ۖ

هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيتُ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ

عَنْ ثَنَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَتْ كَلِمَةٌ

قَالَهَا الشَّاعِرُ مَحَلَّةٌ لَيْسَ بِ

الْأَمَلِ غَيٌّ وَمَا خَلَا اللَّهُ بِالْأَمَلِ ۖ وَكَادَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسَلِّمُ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَرَأَيْنَا

لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ ۖ لَا أَتَمَّضَانِ

هُنِيئًا ۖ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ جَلَّ شِعْرًا فَتَنَزَّلَ يَخْدُو الْقَوْمَ

يَقُولُ ۖ

اَللّٰهُمَّ لَا اَنْتَ مَا هُوَ دِيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّبْنَا

فَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا لَكَ مَا اُتَقَفِيْنَا

وَكَيْتُ الْاَفْدَامِ اِنْ لَا قِيْنَا

وَالْقِيَيْنِ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

اِنَّا اِذَا صِيَحَّ بِنَا اَتَيْتْنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا
السَّامِقُ؟ قَالُوا: هَازِمُ بْنُ الْأَكْحَمِ فَقَالَ يَرْجِعُهُ اللَّهُ
فَقَالَ: بَلْ مِنْ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا بَنِي الْأُمَيَّةَ كُؤُومُ مَتَمَّتْ
بِهِمْ قَالُوا: فَامْتِنَا حَيْثُ بَرَزَ فَعَلِمُوا نَاهَهُمْ حَتَّى امْتَابُوا لِحُفَّتِهِ
شَدِيدَةً فَأَمَّا نَحْنُ ۖ اللَّهُ فَتَحَمَّلَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَصْبَى
الْيَوْمَ الْيَوْمَ التَّيْسُ فَبَعَثَ عَلَيْهِمْ أَوْكَا ذَا بَنِي الْأَكْحَمِ
كَخَيْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا هَذِهِ السَّيِّئَاتُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَفَّدُون؟
فَمَا لَوْ عَلَى لَحْمٍ؟ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ؟ قَالُوا: عَلَى لَحْمِ
حُمُرِ النَّبِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْ رِقْوَاهَا وَكَثْرَتُهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ بَارِبُ اللَّهِ أَوْ كَثْرَتُهَا
أَوْ كَثْرَتُهَا وَغُسْلُهَا قَالَ أَيْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَتْ
الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِمْ تَضَرَّ فَنُتِادِلَ بِهِ
يَهُودِيًّا لِيُضْرِبَهُ وَيَرْجِعَهُ دُبَابٌ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةً
عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلُوا فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاجِبًا فَقَالَ
بَلَى: مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ دَايِلُ أَيْ دَايِلُ
رَعْمُو ۖ إِنَّ عَامِرًا جِطَّ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَ: فَقُلْتُ
قَالَ: فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَاسْتَبِيحَ ابْنُ الْحَضِيمِ أَلَا
تَعْلَمَانِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ
مَنْ قَالَ: إِنَّ لَكَ لَأَمْجُورِينَ وَجَمَعَ بَيْنَ إِيَّاهُ
إِنَّمَا لَمْ يَجْعَلْ عَزِيًّا نَشَابِكًا مِثْلَهُ.

۱۰۸۱۔ خَتَّى تَنَامُ مَسَةً وَخَتَّى تَنَامُ غَمْرًا جِلَّ حَتَّى تَنَامُ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: أَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفُطَيْ
نَسَائِهِمْ وَفَعَلَتْ أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ: وَيَخَلُّ يَا
أَنْجَسَةَ رُوِيَتْ لَهَا مَسُو قَابَا رَافِعُو ابْنِ قَالَ أَبُو
قَلَابَةَ: فَتَعَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَيْفَةٍ
لَوْ تَعَلَّمَتْ كَبَعْضُكُمْ لَعَبْتُمْ مَوَاهِجَهُ عَلَيْهِ تَوَلَّاهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ اونٹوں کو کون نہکا رہا ہے؟
صحابہ نے عرض کی کہ حامصہ بن اکح۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک
صحابی (حرم رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یا رسول اللہ ان کی شہادت یقینی ہو گئی کاش
ہم اسے لئے انہیں زندہ رہنے دیتے۔ بیان کیا کہ ہمیں خیر تھے اولاس کا عاصرو کیا۔
دوران عاصرو میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح
عطا فرمائی جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اس کی شام کو لوگوں نے جگ جگہ گ
روشن کی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ یہ آگ کیسی ہے۔ کسی کام کے لئے تم لوگوں
روشن کی ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کیلئے آنحضرت نے دریافت
فرمایا۔ کس چیز کے گوشت کیلئے؟ صحابہ نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کیلئے
اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا گوشت کو برتنوں سے الٹ دو۔ اور برتن زوڑ دو۔ ایک
صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ۔ یا ہم گوشت تو پھینک دیں، اور برتن زوڑنے
کے بجائے، دھویں؟ آنحضرت نے فرمایا یوں ہی کرلو۔ جب لوگوں نے صف بندی
کر لی تھی تو عاصم رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر دیر کیا۔ ان کی تلوار کی
نوک پھٹ کر خود ان کے گھٹنے پر گئی۔ اولاس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہو گئی۔
جب لوگ واپس آئے گئے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضرت نے دیکھا کہ میرے
چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی۔ آنحضرت
پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عاصم کے اعمال اکاوت گئے۔
دیکھو نیکو ان کی موت خود ان کی تلوار کے زخم سے ہوئی، آنحضرت نے دریافت فرمایا۔
یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کی فلاں فلاں فلاں اور اسید بن حنفیہ انصاری رضی
اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا۔ انہیں
تو دوہرا اجر ملے گا۔ آنحضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ٹاٹا کر اشارہ کیا۔ وہ تو اس سے جہاد کرنے
والے تھے۔ کم کسی عربی نے جنگ میں ان جیسی جوانمردی دکھائی ہوگی۔

۱۰۸۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسامیس نے حدیث بیان کی۔ ان
سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قتلابہ نے دوران سے انس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقع پر، اپنی کسی زوجہ مطہرہ
کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ اسلم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آنحضرت نے سواری
نا لیکنے والے سے، فرمایا، افسوس، بخشد، بیشیے۔ زور زور سے تشبیہ ہے، کو آہنی
اور نرمی سے لے چلو۔ ابو قتلابہ نے بیان کیا کہ آنحضرت نے ایسے کلمہ استعمال فرمایا کہ
اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم پر برکتہ جینی کر دے۔ یعنی آنحضرت کا یہ اشاد کہ بیشیے

شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے، انہوں نے حسان بن ثابت نصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو راہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ ابو ہریرہ، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا، حسان، ہوں، رسول اللہ! ہرگز سے جواب دو۔ لے اللہ روح اللہ کے ذریعہ ان کی مدد کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، میں نے آنحضرت سے یہ سنا ہے،

۱۰۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان کی ہجو کر دو یعنی مشرکین قریش کی، یا آنحضرت نے دھاجیم کے الفاظ فرمائے، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۴۸۔ اس کی کہایت کہ انسان شعر کو اپنا اور صانع کو بنائے اور وہ اللہ کے ذکر علم اور قرآن سے اسے روک دے۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبید اللہ بن مویس نے حدیث بیان کی۔ انہیں حنظلہ بن عمرو انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے اور کھالے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۴۴۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا میں نے گرد آلود ہوں۔ عقری، حلقے

۱۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بیہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو القیس کے بھائی افعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اندر آنے کی اجازت چاہی۔ پر وہ کاحکم نازل ہونے کے بعد میں نے کہا کہ بخدا جب تک آنحضرت اجازت دیں۔ میں اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ ابو القیس کے

شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف
انہ سمع حسان بن ثابت الانصاری یشتہی
ابا ہریرۃ فقیقول یا ابا ہریرۃ کشف عیالی
هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
يا حسان اوجب عن رسول الله التهم ابيدا
برؤم القدر من قال ابو هريرة نعم

۱۰۸۵۔ حکي ثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبه
عن عدی بن ثابت عن البراء بن عریضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لحسان
اهجهم اذ قال جاجهم وجبریل
معك

۴۴۸۔ ما یکنو ان یکنون الغالب علی الانسان
الشعر حتی یصد عن ذکر الله والعلم والقرآن
۱۰۸۶۔ حکي ثنا عبید اللہ بن مویس نے
حنظلہ عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلی
جوف احدکم فیکفی جوف له من ان یمتلی شعرا

۱۰۸۷۔ حکي ثنا عمر بن حفص حدثنا ابی حنيفة
الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابی هريرة عن
الله عنده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لان يمتلي جوف رجل فيحيا بريرة غير من
ان يمتلي شعرا

۴۴۹۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تریت یملیہ وھو عرق حلقہ

۱۰۸۸۔ حکي ثنا یحییٰ بن بکیر حدثنا الليث
عن عقیل عن ابن شہاب عن عروہ عن عائشة
قالت ان اقله انا ابی القیس اشتاذن علی بعد
ما منزل النجائب فقلعت والله لا اذن له حتى
استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فان لعابی

الْفَقِيسَ لَيْسَ هُوَ اَرْصَعَنِي وَ لَكِنْ اَمَّا صَعَبَنِي
اِمْرًا اَبَى الْفَقِيسَ فَكَتَلَ عَلَى سَرِّ سُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا سُوْلَ اَللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ
هُوَ اَرْصَعَنِي وَ لَكِنْ اَمَّا صَعَبَنِي اِمْرًا فَتَنَ قَالَ : هَلْ دَفَعْتُ
لَكَ فَاِنَّكَ عَمَّكَ تَرَبَّثَ عَيْتُكَ قَالَ عَزَّ وَ جَدَّ
فِيكَ اِلَهٌ كَاَنَّكَ عَابَيْتَهُ فَقَوْلُ حَرَمٍ مُّؤَامِنٍ الرَّصْلَةُ
مَا يَحْمِلُكَ مِنْ النَّسَبِ :

۱۰۸۹۔ حَتَّى ثَنَا اَدَمُ حَتَّى ثَنَا شُعْبَةُ حَتَّى ثَنَا الْحَكَمُ
عَنْ اَبِي جَاهِلٍ عَنْ اَلْأَشْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا كَاَلَتْ : اِمَّا اَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يَتَفَرَّ كَرَاى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ عَمَّا كَانَتْ كَيْفَ حَرِيَّةَ
لَا تَهْمَا حَاثَتْ فَقَالَ : عَقْرَى حَلَفَ لَعْنَةُ قَوْمِي اَنْ يَكُنَّ
لِي مَا يَسْتَأْتِي ثُمَّ قَالَ اَكُنْتُ اَقْصَبْتُ يَوْمَ الْخَزِيعَةِ الْهَوَا
كَأَلْتُ نَعْمَ كَانَ فَاَقْفَرِي اِذَا :

باب ۶۵ مَا جَاءَ فِي نَعْمَوْا

۱۰۹۰۔ حَتَّى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ اَبَا مَرْثَةَ
مَوْلَى اُمِّ هَانِئٍ بَنَتْ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنْهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ
بَنَتْ اَبِي طَالِبٍ فَقَوْلُ زَيْنَبَ
اِلَى سُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الْقَتْمُ وَجَعًا
ثُمَّ يَفْتَسِلُ مَوْ فَالْهَمَةُ اِيَّيْكَ كُنْتُ رَفَعْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ
مَنْ هِيَ ؟ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بَنَتْ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
مَوْ جَاءَ اَبَا هَانِئٍ : كَلَّمَا قَوْمٌ مِنْ مُسْلِمٍ قَامَ فَصَلَّ
ثُمَّ اَنَّى رَغَا بَ مَلْتَحَلًا لِي كُؤِيبٌ وَ اَحِبُّ
كَلَّمَا اِنْعَوَزَتْ قُلْتُ يَا سُوْلَ اَللّٰهِ
عَمَّا بَنَتْ اُمِّي اَنْهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَتَنَ اَجْرَتُهُ
قَلَانِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَقَالَ سُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَ اَجْرَتَا هُنَّ اَجْرَتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ
كَأَلْتُ اُمَّ هَانِئٍ وَ ذَا لَعْنَتِي :

کے بھائی نے مجھے دودھ پلایا نہیں تھا۔ بلکہ ابو القیس کی بیوی نے دودھ
پلایا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض
کی یا رسول اللہ مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے
پلایا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ انہیں اندرانے کی اجازت ہے دو۔ کیونکہ وہ
تمہارے چچا ہیں۔ نہاے ہاتھ گرد آلود ہوں عروہ نے بیان کیا کہ اسی درجے
حائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رخصت سے ان سب چیزوں کو حرام مجھو
جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۱۰۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
ان سے حکم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود نے ادراں
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب سنہ
دہیس کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صفیر رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر معومہ دیکھ
کھڑی ہیں۔ کیونکہ وہ حائضہ ہو گئیں تھیں۔ آنحضرت نے ان سے فرمایا عقریٰ عقریٰ،
یہ قریش کی زبان ہے تم ہمیں رد گو کی پھر دریافت فرمایا کیا تم نے قربانی کے
دن طواف افانہ کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں فرمایا کہ پھر چلو۔
۶۵۔ یہ کہنا کہ ”لوگوں کا خیال ہے“ کے متعلق حدیث۔

۱۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے
عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، ان سے ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ
ابوہر نے خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا۔
آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت غسل کر رہے ہیں۔ اور آپ کی صفائے
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر دیا ہے۔ میں نے سلام کیا تو آنحضرت نے دیانت
کیا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا۔
ام ہانی خوش آمدید جب آپ غسل کر چکے تو کھڑے ہو کر رکوع پڑھیں پڑھیں
آپ اس وقت ایک کپڑے میں جم مبارک کو لپیٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے
فراغت ہو گئی تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میرے بھائی رضی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے۔ جسے میں نے
امان دے رکھی ہے۔ یعنی ظاں ہبیرہ کو! آنحضرت نے فرمایا ام ہانی جسے تم نے
امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ نمار
چاشت کی تھی۔

”دیک، کہنے کے بابے میں حدیث

۱۰۹۱۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کیسے ایک اونٹنی مارنے لے مجاہد ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جاؤ انہوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ افسوس (دیک، دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہٹا کر جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ تو اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ تو سوار ہو جا۔

۱۰۹۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت بنانی نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور ابوب نے الزناد کے واسطہ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام انجشہ تھا۔ وہ حدی پڑھ رہے تھے۔ جس کی وجہ سے ساری تیز چلنے لگی ہوگی، آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس (دیک، اے انجشہ شیخ کے ساتھ آہستہ چلو۔

۱۰۹۴۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد نے ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا افسوس (دیک، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تین مرتبہ یہ فرمایا، اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنا پڑ جائے تو یہ کہے کہ تھلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا نگران ہے۔ میں تو اللہ کے سامنے کسی کی صفائی یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔

۱۰۹۵۔ محمد سے عبدالرحمن بن ابی ہاشم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ادزاعی نے ان سے نہری نے۔ ان سے ابوسلمہ اور ضحاک نے اور ان سے ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی

باب ۲۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَبِئْسَ

۱۰۹۱۔ حَكَيْتُمْ مُؤْمِنٌ مِنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَمَا كُنْهَا. قَالُوا إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: أَمَا كُنْهَا قَالُوا: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: أَمَا كُنْهَا وَبِئْسَ

۱۰۹۲۔ حَكَيْتُمْ مُتَشَبِّهَةً ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: أَمَا كُنْهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: أَمَا كُنْهَا وَبِئْسَ فِي النَّارِ نِجَافٌ أَوْ فِي النَّارِ نِجَافٌ

۱۰۹۳۔ حَكَيْتُمْ مُسَدَّدٌ حَكَيْتُمْ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَنَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ أَسْوَدٍ يَقُولُ لَهُ: أَنْجَشَةُ يَحْدُثُ فَقَالَ لَهُ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَحْكُ أَنْجَشَةُ وَيَدْعُو بِالْعَوَارِيزِ

۱۰۹۴۔ حَكَيْتُمْ مُؤْمِنٌ مِنْ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَشْفَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَبِئْسَ كَطَعْنِكَ هَئِذَا رَجُلًا تَلَا مَا مَنَ كَانَ مِنْكُمْ مَا دَخَلَ إِلَيْهِ كَلِمَةً أَحْسَبُ فَلَا تَأْذُلُ اللَّهُ حَسْبُهَا وَلَا أَمْرٌ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ

۱۰۹۵۔ حَكَيْتُمْ عَبْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَةَ عَنْ الْأَعْزَجِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ طَعْنَكَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْشِمُهُ ذَاتَ يَوْمٍ قَتْلًا
ذَوِ الْخَوْبِصَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ؛ يَأْتِي سَوَّلَ
اللَّهِ أَهْلِيهِ، قَالَ: وَبِلَاكَ مَنْ يَسْبِدُ إِذَا لَمْ أَهْلِي
فَقَالَ: عُمَرُ اسْتَدْنِي إِلَى كَلَاخُورِبِ عَتَقَهُ قَالَ لَا
لَهُ أَصْحَابٌ أَبَا حَقَرٍ أَحَدٌ كَمْ صَلَاةٌ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَمَعِيَّ
مَعَ صِيَامِهِمْ يَمُوتُ قَوْلٌ مِنَ السَّيِّئِينَ كَمْ رُزِقَ الشَّهَدَةُ
مِنَ الرَّمِيَةِ يُنْظَرُ إِلَى تَحْلِيمِهِ لَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ
لَمْ يُنْظَرُ إِلَى رَأْيِهِ لَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ يُنْظَرُ إِلَى
يُنْظَرُ إِلَى تَحْلِيمِهِ لَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ يُنْظَرُ إِلَى
فِي ذِي كَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرَقُ
وَالسَّامُ يَخْرُجُونَ عَلَى حَيْثُ مَرْحَلَةٍ مِنَ
النَّاسِ أَيْسَرَهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ
شَدِي الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْمَضْعَةِ شَدِيدًا قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لِمَعْتَبَرَةٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا شَهَدَ أَتَى كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ
حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلِ فَأَتَى بِهِ عَلَى الْقَتْلِ
الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ

۱۰۹۶۔ مَعْمَدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَنْ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْسَى قَالَ حَسْبُ شَيْءٍ مِنْ شَهَابٍ
عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي طَرَبُورَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَفِيكَ قَالَ
وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَعَانٍ قَالَ أَعْبَتِي رَقَبَةً
قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ نَصَبْتُ شَجَرَيْنِ مَتْنًا بَعَيْنِ
قَالَ لَا أَسْأَلُكَ قَالَ: مَا طَعَمْتُ سِتِّينَ
مَسْكِينًا، قَالَ مَا أَجِدُ فَأَتَى بِعَتَرِي فَقَالَ
حَقٌّ فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَعْلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَوَالسَّيِّئِ تَفْشِي بِيَدِي
مَا بَيْنَ لَهْنِي الْمَوْتِ يُنْصَبُ أَحْوَجُ مِنِّي

اللہ علیہ وسلم کی تفہیم کر رہے تھے۔ بنی تہیم کے ایک شخص ذوالخبرہ نے کہا۔
یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ افسوس! اگر میں بھی
انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضرتؐ نے
اجازت دی تو میں اس کی گردن اردوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کے
دقیبیدیں، ایسے لوگ ہوں گے۔ کرتھان کی نماز کے مقابل میں اپنی نماز کو معمولی سمجھ
گئے۔ اور ان کے روزوں کے مقابل میں اپنے روزے کو معمولی سمجھ گئے۔ لیکن وہ دین
سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح شیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ نیز کبھی میں
دیکھا جاتے گا۔ تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی ٹکڑی پر دیکھا جائیگا۔ تو اس
پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا۔ اور اس میں بھی
کچھ نہیں ملے گا۔ یعنی شکار کے جسم کو پار کرنے کا کوئی نشان، تیر لہر اور خون کو
پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہترین جماعت کی مخالفت میں اٹھیں
گئے۔ ان کی ثانی ایک مرد ہوگا۔ جسکا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔
یا فرمایا کہ گوشت کے روتھ کے طرح ہوگا۔ اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابو سعید رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
حدیث سنی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں
نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں مشین کوئی ہے) جنگ کی تھی۔ مفتوزین میں
تلاش کی گئی۔ تو ایک شخص انہیں مفات کالایا کیا۔ جو حضور اکرمؐ نے نہیان کی تھیں۔

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے
خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن مہباب نے خبر
ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک صاحب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ
میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس! کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کی
کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مجھ میں طاقت
نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر سٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے
پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کچھ کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے لو۔
اور صدقہ کرو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا کئی اور
کو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں جان ہے۔ سائے مہینہ میں مجھ

سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہوگا۔ آنحضرتؐ اس پر ہنس دیئے اور آپؐ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ فرمایا تھی لے لو۔ اس کی تابعت یونس نے نہری کے واسطے کی۔ اور عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا کہ اور ان سے نہری نے ”ویلیک“ روویک کے بجائے

۱۰۹۷۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عمرو دواعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے عطار بن یزید مدینی نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اسرائیلی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس، ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا: کیا تم اس کا قصد کرنا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں فرمایا کہ پھر سات سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تمہارے کس عمل کو ضائع نہیں جانے دے گا۔ ۱۰۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالرؤف نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے واقد بن محمد بن زید نے انہوں نے ان کے والد سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس (ویلیک، ویلیک) شعبہ نے بیان کیا کہ شک ان کے شیخ (واقد بن محمد) تھا۔ میرے بعد تم کافر نہ ہو جاؤ۔ تاکہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ اور نہر نے شعبہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ویلیک اور عمر بن محمد نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا کہ ویلیک، (فکس کے ساتھ)

۱۰۹۹۔ ہم سے عمر بن عامر نے حدیث بیان کی، ان کی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک بدوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پوچھا: یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا افسوس ویلیک ہم نے اس کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی ہے۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ ہم نے عرض کی اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا فرمایا کہ ہاں ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام وہاں سے گذرے وہ میرے ہم عمر تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اسے موت نہیں آئے گی۔ جب تک قیامت قائم نہ ہو

تَصَحَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْ تَابِعَهُ يُؤْتِسُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَالِيٍّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبِئْسَ لَكَ

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَالْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْلَكَ إِنَّ شَتَانَ الْهَجْرَةِ شَدِيدٌ كَهَلْ لَكَ مِنْ بِلٍ قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ كَهَلْ تَوَدَّى صَدَّقْتَهَا قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ كَلَفُكَ مِنْ ذِكْرِ الْبُكَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّوَّافِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ هَلْ لَكُمْ مِنْ تَرْجِعُوا الْبُعْدَى كُفَّاءً أَلَيْسَ تَرْبُ بَعْضُكُمْ رَأَابَ بَعْضٍ وَقَالَ التَّصَرُّعُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَ عَصِيْمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ السَّاعَةَ فَتَأْتِمُهُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ سَأَعْدِدُ لَهَا إِحْلًا إِنْ أَحْبَبَ اللَّهُ دَرَسَ سُؤْلُهُ قَالَ إِنَّكَ مِمَّنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ لَعَمْرُكَ فَفَرِحْنَا بِوَصْفِ فَحْرٍ شَيْءٌ يَبْدَأُ فَمَرَّ عَلَانًا لِلْمَغِيرَةِ وَكَانَ أَشْرَأُنِي فَقَالَ إِنْ أُخْرِجَ هَذَا فَكُنْ بَيْدَ رَسَكْ

ہو جائے ان کے ساتھیوں کا انتقال ہو جائے، اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قتادہ کے واسطے سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۳۶۔ اللہ عزوجل کی نشانی محبت کی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے بشیر بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو اؤل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۰۱۔ ہم سے قتیبہ بن سید نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو اؤل نے۔۔۔ اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اس کے بارے میں کیا فرمائیے گے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت

جریر بن حازم، سلیمان بن قمر اور ابو حواری نے اعمش کے واسطے سے کی۔ ان سے ابو اؤل نے ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۱۰۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔

ان سے اعمش نے ان سے ابو اؤل نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت ابو حواری اور محمد بن عبد بن کی۔

۱۱۰۳۔ ہم سے عبد بن نے حدیث بیان کی۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں عمرو بن مرہ نے انہیں سالم بن ابی الجعد نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں پڑھنے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو

الْهَمَّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاتَّخَذُوا شُعْبَةً عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

يَا ۤأَيُّهَا عَلَامَةُ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُهُ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۖ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ۖ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: رَأَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابِعَهُ جَرِيرٌ

بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابِعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ۖ

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ السَّاعَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَا

أَعَدُّ لَكُمْ؟ قَالَ مَا أَعَدُّ لَكُمْ مِنْ كَثِيرٍ صَلَاةٍ وَصَوْمٍ وَزَكَاةٍ وَلَا كَيْفِيَّةٍ أَحَبَّ إِلَهُ وَرَسُولَهُ

قَالَ: اَنْتَ مَعَنَا مِنْ اَحْبَبَتِ .

باب ۶۵۳ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اِحْسَاءٌ .

۱۱۰۴ . حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عِلْمَهُمْ وَتَعَدَّى عَلَيْهِمْ حَتَّى يَكُونُوا كَالْأَنْفُسِ فِيهِمْ، فَكَانَ كَالْأَنْفُسِ فِيهِمْ .

۱۱۰۵ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِنَّمَا تَلَقَّى مِمَّنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمَهُ مِنْ أَهْلِهِمْ بَيْتًا وَاحِدًا حَتَّى وَجَّهَ .

يَلْعَبُ مَعَ الْعُلَمَاءِ فِي أَهْلِ بَيْتِي مَعَالَةً وَقَدْ قَامَ ابْنُ مَسْلُومٍ يَوْمَئِذٍ نَاظِرًا فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى صَوَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْرًا بِسِجِّينَ ثُمَّ قَالَ أَتَشْعُرُونَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَا رَسُولُ الْأَمِيْنِ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى؟ قَالَ يَا تَيْتِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ .

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَحْلَطٌ عَلَيْكَ الْأَمْرُ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَحْلَطٌ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئَةً قَالَ هُوَ السُّخْمُ قَالَ: إِحْسَاءٌ فَلَنْ تَعُدَّ قَدْرًا . قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ

اللَّهُ أَنَا ذُنُوبِي فِيهِ أَهْوَبُ عَقْدَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ لَا تَخْتَرِ لَكَ فِي قَتْلِهِ . قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّمَا تَلَقَّى مِمَّنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يُؤَمِّنُ مَا فِي الْفُلِّ الْبَنِي فِيهِمَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُلَّ وَهُوَ يُحْتَمِلُ أَنْ يَجْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ نَيْلًا تَبْلُغُ بَرَاءَةً وَابْنُ صَيَّادٍ مَضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي بَيْتِهِ لَمْ

جس سے محبت رکھتے ہو۔

۶۵۳۔ کسی کا کسی کو دھتکارنا

۱۱۰۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم بن حذیر نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابوجار سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن میاد سے فرمایا: میں نے اس وقت اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ لولاء اللہ ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، دور ہو جا۔

۱۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعب بن جبردی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی۔ انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن میاد کی طرف گئے۔ بہت سے دوسرے صحابہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضرت نے دیکھا کہ وہ چند بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہے ہیں ان دنوں ابن میاد بلوغ کے قریب تھا۔ آنحضرت کی آمد کالے احساس نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی بیٹھ سیڑھا مٹھا مارا۔ پھر فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آنحضرت کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امتیوں کے دعووں کے، رسول ہیں۔ پھر ابن میاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت نے اس پر اسے دفع کر دیا۔ اور فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ پھر ابن میاد سے آپ نے پوچھا: تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آنا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا تمہارے لئے معاملہ کہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میں تمہارے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے! اس نے کہا کہ وہ وہ اللہ ہے۔ آنحضرت نے فرمایا دور ہو، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ اسے قتل کر دوں؟

آنحضرت نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جاسکتا اور اگر یہ دجال نہیں ہے۔ تو اسے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔ سالم نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر لے کھجور کے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں ابن میاد رہتا تھا۔ آنحضرت پہنچے تھے کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھو چھپ کر کسی بہانے ابن میاد کی کوئی باتیں۔

ابن صیاد ایک غلی چادر کے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ لکھنا راجھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنکھوں کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اسے بتا دیا کہ اسے صاف یہ اس کا نام تھا۔ محمدؐ آ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہوجاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنکھوں کو لوگوں کے جمع میں کھڑے ہونے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ یہ تہیں اس سے ڈراتا نہیں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نلفانی بناؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کا نا ہو گا۔ اور اللہ کا نہیں ہے۔

۶۵۴۔ کسی شخص کا مرجا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا، مرجا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنکھوں کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مرجا، ام ہانی۔

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ ارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنکھوں نے فرمایا کہ مرجا۔ (دخوش آمدید) اس وفد کے لئے جو روانہ اور ندامت اٹھائے بغیر گیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں، اور چونکہ ہم آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے ہمینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کو ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں۔ انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنکھوں نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں، نماز قائم کر۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ ربیع المال، کو دو، اور دبا غنیم، بقیہ اور زنت میں شیو۔

۶۵۵۔ لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے گا۔

فَمَا دَمَتْ مَۃٌ اَوْ نَزَمَتْ مَۃٌ فَتَرَاثَ اَمْرٌ مِّنْ صَبَاۤءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَقَلَّبُ بِحَدِّهِ فِي النَّعْلِ، فَقَالَ لِبَنِي صَبَاۤءِ اَيُّ صَاحِبٍ وَهُوَ اِسْمُهُ هَذَا مُعْتَمِدٌ قَتَلَهُ اَبُو بَكْرٍ صَبَاۤءُ قَالَ سَأَسْئَلُ اللّٰهَ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَوَكَّلْتُ يَتَرَنَ قَالَ سَلِمَةً قَالَ عَبْدُ اَبِي قَاهِرَةَ سَأَلُ اللّٰهَ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ مَا تُشِي عَلَى اَبُو بَكْرٍ مَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ النَّجْلَ فَقَالَ: اِنِّي مُنْذِرُكُمْ مِّنْ وَمَا مِّنْ يَّتِي الْاَوْقَدَ اَنْدَءَ حَوْمَهُ لَقَدْ اَنْدَءَ هَلُوخٌ نُّوْمُهُ وَبَلَّيْتُ مَا خَوَّلَ كَمُرِّيهِ قَوْلًا كَمْ يَكْفُلُهُ يَتَلَّى لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ اَنَّهُ اَعْوَدَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِالْعَوْدِ۔

۶۵۶۔ قول الرجل من حيا، وقالت عائشة قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا طمعة عليها السلام مرجا بابنتي. وكالت أم حانيء جئت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا أم حانيء.

۱۱۰۶۔ حَتَّ ثَنَا۔ عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ ارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنکھوں نے فرمایا کہ مرجا۔ (دخوش آمدید) اس وفد کے لئے جو روانہ اور ندامت اٹھائے بغیر گیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں، اور چونکہ ہم آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے ہمینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کو ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں۔ انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنکھوں نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں، نماز قائم کر۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ ربیع المال، کو دو، اور دبا غنیم، بقیہ اور زنت میں شیو۔

۶۵۶۔ مَا يَدْعَى النَّاسُ بِأَبَائِهِمْ۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدٍ عَنْ
عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَارُ دُرٌّ فَكُلْهُ لَوْ أَغْرَيْتُمْ الْيَمَامَةَ
يُقَالُ هَذِهِ غَارٌ فَلَا تَأْكُلُوا مِنْهُ فَلَاحُ ۝

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَارَ دُرٌّ يُصَبُّ لَهُ لَوَاقِحُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَارٌ فَلَا تَأْكُلُوا مِنْهُ فَلَاحُ ۝

باب ۱۱۰۹ لَا يَقُولُ خَبَرْتُ نَفْسِي ۝

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ
الْمُبَوَّحِيِّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَقَسَتْ نَفْسِي ۝

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَبَرْنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَقَسَتْ نَفْسِي تَابِعَهُ
مُعَيْلٌ ۝

باب ۱۱۱۱ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ۝

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْيُوسُفُ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يُسَبُّ
يَوْمَ آدَمَ الدَّهْرَ وَآلُ الدَّهْرِ يُبَدِّدُ الْمَالِ وَالْأَمْوَالَ ۝

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى
حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الْغَيْبَ الْكُفْرَ وَلَا
تَقُولُوا أَخْبِيَةَ اللَّهِ هُرَيْرَاتُ اللَّهِ هُوَ الدَّهْرُ ۝

۱۱۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے
عبید اللہ نے ان سے ناقد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وعلہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جہنم اٹھایا جائے گا اور
کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۱۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد
بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جہنم اٹھایا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد
شکنی ہے۔

۱۱۰۹۔ یہ نہ کہنا چاہیے کہ میرا نفس غیبت ہو گیا ہے۔

۱۱۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس غیبت ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے
کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۱۱۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن جبرری، انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوامامہ بن سہل نے اور انھیں ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس غیبت
ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے اس روایت کی
ماتبت عقیل نے کی۔

۱۱۱۱۔ زمانہ کو گالی دو

۱۱۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،
ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو سلمہ نے جبرری کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ
کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضے میں رات اور دن ہیں۔

۱۱۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر رخصت ہو کر
دیکھو اور نہ دیکھو کہ زمانہ کی نامرادی کیونکر اللہ ہی زمانہ ہے۔

۱۔ ”غیبت نفس“ اور لغت نفسی، ”کا منہ ہم ایک ہی ہے لیکن پیٹ میں انکی قیامت و شاعت بھی پائی جاتی ہے، اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے بچنا چاہیے اس کے
بجائے منہ پر الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرتی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان عہدے اور قبیح الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۶۵۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”کرم“ مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ منسب تو وہ ہے جو قیامت کے دن مغس ہوگا، جیسے آپ نے فرمایا کہ عاتق و زحیچا کو دینے والا تو وہ ہے جو جنت کے وقت اپنا اوپر قابو رکھے، جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) ہے ہی میرے سے نفی کر دی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔“

۱۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگوڑی) ”کرم“ کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

۶۵۹۔ کسی شخص کا کہنا کہ ”میرے باپ اور ماں تم پر قربان ہو۔“ اس روایت میں زہری رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن شاذان نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے نہیں سنا، سوا اس رضی اللہ عنہ کے میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیرا داد، میرے مال، آپ تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ احد کے موقع پر فرمایا۔

۶۶۰۔ کس کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور اوّل کو قربان کیا۔

۱۱۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن منضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے، ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرتؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضرتؐ اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی،

۶۵۸۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَهَذَا قَالَ: إِنَّمَا الْمُغْنِسُ الَّذِي يُغْنِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الْمَصْرُوعَةُ الَّتِي يَمْلِكُ قَسْفُهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مَلَكَ إِلَّا اللَّهُ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمَلَكَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمَلَكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمَلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَهْلُهَا هَمَّاءٌ.

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الْكَرَمُ إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

۶۵۹۔ قَوْلُ الرَّجُلِ: هَذَا أَبِي دَاخِي فِيهِ الزَّمِيرُ.

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا أَبِي دَاخِي أَطْلَعْتُ يَوْمَ أُحُدٍ.

۶۶۰۔ قَوْلُ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَايَاكَ يَا بَايُنَا دَاخِيَانَا.

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُغَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَتَىكَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ إِلَيْنَا مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدِّدٍ فَمَا عَلَيَّ مَا جَلَبْتُمْ فَلَمَّا كَانُوا بَيْنَهُنَّ الطَّرِيقَ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصَرِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُرَدَّةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبْ

یا بنی اللہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چھوٹا کئی یا بھٹور
نے فرمایا کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر ہو، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا
کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المؤمنین کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان کے
اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور بھٹور کو ام المؤمنین کے
لیے کجاوہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے
قریب پہنچے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: دسٹے والے، تو بہ کرتے ہوئے اپنے
رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے آنحضرتؐ اسے
برابر کتبے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

۶۶۱۔ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

۱۱۱۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ
نے خبر دی۔ ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس
کا نام ”قاسم“ رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمھاری کنیت ”ابو القاسم“ نہیں
ہونے دیں گے اور بکرامت اور برکت کے لیے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب
نے اس کی اطلاع آنحضرتؐ کو دی، تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام
عبدالرحمن رکھو۔

۶۶۲۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے نام پر نام
رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی
اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام
قاسم رکھا صحابہؓ نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرمؐ سے نہ پوچھ لیں ہم اس
نام پر تمھاری کنیت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے نام
پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن مسیر نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن
میری کنیت نہ اختیار کرو۔

إِذْ حَكَّم عَنْ بَعِيرِهِ نَافِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ مِنْ عِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ
مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَإِنِّي أَبْطَلْتُهَا
ثَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَصَ قَصَصَهَا فَأَنفَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَالَ
الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهَا عَلَى رَأْسِهَا فَجَاءَهَا فَدَرَكِيهَا فَسَارَتْ وَاحْتَى
إِذَا كَانُوا بِبَيْتِ الْمَدِينَةِ إِذْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّبُونَ تَأْيُبُونَ عَائِدُونَ بَدَنَ
حَالِدُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

باب ۶۶۱ احب اسماء الى الله عز وجل

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عُمَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْ مِّنْ عَدَنٍ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ
فَقُلْنَا لَا تُكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كِدَامَةَ
فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: سَمِعَ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

۶۶۲۔

باب ۶۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ النَّاسُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا

حُصَيْنٌ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْ مِّنْ عَدَنٍ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ
فَقُلْنَا لَا تُكْنِيكَ حَتَّى فَسَّاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا
تَكْنُوا بِكُنْيَتِي

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْخَانُ

عَنْ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ: أَمْرُ الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِأَسْمَائِي
وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
قَالِ سَعِيدُ بْنُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنَا غُلَامٌ
مُسَمًّى الْفَاسِمَ فَقَالُوا لَا تُكْنِيكَ يَا أَبِي الْفَاسِمِ
وَلَا تُنْعِمَكَ هَيْئًا فَأَبَى السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَأَقَالَ سَمِ ابْنُكَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ

باب ۱۱۲۰ اسیم الحزن :

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزَنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُعْطِي
إِسْمًا مَسْنُونًا أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَنْ التَّائِيَةُ حَزَنٌ
فِينَا جَعْدٌ

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَعْدٍ
بِابِ تَحْوِيلِ الْإِسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو
هَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
قَالَ أَتَى بِالْمُنْدَرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخْزٍ وَدَّ
أَبُو أُسَيْدٍ حَافِئًا فَلَمَّا الْبَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَشَّرَ بِبَيْنِ يَدَيْهِ مَا سَرَّ أَبُو أُسَيْدٍ بِإِذْنِهِ
فَاجْتَمَعَ مِنْ فَخْزٍ السَّيِّئُ مَكَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْبَقِيَّةُ
فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ فَلَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا
اسْمُكَ قَالَ فَلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ لَا اسْمَ الْمُنْدَرِ
مُسَمًّى بِعَمَلَيْنِ الْمُنْدَرِ

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا خَيْرٌ نَاحِيَةً

۱۱۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن المسیب سے سنا کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ جابر نے کہا کہ ہم تمہاری کنیت ابو القاسم نہیں ہونے دیں گے اور تمہیں اس پر غصہ ہونے کا موقعہ دیں گے۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھو۔

۶۶۳۔ "حزن" نام رکھتے۔

۱۱۲۰۔ ہم سے اسحاق بن نعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر بن الزہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابن کے والد مسیب رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کو والد حزن بن ابی وہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ حزن، رضی اللہ تعالیٰ عنہما و مساوت سہل کی ضد آنحضرت نے فرمایا کہ آپ تو سہل (یعنی نرمی) ہیں، پھر انھوں نے کہا کہ میرا جو نام میرے والد رکھ گئے ہیں ایسے تبدیل نہیں کروں گا ابن مسیب رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ چونکہ ہمارے خاندان میں قبیلہ کنجی باقی رہی

۱۱۲۱۔ علی بن عبد اللہ و محمود۔ عبد الرزاق۔ معمر۔ زہری، ابن مسیب اپنے

والد سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۶۶۴۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

۱۱۲۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا گیا۔ آنحضرت نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے حضور اکرم کسی چیز میں جو سامنے تھی مصروف ہو گئے اور بچہ کی طرف سے توجہ مبذول گئی، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچہ کے منقوت حکم دیا اور آنحضرت کی ران سے اٹھایا گیا۔ پھر جب آنحضرت متوجہ ہوئے تو بچہ کو پیٹ دیکھا اور دریا خیز فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضرت نے پوچھا، اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ آنحضرت نے فرمایا، بلکہ اس کا نام منذر ہے۔ چنانچہ اسی دن آنحضرت نے ان کا نام منذر رکھا۔

۱۱۲۳۔ ہم سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی

مجی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوجہین نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اور جس نے مجھے خراب می دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، اور جس نے فقہاً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی، اس نے اپنا حکمانا جہنم بولایا۔

۱۱۲۹۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بریدہ نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پیالے ایک بچہ کی پیدائش ہوئی تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ اور ایک کھجور اپنے دو ان مبارک میں زم کر کے اس کے منہ میں ڈالی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے رطلے تھے۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس دن سورج گھوم پڑا تھا۔ اس کی روایت ابو جہرہ رضی اللہ عنہ نے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۹۹۶۔ ولید نام رکھا۔

۱۱۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ بن فضل بن وکیل نے خبر دی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومبارک رکوش سے اٹھایا تو یہ دعا کی تھی اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابی رعبہ اور مکہ میں موجود مکرور مسلمانوں رضی اللہ عنہم کو بخت دے۔ اے اللہ قبیلہ معمر پر اپنی سخت پکڑ نازل کر دے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قہر نازل فرما۔

۹۹۷۔ جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف

کم کر کے پکارا۔ اور ابو حازم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے

بیان کیا کہ ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا ابا ہریرہ!

۱۱۳۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُُّوا بِأَبِائِهِمْ وَلَا تَكُنُوا يَكْنِيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَدًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدِي مِنَ النَّارِ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وَلَدْتُ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَخَنَكُهُ بِسَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

أَبِي مُوسَى:

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَارِبَةُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ قَدْ سَمِعْتُ الْمُنِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَمَاهُ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۹ تَسْمِيَةُ الْوَلَدِ

۱۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو تَيْمٍ الْقُضَيْبِيُّ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا دَفَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاسَةً مِنَ الْبُرْكَ قَالَ: اللَّهُمَّ اهِمَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلِّمْ بَنِي هَاشِمٍ وَهَاشِمُ بْنُ أَبِي رَيْثَةَ وَالْمُسْتَعْمِرَ بْنَ كَثِيرٍ وَاللَّهْمَّ اشْدُدْ قِطْرَكَ عَلَى مَعْرِ اللَّهْمَّ اجْعَلْهُمُ عَيْنِي كَعَيْنِي

بَابُ ۱۰ دَعَا صَاحِبَهُ فَتَقَفَ مِنْ أَسْفِهِ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سے زہری نے بیان کیا کہ محمد سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا عائشہ! یہ جبریل ہیں اور میں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اس کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضرت وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مصیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مسافروں کے ساتھ کے ساتھ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام آنحضرت عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا انجن: سٹیشنر کو لے چلے میں آہستہ خواہی اختیار کرو۔

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو سعید نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوڑ چکا تھا، آنحضرت جب تشریف لائے تو اس سے مزاحاً فرماتے: یا ابوسعید! نعل النعیر! اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضرت ہمارے گھر میں ہوتے، آپ اس مہتر کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا، پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی کنیت "ابو تراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے۔ کہیں کہیں کنیت ابو تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ ایک دن غلطی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناراض

عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَا تَقِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُبَشِّرُكَ بِالسَّلَامِ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا تَرَى

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي حَذْرَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فِي النَّقْلِ وَالْحِشَّةِ فَلَدَمَ السَّيْفُ مِنْهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ نِسْوَتِي بَعْدَ فَقَالَ السَّيْفُ مِنْهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ يَا أَنْجَسُ مَا أَنْجَسُ وَمِثْلُكَ سَوَقًا يَا لِقَوَائِرِ

۶۶۸۔ الْكُنْيَةُ لِلْبُعْثِيِّ قَبْلَ أَنْ يُؤَلَّكَ لِلرَّجُلِ

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النِّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ فِي آخِ يَقَالُ لَهُ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَحْبَبُهُ فَعَلِمْتُ. وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا أَبَ سَعِيدٍ مَا فَعَلَ النَّعِيرُ نَعْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُمًا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسِطِ لِيَذِي خَنْدَ فَيَكْنُسُ وَيُنْعِمُ. ثُمَّ يَقْدُمُ وَيَقْدُمُ خَلْفَهُ فَيُعْصِي

۶۶۹۔ الشُّكْنَى بِأَيِّ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَبُ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ كَيْفَ فَرَمَ أَنْ يَذِي بَجَاءَ وَمَا سَمَاءُ أَبُ تَرَابٍ إِلَّا السَّيْفُ مِنْهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ

ہو کہ باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضرتؐ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ ہیں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو حضرت علیؑ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی، آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی مٹا کر ان کے اوپر ڈالنے لگے اور فرماتے تھے ”البرزاق“ اٹھ جاؤ۔

۶۶۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام ۶۶۰

۱۱۳۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیا مت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا۔

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام مولیٰ جمع کے صیغے کے ساتھ میں اس کا نام ہوگا جو ”ملک الاملاک“ اپنا نام رکھے گا سفیان نے بیان کیا کہ ابو الزناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے ”شاهان شاہ“۔

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت

اور سورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر ابی طالب چاہیں۔

۱۱۳۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے، ان سے ابن ابی شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور انھیں اسماء بن زید رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرجے پر سوار ہوئے جس پر ایک کہنا تھا ایک کپڑا بچھا تھا۔ اسماء رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے سوار تھیں۔ آنحضرتؐ بنی حارث بن خویلد بن سعد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں

فَأَنْتَبِذُوا مَا قَالُوا فَنَزَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْمَجْدِ فَأَجَاءَهُ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَمَضَطَجِعُ فِي
الْمَجْدِ الْفَخَاءُ كَالْبَيْتِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَلَتْ ظَهْرَهُ لَمْ يَدْرُ مَا جَعَلَ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُ الدَّرَابِ عَنْ ظَهْرِهِ: فَيَقُولُ أَجْلِبُ يَا أَبَا قَتْلَةَ
يَا نَبِيَّ الْأَخْيَرِ الْأَسْمَاءُ إِلَى الْأَسْمَاءِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي
الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْيَرُ الْأَسْمَاءِ نَبِيٌّ
الْيَوْمِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكُ
الْأَمْلَاقِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا اسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: وَقَالَ سُفْيَانُ
غَيْرُ مَرَّةٍ أَخْبَرَنَا اسْمَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ
تَسْمَى بِمَلِكِ الْأَمْلَاقِ قَالَ سُفْيَانُ
يَقُولُ غَيْرُهُ تَقْسِيرُهُ
شَاهَانُ

شَاہانہ

۶۷۱۔ كُنْيَةُ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ

يَبْرُدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي عَقِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
هُرَيْرَةَ بِنِ الرَّمَيْكِ أَنَّ أَسْمَةَ بِنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَاكِيَةٌ وَأَسْمَةُ
وَسَاءَتْ لَا يَمُودُ سَعْدُ مِنْ عِبَادَةٍ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ
الْخَزَمِ قَبْلَ وَفَعَةٍ بَكَارٍ فَسَاسَ أَحْسَى مَرَا

يَمْجَلِسُ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ابْنَ سَكْوَلٍ وَ ذَلِكَ
 قَبْلَ أَنْ يَسْتَلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ مَاذَا فِي الْمَجْلِسِ
 اخْلَافًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ
 الْوَثَّاقُ وَ الْيَعْقُوبُ وَ فِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ سَاءٍ وَ أَحْمَدُ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ حَاجَةُ الدَّائِيَةِ
 خَمْرًا ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ يَبْرَأُ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: لَا تَعْبُدُوا
 عَنِّي فَتَسَلُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
 ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَنَادَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَ قَرَأَ عَلَيْهِمْ
 الْقُرْآنَ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ سَكْوَلٍ: أَيُّهَا
 السَّكْوَلُ أَهْلُكُمْ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَكَأَنَّهُ تَوَدُّنَا
 بِهِ فِي مَجَالِسِنَا: فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَاءٍ وَ أَحْمَدُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَغْشَانِي فِي
 مَجَالِسِنَا فَأَنَا يَحْتُ ذَلِكَ: فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ وَ كَ
 الْمُشْرِكُونَ وَ الْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَنَادَسُونَ
 فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَخْفِضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا كُنَّ رُكِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ابْتَدَأَ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى
 سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 أَيُّهَا سَعْدُ أَكْرَهْتُ سَمْعُ مَا قَالَ ابْنُ حَبَّابٍ: يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كَذَّابًا أَفَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيُّ رَسُولِ
 اللَّهِ يَا أَيُّهَا أَنْتَ أَهْلُ هَذِهِ وَ أَهْلُ هَذِهِ قَالُوا: أَنْزَلَ عَلَيْكَ
 الْكِتَابَ لَعَلَّاهُ اللَّهُ بِالْحَقِّ الْبَاقِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَ
 لَعَلَّاهُ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَيْتِ عَلَى أَنْ يُتَوَجَّهُوا وَ
 يُعْصِيُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْبَاقِي
 أَهْلُكَ شَرِيقَ يَدَيْكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ: فَفَعَلَا
 عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَخْفُونَ
 عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَ أَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَ
 يُصْبِرُونَ عَلَى الْإِذْيِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَ لَتَسْمَعَنَّ مِنَ

حضرت ساء واد ہونے اور راستے میں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن
 ابی بن سلول بھی تھا۔ عبداللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا ارتقا کے طور پر اعلان
 نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بنو کی پرستش کرنے والے
 مشرکین بھی تھے اور یہودی بھی تھے۔ مسلمان شرکاء میں عبداللہ بن رواحہ رضی
 اللہ عنہ بھی تھے جب مجلس پر آنحضرت کی سواری کا غبار اڑا کر پڑا (عبداللہ
 بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار اڑاؤ۔ اس کے بعد
 حضور نے (قریب پہنچنے کے بعد انھیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر سواری
 سے اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں انھیں پڑھ کر سنائیں۔
 اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ کیاں جو تم کہتے ہو میرے لیے ناقابل فہم
 سچا گواہی وہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں اگر اس کی وجہ سے ہیں تکلیف نہ
 دیا کرو جو تمہارے پاس جائے بس اس سے کہیں لیا کرو عبداللہ بن رواحہ
 رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مزور یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف
 لایا کریں۔ یہ کہہ کر اسے پسند کرتے ہیں، اس معاملہ پر مسلمانوں، مشرکوں اور
 یہودیوں میں جھگڑا برپا کیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ
 اٹھا دیں، لیکن آنحضرت انھیں خاموش کرتے رہے، آخر جب سب لوگ
 خاموش ہو گئے تو آنحضرت اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے جب سعد بن
 بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے تو ان سے فرمایا کہ اے سحرتم نے نہیں سنا۔
 آج اربعاباب نے کس طرح کی باتیں کیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف
 تھا۔ کہ اس نے یہ باتیں کہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے میرے باپ
 آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ اے معاف فرمادیں اور اس سے
 ڈر کر ڈر جائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ بلاشبہ
 اللہ تعالیٰ نے وہ حق بھیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس ٹھنڈے
 منورہ کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے عبداللہ بن ابی کی شاہی
 تاج پہنا دیں۔ اور شاہی عبادہ باز ہو دیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے
 اسکانات کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا
 ہے تو وہ اس کی وجہ سے چڑ گیا، اور جو کچھ آپ نے آج مشاہدہ کیا وہ اس کا
 رد عمل ہے آنحضرت نے عبداللہ بن ابی کو حاف کر دیا۔ آنحضرت اور آپ کے صحابہ
 مشرکین اور اہل کتاب سے جیسا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، درگزر
 کیا کرتے تھے دوران کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے،

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْأَنْبِيَاةَ وَقَالَ ذَلِكُمْ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ
فِي الْعُقُودِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَتَّى يُؤْمِنُوا لَهُ بِهِمْ فَلَمَّا
غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا
مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَّةَ قُرَيْشٍ فَقَتَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَقْتُولِينَ عَائِينَ
مَعَهُمْ إِسْرَارِي مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَّةَ قُرَيْشٍ، قَالَ
إِبْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ الْمُشْرِكِينَ حَدِيثًا أَنَّهُمْ قَالُوا
هَذَا أَمْرٌ قَدْ كُوِّنَ لَهُ مَا جُيِّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ زَوْجٍ عَنْ عَمَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَأْتِي رَسُولُ
اللَّهِ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ يَتِيمٌ فَإِنَّهُ كَانَ
يَجُودُكَ وَيَغْنِيكَ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي
مُحْضَرِّهِ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي السَّمَاءِ
الَّذِي سَفَلَ مِنَ السَّمَاءِ

باب المَعَارِضِ مِنْ دُخَانِ الْكُتُبِ
وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ أَنَسًا، مَاتَ ابْنُ أَبِي
طَلْحَةَ فَقَالَ: كَيْفَ الْخُلُومُ؟ قَالَتْ: أَمْ سَلِمَ
هَذَا أَنْفُسُهُ وَأَسْرَجُوا أَنْ يَكُونُ حَسَدٌ
إِسْتِرَاحَ، وَطَلْعَ أَهْلًا حَسَدًا قَدِيمًا

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ
الْبُنَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ هَذَا الْخَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقُبُوا يَا أَجْحَشَةُ وَخَلِكُوا بِالْفُقَرَاءِ مِثْرَةً

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے
راہِ اذیت وہ باتیں سنو گے۔ دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا: "بہت سے اہل کتاب
غرامہش رکھتے ہیں، چنانچہ حضور اکرم انہیں معاف کرنے کے لیے اللہ کے حکم
کے مطابق توجہ کیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کو جنگ کی اجازت دی گئی جب
آنحضرت نے غزوہ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے سپاہی
سردار قریش کے قتل کئے گئے تو آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ فتح مند اور فوجیت
کامیابی سے لوٹے واپس ہوئے، ان کے ساتھ کفار قریش کے سپاہی سردار قریش
کی حیثیت سے تھے۔ اب عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے بت پرست مشرک
ساتھی کہنے لگے کہ اب بات بالکل بدل گئی ہے چنانچہ اس وقت انہوں نے
آنحضرت سے اسلام پر ہجرت کی اور (بظاہر اسلام) قبول کر لیا۔

۱۱۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حارث بن
نوفل نے اور ان سے عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے، مگر انہوں نے عرض کی،
یا رسول اللہ! کیا آپ نے جناب ابوطالب کو دمرنے کے بعد کوئی فائدہ پہنچایا،
وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لیے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔
آنحضرت نے فرمایا کہ اہل۔ وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں۔ اگر میں بدبو ہوتا تو جہنم
کے سب سے نیچے حصے میں ہوتا۔

۶۶۲۔ تخریص میں اتنی وسعت ہے کہ جوڑ سے جوڑ مل جاتی
ہے۔ اور اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ
ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایک بچے کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنی بیوی
سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کی جانا
کو سکون ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہو گا۔ ام سلمہ رضی
اللہ عنہا سمجھتی تھیں کہ انہوں نے سچ کہا تھا۔

۱۱۴۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ثابت بن ثانی نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے راستہ میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو
آنحضرت نے فرمایا کہ ان کے بچہ ان اب گیلوں کو امہت پہناتے چلے۔

۱۱۴۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ثابت بن ثانی نے، ان سے انس بن مالک نے، ان سے ابوطالب نے اور ان سے انس

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، انجشہ نامی غلام مولد کی سواروں کو حدی پڑھتا ہے چل رہا تھا۔ انجشہ نے اس سے فرمایا، انجشہ، ان انجینوں کو سب خرامی کے ساتھ چلو۔ ابو قتادہ نے بیان کیا کہ مراد عورتیں تھیں۔

۱۱۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، اس سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدی خوال تھے انجشہ نامی، ان کی آواز بڑی اچھی تھی۔ انجشہ نے ان سے فرمایا، انجشہ اسہت خرامی اختیار کرو۔ ان اب گینوں کو مت تروڑو۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مراد کزور عورتیں ہیں۔

۱۱۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ پر (ایک رات) خوف طاری ہو گیا (نا معلوم آواز کی وجہ سے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے پھر واپس آکر فرمایا، بس لو کوئی (خوف کی) چیز نظر نہ آئی (تھی) البتہ یہ گھوڑا (ابھی اور تیز چال میں) دیا تھا۔

۶۶۳۔ کسی شخص کا کسی چیز کے متعلق کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے۔

اور مقصد یہ ہو کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۱۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انھیں محمد بن یزید نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں یحییٰ بن عوف نے خبر دی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاسنوں کے بارے میں پوچھا۔ انجشہ نے ان سے فرمایا کہ ان کے (پیشین گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ انجشہ نے فرمایا کہ وہ یہ سچی بات ہوتی ہے جسے شیطان اچک لیتا ہے اور پھر اسے اپنے دلی رکابن کے کان میں مرش کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس (ایک سچی بات میں) ستوں سے زیادہ جھوٹ لادیتا ہے۔

۶۶۴۔ انسان کی طرف نظر اٹھانا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْبَشِيَّةَ صَلَّيْتُ اِلَيْكَ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِي سَفَرٍ وَكَانَ عِلْمٌ مِّنْ جِدِّ وَجِدْتُمْ يَقَالُ كَلَّا اَنْجَشْتُمْ فَقَالَ السَّيِّئُ مَوْلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ هَذِهِ يَا اَنْجَشْتُمْ سَوَقَدَ بِالْعَوْرِ يَنْبِيَا اَلْاَوْفِلَا بَكَ يَعْزِي السَّيَّءُ

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا حَبَابُ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ مَّوْلَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَادٍ يُقَالُ لَهُ الْاَنْجَشَةُ وَكَانَ حَزَنٌ مَّعُودٌ فَقَالَ لَهُ الْبَشِيَّةُ صَلَّيْتُ اِلَيْكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ هَذِهِ يَا اَنْجَشْتُمْ لَا تَكْسِرُوا لِقَوَارِيرٍ كَلَّا قَتَادَةُ يَعْزِي مَضَعَةً السَّيَّءِ

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَزَعُ فَرَكَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَسَا بِأَيِّ طَلْحَةٍ فَقَالَ مَا أَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَحَبْنَا مَا

لَبَجَرْنَا

۶۶۵۔ كَذَلِ الرَّجُلُ لِلْبَشِيَّةِ وَالنَّبِيِّ يَعْزِي

ذَ هُوَ يَنْوِي إِلَهُهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِوَةَ يَقُولُ قَالَ عَائِشَةُ سُئِلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْبَابًا بِالْأَشْيَاءِ لَكُنُونَ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا الْغَيِّي فَيَقْرُهَا فَأُذِنَ وَلَيْتَهُ تَرَدَّدًا حَاجَةً فَهَيَّطُونَ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ

۶۶۶۔ رَفَعَ الْبَصَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

کیا وہ اونہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی پیدائش کی گئی ہے۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے۔ اور ایوب نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی نعیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِلَهِ كَيْفَ خَلَقَ وَآلِيَ السَّمَاءِ
كَيْفَ رَفَعَتْ أَوَّلَ آيَاتِهِ عَنْ ابْنِ آدَمَ مَكَانَهُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ۖ

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ثَابِتٍ الْبَلْخِيِّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الدَّحْخَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَفْعٌ فَتَرَعَتِي أَنُوحِي قَبِيلًا أَنَا أَصْغَى سَمِعْتُ مَوْنًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَقَرِيَّ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَ فِي عَجْرٍ فَأَعَادَ عَلَيَّ كُرْسِيَّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْتٌ فِي بَيْتٍ مَبْنُوتَةٍ وَالسَّيِّئُ مَكَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ لَمَسَ النَّبِيَّ الْأَخِيرَ وَبَعْضُهُ قَعْدًا فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي حَقِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَشْيَاءِ كُلِّهَا لَكُنْ يَتْلُو فِي الْأَبْصَارِ ۖ

بَابُ مَا فِي كِتَابِ الْغُورِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَانَ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ السَّيِّئِ مَكَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَحَارُجٍ مِنْ جِبَلَيْنِ الْمَدِينَةِ وَفِي بَيْتٍ الْبَيْتِ مَكَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْدًا يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَبَاءَ رَجُلٌ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ الْبَيْتُ مَكَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَقَدْ وَبَّيْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَذَلِكَ هُنَا فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَقَعَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَمَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَفَقَدْ وَبَّيْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَذَلِكَ هُنَا فَقَعَتْ لَهُ

۱۱۴۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبد الدحخن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ پھر میرے پاس وحی آئے گا سلسلہ بند ہو گیا۔ ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میں نے پھر اس فرشتہ کو دیکھا جو میرے پاس عاجز میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

۱۱۴۶۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے شریک نے خبر دی، انھیں کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزرا وہی، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس رات وہیں قیام پذیر تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ ہوا۔ یا اس کا بعض تو آنحضرت بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ ”بلاشبہ آسمان کی اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلنے رہنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

۶۶۵۔ لکڑی سے پانی اور مٹی پر نشان بنانا۔

۱۱۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عیث نے، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں ایک باغ میں تھے، آنحضرت کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے وہ پانی اور مٹی کے درمیان (فکر اور سوچ کے عالم میں) انشان بنا رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک صاحب نے دروازہ کھلوا ناچا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا تو مال ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھلوا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا، پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھلوا یا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو۔

فرمایا کہ تیرا میں نے کہا اللہ اکبر!

۱۱۵۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ماں سے محمد بن ابی حنیفہ نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوہرہ مطہرہ مصفیہ بنتہ، رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ آنحضرت کے پاس بنے آئیں۔ آنحضرت اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کے ہوئے تھے رات کے وقت تھوڑی دیر انھوں نے آنحضرت سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لیے انھیں روانہ فرمایا، انھیں چھوڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضرت کی زوہرہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضرت کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ یہ مصفیہ بنت حنی ہیں: ان دونوں صحابہ نے عرض کی، سبحان اللہ! رسول اللہ! ان پر پڑا شاق گذر ادا کہ آنحضرت نے ان کے متعلق یہ سوچا کہ آنحضرت کے مستحق انھیں کوئی شہرہ ہو سکتا ہے لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خزان کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لیے مجھے خوف ہوا کہ میں وہ تھکے دل میں کوئی شہرہ ڈال دے۔

۶۷۸۔ کنکری چھینکے کی مانعت۔

۱۱۵۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے سنا، وہ جبہ بن مغفل مزیونی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری (بلاجم) چھینکے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی، البتہ اگر کھجور کھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔

۶۷۹۔ چھینکے والے کا الحمد للہ کہنا۔

۱۱۵۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے، آنحضرت نے ایک کا جواب یہ تھا کہ اللہ! اللہ! تم پر رحم کرے (مے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔) آنحضرت سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لیے

قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْجَةَ وَجَّهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُودُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدَرَتْ هَذَا سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا مَلَكَتْ بِأَبِ الْمُنْجِدِ الَّذِي هَذَا مَسْجِدٌ أَمَّ سَلَامَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّجِعًا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَقَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسَالِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْجَةَ قَالَتَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبِّرْ عَلَيْهَا قَالَا: إِذَا الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنْ أَرْوَاقِ مَبْنَعِ الدِّمَاءِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا:

باب ۶۷۸ النَّمَى مِنَ الْخَنْدَفِ:

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَبَانَ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْمُرَقِّيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَنْدَفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْعَمِيدَ وَلَا يَنْكُرُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَهُ الْغَيْنَ وَيَكْتُمُ السِّرَّ:

باب ۶۷۹ الْحَمْدُ لِلَّهِ طَبِيعًا:

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ مِنْ عِندِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَكْتُمِ بَيْنَ الْأَخِيرِ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهِ وَهَذَا:

لَحْمِ جَمَدِ اللَّهِ ۖ

باب ۶۸۰ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا

حَمَى اللَّهُ ۖ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ شُعْبَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبُحُ وَنَحْمًا عَنْ هُنَّ سُبْحٍ : أَمْوَنًا لِعِبَادَةِ الْمُرْتَضِينَ ، وَابْتِغَاءَ الْجَنَّةِ ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ، وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ اسْتِغْلَامِ وَنَقْصِ الْمُظْلُومِ ، وَابْتِغَاءِ الْمُقْبِلِ ، وَنَهْيًا عَنْ سُبْحٍ عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْفَةِ الدَّهَبِ ، وَعَنْ لُبِّسِ الْخَبَرِيِّ وَالِدِ بَيَّاجٍ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَّاتِ ۖ

باب ۶۸۱ مَا يُشْمِتُ مِنَ الْعَطَاسِ وَمَا يُكَرُّ

مِنْ التَّشَاوُبِ ۖ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي حَزِيمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَكَرَهُ التَّشَاوُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَقَدْ أَحَبَّهُ اللَّهُ فَحَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشْمِتَهُ ، وَأَمَّا التَّشَاوُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيُرُدُّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَاصِبُكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ۖ

ۖ

باب ۶۸۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يَشْمِتُ ۖ

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُبَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَليَقُلْ

اس کا جواب دیا اور دوسرے سے الحمد نہیں کہا تھا۔

۶۸۰۔ جب چھینکے والا الحمد نہ کہے تو اس کا جواب یہ کہ اللہ سے دینا۔

۱۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ ابن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سہید بن مرقن سے سنا۔ اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا، میں آنحضرت نے بیماری کی بھرپوری کرنے۔ جبنا وہ کہ چھپے چلنے، چھینکے والے کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرت نے میں سات باتوں سے روکا تھا، سونے کی انگلی سے، یا بیان کیا کہ سونے کے چپے سے، ریشم اور دیا اور سندس (دیبا سے باریک لٹھی کپڑا) پہننے سے اور ریشمی (فرین سے)۔

۶۸۱۔ چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جمائی کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ دیکھو کہ یہ سستی اور جوش کے بھاری ہونے کی علامت ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یہ کہ اللہ سے دے لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ہر کے اسے روکے۔ کہہ لو جب وہ جمائی لیتے ہوئے، لاکھتا ہے تو شیطان اس پر مہنسنا ہے۔

۶۸۲۔ چھینکے والے کا کس طرح جواب دیا جائے۔؟

۱۱۵۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد نہ کہے۔ اور اس کا جمائی یا اس کا ساتھی رداوی کو

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَقَدْ لَهَ أَخُوهُ اُذْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ
اللّٰهُ مَا ذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ
يَعْبُدُكُمْ اللّٰهُ وَيُصَلِّحْ بَالَكُمْ ۝

باب ۶۸۳ لَا يَشْمَتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ
يَحْمِدِ اللّٰهُ ۝

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِي اَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ رَافِعٍ
عَنْهُ يَقُولُ : عَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَلَى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَشْمِتِ الْآخَرُ
فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَمَتَ هَذَا وَ
لَمْ تَشْمِتْنِي قَالَ : إِنَّ هَذَا أَحْمَدُ اللّٰهُ
وَلَمْ يَحْمِدِ اللّٰهُ ۝

باب ۶۸۴ إِذَا تَنَادَبَ فَلْيَضَعْ يَدَا عَلَى فِئْهِ
۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَيَّاسٍ
ذَيْبٌ عَنْ سَعِيدِ الْمَخْبَرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ اَتَيْتَ
الْعَاطِسَ وَتَنَادَبَ فَإِذَا عَلَسَ أَحَدُكُمَا وَجَدَ اللّٰهُ
كَأَنَّهُ قَعَلَ كُلٌّ مِنْهُمَا سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَمْ يَرْحَمِ اللّٰهُ ، وَآمَنَ
التَّنَادُبُ مَا مَآهُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَادَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُزَكِّ
مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَهُمَا إِذَا تَنَادَبَ فَجَعَلَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کتاب الاستئذان

بَابُ السَّلَامَةِ

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَاعِبُ بْنُ الرَّثِي
عَنْ مَخْمُورٍ عَنْ حَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَخْلَقَ اللّٰهُ اَدَمَ عَلَى حُسْنٍ تَمَّ
طَوْلُهُ سِتُّونَ ذِئَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اِذْهَبْ فَسَلِّمْ
عَلَى اَوْلِيكَ النَّعْرَمِنَ الْمَلَكُ ثَلَاثَةٌ جُلُوسٌ فَاسْمِعْ مَا

در شب تھا "ریحک اللہ" کہے، جب سنا تھی ریحک اللہ کہے تو اس کے جواب میں
چھینکنے والا کہے کہ "تَحْذِرُكُمْ اللّٰهُ وَيُصَلِّحْ بَالَكُمْ" اللہ تمہیں سیدھے راستے
پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

۶۸۳۔ جب چھینکنے والا الحمد نہ کہے تو اس کے لیے ریحک اللہ
مجھے نہ کہا جائے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی
اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو حضرات
نے چھینکا، لیکن آنحضرت نے ان میں سے ایک کی چھینک پر ریحک اللہ کہا اور
دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
آپ نے ان کی چھینک پر ریحک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا،
آنحضرت نے فرمایا کہ انھوں نے الحمد اللہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

۶۸۴۔ جب جوئی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

۱۱۵۷۔ ہم سے حامد بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے
حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اچھیک
کو پسند کرتا ہے اور جوئی کو ناپسند کرتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص
چھیکے اور اللہ کے لیکن جوئی دینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب
تم میں سے کسی کو جوئی آئے تو حتیٰ لامکان اُسے روکے، اس لیے جب کوئی جلی
لیتا ہے تو شیطان جنتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اجازت لینے کے متعلق احادیث

سَلَامَةُ كِي ابْتَدَاءِ

۱۱۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر ان کی صورت کے
مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ
اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سونو کو تمہارے سلام کا یہ کیا

جواب دیتے ہیں کہ چونکہ یہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام ہو گا۔ کوہم علیہ السلام نے کہا۔ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ انھوں نے آدم کے سلام پر ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد سے اب تک مخلوق کے قدار و نحو بصورتی وغیرہ میں کمی ہوتی رہی ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا اور دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تا کہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمہیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ روٹ جاؤ تو روٹ آیا کر دو یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر ہے، اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم (ان) مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمہارا کچھ مال ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔ اور سعید بن ابی الحسن نے اپنے بھائی (حسن) بصری سے کہا کہ عجبی عوامیں سینہ اور سر کھولے رہتی ہیں۔ تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں“ قتادہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حجام کے لیے جائز نہیں ہے (اس سے حفاظت کریں) اور آپ کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنے سنگاں ظاہر نہ ہونے دیں۔ عائشہ (الاعین) سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کر فی چاہیے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ عطاء نے ان کنیزوں کی طرف نظر کرنے کو ناپسندیدہ کہا ہے، جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں، وہاں اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو (تو جائز ہے)۔

يَعْمُرُونَكَ فَاِنَّمَا يَعْمُرُكَ وَحْيِيَّتُكَ ذِي يَتَكَ فَقَالَ
اَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا اَسَلَامٌ مَّرَعَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ فَاِذَا دُودَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ عَلَى مَوْسَىٰ قَدْ اَدَمَ فَكُلُّ مَنْ يَزِلُّ الْخَلْقُ يَنْفَعُ
تَعْبُدُ حَتَّى الْاَنَ ؕ

۶۸۶۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى
تَسْتَأْذِنُوْا وَاَسَلِمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا
وَالْكَلِمَةُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُزَكَّرُوْنَ. فَاِنْ
لَمْ تَجِدُوْا فِيْهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَيْكُمْ. وَاِنْ قِيلَ لَكُمْ ادْخُلُوْا فَادْخُلُوْا
هُوَ اَسْوَا لَكُمْ وَاللّٰهُ يَمْلِكُ مَا يَشَاءُ لَكُمۡ
عَلَيْكُمْ جَاهِلٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مُسْكِنَةٍ
فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
تَكْتُمُوْنَ. وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ
اِنَّ سَيِّئًا الْعَجَمَ يَكْشِفُنَ صَدْرَهُمْ عَنْ
رُءُوْسِهِمْ وَ سَمِعْتُ قَالَ اَصْرَفَ بَصَرِكَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ لَمْ يَتَمَوَّضْ لِنَفْسِهِ مِنْ اَنْصَابِهِمْ
وَلْيَحْفَظُوا اَنْفُسَهُمْ. وَ قَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَجِلُّ
لَهُمْ. وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ لِيَعْمُرُنَّ مِنْ اَنْصَابِهِنَّ
وَلْيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ. خَاتِمَةُ الْاَعْيُنِ
فِي النَّظَرِ اِلَى مَا نَهَى عَنْهُ وَقَالَ الدَّهْرِيُّ
فِي النَّظَرِ اِلَى الشَّيْءِ لَمْ تَحْمِنْ مِنَ الشَّيْءِ
لَا يُمْسِكُ النَّظَرُ اِلَى شَيْءٍ وَ مَحْمِنٌ مِّمَّنْ
يُفْتَحِي النَّظَرَ اِلَيْهِ وَ اِنْ كَانَتْ
مَغْبِرَةً وَ كَرِهَ عَطَاءُ النَّظَرَ
اِلَى الْحَبْوِ اِمَّا يَعْجَنُ بِسُكَّرٍ اِلَّا
اَنْ يَشْرِبَ مِنْ اَنْفِ
يَشْتَرِي ؕ

۱۱۵۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلیمان بن لیسا نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، فضل غلو بہرورت مرد تھے جنھوں کو کم لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے، اسی دوران میں قبیلہ خزیم کی ایک غلو بہرورت عورت بھی آنحضرتؐ سے ملنے پہنچے، انہی نے فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے، اس کا حسن انھیں پسند آ گیا تھا، آنحضرتؐ نے مڑ کر دیکھا تو فضل اس پر نظر پڑا، اس نے ہرے تھے، آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ پیچھے لے کر فضل کی ٹھوڑی پکڑ لی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا، یا رسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بڑے سے ہو چکے ہیں، اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر نے خبر دی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن لیسا نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راہوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری یہ مجلسیں تو ہر روز ہمارے گزریں، ہم ان میں رد و مرو کے مسائل پگھلے کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، اگر مجلسیں تمہارے لیے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو، عرض کی، راستے کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ! فرمایا، غیر محرم کو دیکھنے سے نظر نہ بچو، رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا۔ مجلسی کا حکم دینا اور باتوں سے روکنا۔

۱۱۶۱۔ سلام یا اللہ تعالیٰ کے مہول میں سے ایک نام ہے۔

اور جب تمیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا درکم لا کم، ویسا ہی جواب دو۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عروین حنفی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (امتداد اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو یوسف پر، پھر ایک مرتبہ، جب آنحضرتؐ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مِسَارٍ أَخْبَرَنَا هُبَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُمَيْيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا قَالَ: أَمَّا ذُو رُوْلٍ اللَّهُ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْ مِذْهَرِ النَّخَعِ خَلَعَهُ عَلَى حَبْرَةٍ أَجَلْتُمْ - وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَهَيْئًا قَوَّيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا مِنْ يَمِينِهِمْ وَأَقْبَلَتْ أَمْرًا مِنْ خَشْمِهِمْ وَهَيْئَتُهُ تَسْتَفِي رُؤُوسَ رُؤُوسِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ الْفَضْلُ يُنْظَرُ الْكِبَا وَاجِبُهُ حُضْمُهُ فَأَلْفَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يُنْظَرُ الْكِبَا فَخَلَفَ بِمِدَّةٍ فَأَخَذَ بِذَنْقِ الْفَضْلِ فَقَدَلَّ وَجْهَهُ مِنَ الشَّظْرِ الْكِبَا، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَوْ زَكَتٍ أَوْ شَيْئًا كَثِيرًا لَا يَسْتَيْطِعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَمَنْ يَقْبِضُ عَنْهُ أَنْ أَحْبَبَ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا كُمْ وَالْجُلُوسُ بِالْعَدَمَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ حَبَابٍ لَنَا يَدُنْ نَحْنُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَسَّخْتُمُ الْمَلْحَسَ فَأَعْلَوْا الطَّرِيقَ حَقًّا تَأْتُوا مَا حَقَّ الطَّرِيقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ تَعْنِي الْبَعْرُ وَكَفَّ الْأَذَى وَرَوَّاهُ اللَّهُ وَأَرَادَ قَوْلَهُمْ رُفَّ وَالْقَمَى عَنِ الْمُنْكَرِ.

۱۱۶۱۔ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَإِلَّا أَحَبَّ يَتِمُّ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ وَخَفَا أَوْ رَدُّوْهَا.

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا النَّعْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ هُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَهْلَيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى ميكائيلَ، السَّلَامُ عَلَى يونسَ، قُلْنَا انْفَع.

نار سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی سلام ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو ”القیات معدود اللہ لہرات، والطیارات، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیہ وعلیٰ عباد اللہ الصالحین“ پڑھا کرے، کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان و زمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ ”اشہدان لا الا للہ واشہدان محمد۔“۔ ہذا عہدہ ورسولہ“ اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

۶۸۸۔ تم تلواری جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرو۔

۱۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن خبری، انھیں محمد بن خبری، انھیں بہام بن منبہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔

۶۸۹۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

۱۱۶۳۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن خبری، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھوں نے عبد الرحمن بن زید کے مولا ثابت سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۰۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

۱۱۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھیں ثابت بن عبد الرحمن بن زید کے مولا ہیں۔ اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۱۔ چھوٹے کا سلام بڑے کو۔

اور ابو ہریرہ نے بیان کیا۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے صفوان بن

سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے گزرنے والا بیٹھے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَسَلَّمَ أَجْلَ عَلَيْنَا لِعَجْبِهِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ مَدْرُؤُ ذَا الْحُسْنِ أَحَدُهُمْ فِي الْعِلَادَةِ فَلْيَقُلْ الْتَوَاتُوتِ وَقَدْ وَصَّيْنَاكَ وَالْقِيَاتُ مَوْلِيكَ أَيْهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسَلَمَ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ مَالٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَنْ أَشْهَدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَخْتَارُ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ

باب ۶۸۸ تَسْلِيمُ الْفَقِيرِ عَلَى الْكَثِيرِ

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا هَبِيبُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْنُو عَنْ هَنَافٍ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْمَصْفِيءُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاثِي عَلَى الْفَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۸۹ تَسْلِيمُ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ تَنَا حَدَّثَنَا أَحْبَرُ بْنُ أَبِي جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْفَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۰ تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْفَاعِدِ

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْفَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۱ تَسْلِيمُ الْمَصْفِيءِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

عَنْ مَوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الْمَصْفِيءُ عَلَى الْكَبِيرِ

وَالْمَاشِي عَلَى الْفَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۲ افتاء السلاۃ

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ يَحْبِبُهَا الْمُؤْمِنُ وَالْمُؤْمِنَةُ وَالْحَيَاءُ وَالْجَنَازَةُ وَتَشْمِيتُ الْعَالِيَةِ وَتَقْرِيرُ الْغُلَامِ وَالْمُظْلَمِ وَالْمُتَعَمِّمِ وَنَهَى عَنِ الشَّرَابِ فِي الْفَجْرِ وَنَهَى عَنْ تَحْنِيطِ الذَّهَبِ وَعَنْ مَكُوبِ الْمَاءِ ثَلَاثًا وَعَنْ لُبِّ الْحَرِيرِ وَالسَّرِّيَاكِ وَالْفَرْسِيِّ وَالْأَسْبَرِيِّ

باب ۶۹۳ استلام للمعرفة وغلب المعرفة

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْحَنِظَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الرِّسْلَةِ خَيْرٌ قَالَ: نَطْعُ الطَّعَامِ وَنَقْضُ السَّلَامِ عَلَى مَنْ عَدَفَتْ وَهَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُوَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ثَلَاثَيْنِ فَمَعْدَا هَذَا وَخَيْرُهُمَا الْإِيمَانُ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّ سَمْعَةَ مِنْهُ ثَلَاثًا مَرَّاتٍ

باب ۶۹۴ آية الحجاب

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا حُجَّاءُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِعْبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشَرَ سِنِينَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۲ افتاء سلام

۱۱۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن معرووف نے ابن عباس سے، عازب رضی اللہ عنہما سے، عازب رضی اللہ عنہما سے کہ ہمیں سات باتیں حکم دیا تھا۔ سبیر کی ہمار پرسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکے (داسے) کے جواب دینے کا، کزور کی مد کرنے کا، مظلوم کی مد کرنے کا۔ افتاء سلام (سلام کو دینے اور بکثرت سلام ملنے کا، قسم حق لکھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور انکھوڑے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی گڑھی پینے سے بھی منع فرمایا تھا۔ مدیثر (ریشم کا زین) پر سوار ہونے سے، ریشم اور دیبا پہننے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق (پہننے سے منع فرمایا تھا)۔

۶۹۳ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔

۱۱۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے طہیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یہ دینے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ انکھوڑے فرمایا، یہ کہ مخلوق خدا کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہنچاتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہنچاتے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطارد بن یزید لیثی نے اور اس سے ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے کہ جب وہ میں تو یہ ایک طرف منہ پھیرے اور دوسرا دوسری طرف، اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ انھوں نے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سنی۔

۶۹۴ پردہ کی آیت۔

۱۱۶۸۔ ہم سے حجاج بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ (مکہ) پر تھے

صَوَّأَتْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْكِيَّةَ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَئِذٍ، وَقَدْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ فِي مَبْنَعِي، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُزْنِيبِ ابْنَةِ جَحْشٍ: أَهْبَبِ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَامًا عَرُوسًا فَاذْهَبُوا إِلَى الْقَوْمِ فَأَمَّا بُدَا مِينَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ سَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطَاكَوْا الْكُتَّ فَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَخَشِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ، ثُمَّ قَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا فَرَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنَّ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأَنْزَلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَتَنَبَّأَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا ۝

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَفِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَّ وَجَّهِ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعَنُوا ثُمَّ جَبَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَاخْذَكَ كَأَنَّهُ يَتَحَمَّى لِيُقِيَامَ فَلَمْ يَقُمْ قَوْمًا فَلَمَّا أَمَى ذَلِكَ قَامَ قَوْمًا قَامَ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَأَنَّ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ قَامُوا فَأَنْطَلَقُوا، فَأَخْبَرْتُ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَدَهَبْتُ أَذْهَبُ قَالَتْنِي الْحِجَابُ

کر کے تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضرتؐ کی زندگی کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے مستحق سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ پہلی غزلت کی تھی۔ آنحضرتؐ ان کے دولہا تھے اور آپؐ نے صحابہؓ کو دعوتِ ولیمہ پر بلایا تھا۔ کھانے سے غائب ہو کر سب حضرات چلے گئے لیکن چند حضرات حضور اکرمؐ کے پاس بھی باقی رہ گئے اور بہت دیر تک وہیں ٹھہرے رہے اور آپس میں باتیں کرتے رہے، آنحضرتؐ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضرتؐ چلے گئے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا آیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے آنحضرتؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں، اس لیے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ واپس آیا لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں گئے تھے۔ آنحضرتؐ دوبارہ وہاں سے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ آیا جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے تو آپؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپؐ پھر واپس آئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکالیا۔

۱۱۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابو جعفر نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے رہے، آنحضرتؐ نے اس طرح انہما کو آپؐ کا کھڑے ہونا چاہئے ہیں تاکہ حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچ جائیں، لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے جب آنحضرتؐ نے یہ دیکھا تو آپؐ کھڑے ہو گئے۔ آپؐ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور جب آنحضرتؐ اندر داخل ہوئے کے لیے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے (آنحضرتؐ واپس ہو گئے) اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور پہلے

گئے تو میں نے آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع دی آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے
میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اُسے لوگو جو ایمان لے آئے ہر نبی کے گھر میں دو غسل
ہو آخر تک۔

۱۱۶۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی! انھیں یعقوب نے خبر دی، ان سے
میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کی۔
کہا کہ مجھ عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عرضا خطاب رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ سے
کہا کرتے تھے کہ آنحضرتؐ زواج مطہرات کا پردہ کر لیں۔ بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے
ایسا نہیں کیا اور اذواج مطہرات رفع محبت کے لیے صرف رات ہی کے وقت
ٹھکتی تھیں۔ (اس وقت گھر دل میں بیت الخلا نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت
زمرہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں، ان کا دل بہا تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے انھیں دیکھا، اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا سودہ
میں نے آپؐ کو پہچان لیا۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ اگر آپؐ پردہ کے حکم کے نازل ہوں
تو بڑے متمنی تھے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پر وہی آیت نازل کی۔

۶۹۵۔ اجازت کا حکم اس لیے ہے تاکہ درپیشیٹ کاموں پر نظر
ڈپڑے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے
سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو۔) اور اس میں کسی شہ
شک، کی گنجائش نہیں (اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑی سوراخ میں سے دیکھا۔ آنحضرتؐ کے پاس اس
وقت ایک انگٹھا تھا جس سے آپؐ مبارک کھجار رہے تھے آنحضرتؐ نے ان سے
فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جہانک ہے تو یہ کنگھا تہدی آنکھ میں چھپو دیتا۔
اور اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندروں کوئی
پرائیویٹ چیز) نہ دیکھی جائے۔

۱۱۶۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زبیر نے حدیث بیان
کی، ان سے عبید اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑے میں جہانک کر دیکھا تو آنحضرتؐ ان

بِئْسَ مَا بَيْنَهُ وَ أُنْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْكُنُوا
مَنْزِلَاتِكُمْ الَّتِي نَزَّلْنَا بِهَا
أَلْفَ بَيْتٍ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
مَالِكُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ
السُّكَيْتِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ مِنَ الْخَطَّائِ
فَقَوْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَبْتُ
فِيَا نَك، قَالَتْ كَلَّمْتُ يَعْزَل، وَكَانَ أَمْرًا وَاجِبًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ فَيَكِلُ الْمَنَاجِيعَ
فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ سُمُعَةَ وَكَانَتْ أَمْرًا طَوِيلَةً فَزَالَتْ
عُمَرُ مِنَ الْخَطَّائِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ: عَرَفْتُكَ
يَا سَوْدَةُ حِزْمًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ:

بَابُ ۶۹۵
الَّذِي سَيُتَشَدَّدُ مِنْ أَجْلِ
النَّبِيِّ

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ الزُّهْرِيُّ خَفِظْتُهِ كَمَا أَنَّكَ هَرَبْنَا عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ طَلَعَ وَجَلَّ مِنْ جُحْدٍ
فِي حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِزْمًا يَخْلُكُ
بِهِ أَسْءُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْقُذُ
لَطَعْنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ
الَّذِي سَيُتَشَدَّدُ مِنْ أَجْلِ

النَّبِيِّ
۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَهْلِ
عَنْ مُعْبِدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَجُلًا طَلَعَ مَعَ بَعْضِ حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْبَيْتِيُّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْقَلِ أَوْ مِثْقَلَيْنِ نَكَاحًا أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ يَحْسِلُ
الْعُجْلُ لِيَطْعُمَهُ ۚ

باب ۶۹۶ بَيْنَا الْجَوَارِحُ دُونَ الْفَرَجِ ۚ

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: أَمَّا سُفْيَانُ أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي
هُرَيْرَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ
مَعْنَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
مَا أَيْتُ سُفْيَانًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَلَّ اللَّهُ كَتَبَ عَلَى
ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الدِّنَارِ أَذْكَ ذَلِكَ لَكَ خَالَةً،
فَزِنَا الْعَيْنَ النَّظْرُ، وَزِنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ،
وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَبِي وَأَنْفَرَجُ
بِعَمَلِكَ ذَلِكُ كَعَلُهُ
أَوْ يَكْذِبُهُ ۚ

باب ۶۹۷ التَّسْلِيمُ وَالرَّسْمُ أَنْ تَلَا تَأْ -

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا شَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا
تَلَّمَ يَكْسِيهِ أَعَادَ هَا ثَلَاثًا ۚ

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُصَيْنَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي جُلُوسٍ مَعَ عَابِسِ
الْقَضَائِمِ إِذْ جَاءَهُ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْمُومٌ - فَقَالَ:
إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَمْرٍو ثَلَاثًا فَكَوْنُ فُتْنًا لِي فَخَرَجْتُ
فَقَالَ: مَا مَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُجِزْ
لِي فَخَرَجْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کی طرف ترک کا چل یا بہت سے چلے کر بڑھے، گویا میں آنحضرت کو دیکھ رہا ہوں،
ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لادے تھے دگیا، آپ وہ چل
انہیں چھو دیں گے۔

۶۹۶ - شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا۔

۱۱۶۳ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان
سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ معنی و گناہوں سے مشابہت میں نے اور
کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی۔
انہیں عمر بن خروزی، انہیں ابن طاووس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز معنی و گناہوں سے مشابہت اس
حدیث کے مقابل میں نہیں دیکھی جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابل میں زنا میں سے اس کا
حصہ لکھ دیا ہے۔ جس سے وہ لاعلمہ و دجلہ ہو گا۔ پس اگھر کسی نے زنا دیکھا ہے
زبان کی زنا بولنا ہے۔ دل کی زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔
اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے اگر واقعی زنا میں ملوث ہو
گیا یا جھٹلا دیتی ہے (اگر سچا رہا)۔

۶۹۷ - سلام اور اجازت میں مرتبہ ہونی چاہیے۔

۱۱۶۴ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالمعز نے خبر دی، انہیں
عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، ان سے شامہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب
دیتے) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو زیادہ
سے (زیادہ) تین مرتبہ سے دہراتے۔

۱۱۶۵ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن خصیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسدد بن سعید نے
اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا
کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جیسے گھبرائے ہوئے ہوں، انہوں نے
کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اذکار کی اجازت چاہی لیکن مجھے
کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لیے واپس چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں
نے دریافت فرمایا کہ اندر کس نے) ان کی بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ لِدَاكُمَا فَكَلِمَةُ وَدُنْ لَكُمْ
فَكُنْ بِرُجْعٍ ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ سَبِيحَةُ
أَمَّا كُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُجَابُ بْنُ كَعْبٍ : وَاللَّهِ مَا
يَقُولُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ النُّعُومِ فَكُنْتُ
أَصْغَرُ النُّعُومِ فَكُنْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَلِكَ ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي
زَيْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ
عَنْ بَيْسَرٍ سَمِعْتُ أَبَا
سَعِيدٍ يَهْدِي :

باب ۶۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ
يَسْتَأْذِنُ ؟ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ : هُوَ إِذْنُهُ :

۱۱۶۴ // حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ -
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا جُبَاهِدٌ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ بَنِي فَزَارَةَ فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ
أَهْلُ الصَّقْفِ فَأَذْهَبُوا إِلَيَّ ، قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَذَعَوْهُمْ
فَأَقْبَلُوا فَأَسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا :

باب ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبِيِّانِ :
۱۱۶۵ // حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ رَجِيٍّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ قَالَ :
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الرِّجَالِ عَلَى التَّسْمِيَةِ
وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ :

انڈرائے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت
چاہے اور اسے اجازت دے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا واللہ، انھیں اس حدیث کے لیے کوئی گواہ لانا ہوگا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
عقب والوں سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے انھنوں سے یہ حدیث
سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ تمہارے ساتھ دس کی
گواہی دینے، سوا جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔
اور میں ہی جماعت کا دوسرے کم عمر فرد تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور
عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اور ابن
المبارک نے بیان کیا انھیں ابن عبیدہ نے خبر دی۔ ان سے یہ حدیث بیان
کی، ان سے لہجہ نے اور انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی۔

۶۹۸ - اگر کوئی شخص بلانے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینا
چاہیے (اندر داخل ہونے کے لیے)؛ سعید نے قتادہ کے واسطے
سے بیان کیا ان سے الراح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی (دلانا) اس کے لیے اجازت ہے۔

۱۱۶۶ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان
کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے
ذہب نے خبر دی انھیں مجاہد نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا، انھنوں
نے ایک بچے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا، ابو ہریرہ! اہل صفا کے پاس جاؤ
اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا وہ آئے اور
(انڈرائے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

۶۹۹ - بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۶۷ ہم سے علی بن الحنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں
سیار نے، انھیں ثابت بن ابی نافع نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۰۰ مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں
کو :-

خبر دی۔ ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید بقری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر آنحضرت کو سلام کیا، آنحضرت نے فرمایا: "وعلیک السلام" جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور نماز پڑھی، اور پھر آکر سلام کیا۔ آنحضرت نے فرمایا: "وعلیک السلام" واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے، ان صاحب نے دوسری مرتبہ یا اس کے بعد، عرض کی یا رسول اللہ مجھے سکھا دیجئے، آنحضرت نے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہوا تو پیٹے پوری طرح دھو کر دو۔ پھر قبضہ کر دو کہ تجھ پر تمہارا کپڑا اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرواؤ جب رکوع کی حالت میں برابر ہر جاؤ تو سر اٹھاؤ، جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ، تو اب سجدہ میں جاؤ۔ جب سجدہ پوری طرح کر لو تو سر اٹھاؤ، اور اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ یہی عمل اپنی ہر رکعت میں کرو۔ اور ابو اسامہ نے اخیر کے متعلق یہ بیان کیا کہ انہوں نے جب کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۸۲۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بھیجی گئی حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر سر اٹھاؤ۔ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔

۶۰۳۔ جب کوئی کہے کہ فلاں تمہیں سلام کہتا ہے۔

۱۱۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکیا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ علیہ السلام ورحمۃ اللہ

۶۰۴۔ ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک

سب ہوں۔

۱۱۸۴۔ ہم سے ابوسعید بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ مجھ ابواسلمہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھمے پر سوار ہوئے،

بَعَثَ فَسَبَّحَهُمَا ثُمَّ عَصْبَهُ اللَّهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَعْبُورِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامُوا ثُمَّ جَاءَ فَسَبَّحَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ مَا رَجِعَ فَعَلَّيْ مَا تَكْ لَمْ تَعْلَلْ، فَدَجَعَهُ فَقَامَ ثُمَّ جَاءَ فَسَبَّحَهُ فَقَالَ: وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ مَا رَجِعَ فَعَلَّيْ مَا تَكْ لَمْ تَعْلَلْ فَقَالَ فِي اللَّهِ بَيْتُهُ أَذْوَاجُ نَبِيٍّ هَ: عَيْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ أَلْيَمُوكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَسْتَرْعِلُ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اذْكُرْ عَنِّي تَعْلِيمَ رَأْعَانِ ثُمَّ اذْكُرْ عَنِّي قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ خَوْفًا تَعْلِيمًا سَاجِدًا ثُمَّ اذْكُرْ عَنِّي تَعْلِيمَ جَالِسًا ثُمَّ اجْعُدْ خَوْفًا تَعْلِيمًا سَاجِدًا ثُمَّ اذْكُرْ عَنِّي تَعْلِيمَ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ فِي الْخَبَرِ عَنِّي قَائِمًا:

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْتُ مَكِّيٌّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْلُعَ حَالِسًا:

بَابُكَ إِذَا قَالَ فَلَنْ يَقْرَأَ السَّلَامَ:

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا هَامِدٌ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ حَبِيبِي يُغْفِرُكَ السَّلَامَ، قَالَتْ وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ:

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي تَجْلِسِ فِيهِ الْخَطْبُ:

بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ:

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هَشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو اسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ سَكَبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِنْكَافَ حَتَّىٰ قَطِيفَةٌ
 فَذَكِيَّةٌ وَاسْدَافٌ وَرَأَاهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ
 يَجُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
 وَذَلِكَ قَبْلَ دُفْعَةِ بَدْرٍ حَتَّىٰ مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ
 أَخُوهُ لُحَيْمٌ الْمُسْلِمِيُّ وَالْمُشْرِكِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَثَانٌ
 وَالْجُودُ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْفَةَ ابْنُ سَكُولٍ وَفِي
 الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ
 عَجَازَةُ الدَّائِيَةِ خَمَرٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْفَةَ يَدُورُ
 ثُمَّ قَالَ: لَا تَغْبِرُوا عَلَيْنَا فَسَكَبَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ مَكِّيًّا
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَذَلَّ فَذَعَاهُمْ إِلَهُ
 اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْفَةَ
 ابْنُ سَكُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أُحْسِنُ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ
 مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَاسْجَعُ إِلَى
 رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ - قَالَ
 ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا فَأَنَا نُحِبُّ ذَلِكَ،
 فَاسْتَبَدَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجُودُ حَتَّىٰ هَمُّوا
 أَنْ يَتَوَاتَبُوا فَذَلَّ يَزُلُّ الْبَيْتُ مَكِّيًّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَجْفِضُهُمْ حَتَّىٰ سَكَبُوا ثُمَّ رَكِبَ وَابْتَنَىٰ حَتَّىٰ مَخَلَ
 عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَكْرَهْتُمْ مَا قَالَ أَبُو
 حُبَابٍ؟ يَرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْفَةَ، قَالَ كُنَّا أَكْذَابًا - قَالَ
 اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفُحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ
 أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدْ اِنْطَلَقَ أَهْلُ
 هَذِهِ الْبَحْرِ يَرَوْنِي أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيَقْبِضُونَهُ
 بِالْعَصَابَةِ، فَلَمَّا سَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْبَاطِلِ
 أَعْطَاكَ شَرِيْقِي بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَقُلْ بِهِ مَا
 سَأَيْتُ، فَعَفَا عَنْهُ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ

یا اے اللہ! میں نے تیرے لیے طلب کیا کہ تو ان کو
 دُعا دے کہ تیرا سلام نہ ہو حتیٰ کہ تیرے نبی

جس پر پاؤں بندھا ہوا تھا اور نیچے مذک کی بنی ہوئی ایک مجلس چادر کچی ہوئی تھی۔
 آنحضرتؐ نے سواری پر اپنے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپؐ بنی حارثہ
 بن خزرج بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا
 رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ ایک مجلس سے گزر رہے
 جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے عبد اللہ بن
 ابی بن سلول بھی شریک میں تھا۔ مجلس میں عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی
 موجود تھے جب مجلس پر سواری کا گرد و پاؤ عبد اللہؓ نے اپنی چادر سے اپنی
 ناک چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبارِ رزائز آؤ۔ پھر حضورؐ اکرمؐ نے سلام کیا اور
 وہاں رک گئے اور اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کیلئے قرآن مجید کی
 تلاوت کی عبد اللہ بن ابی بن سلول بلا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر
 ہوں۔ اگر وہ حیرت حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ
 دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو
 اس پر عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آنحضرتؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا
 کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں
 اس بات پر تو تو میں میں برسے لگی اور غریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ نہ کر سکتے تھے اور
 ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ لیکن آنحضرتؐ انھیں برابر خاموش کر لے رہے۔
 اور جب وہ خاموش ہو گئے (اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو آنحضرتؐ اپنی سواری
 پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا
 سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابوجہاب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ
 عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے
 عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور درگزر فرمائیے اللہ تعالیٰ
 نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمایا تھا۔ اسی یعنی (دریہ منورہ) کے
 لوگ راہِ ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ
 اسے (عبد اللہ بن ابی کو تاج سپند دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن
 جب اللہ تعالیٰ نے اس غمگین کو اس حق کی وجہ سے غم کر دیا جو اس نے آپؐ کو
 عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا
 ہے جو آپؐ نے دیکھا چنانچہ آنحضرتؐ نے اسے معاف کر دیا۔

۶۰۵۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت
 تک اس کو سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر

وَالِی مَن تَبَّیَّتْ تَوْبَهُ الْعَاصِی - وَقَالَ عَبْدُ

بْنُ عَمْرِو لَا تَسْکُوْا عَلٰی شَرْبَةِ الْخَمْرِ

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَجْزٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ

عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

يُحَدِّثُ جِئْتُ تَخْلُفَ عَنْ قُبُولِ وَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَ أَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا سَلِمَ - عَلَيْهِ فَا قَوْلُ فِي نَفْسِي حَيْثُ

سَقَمْتُ بِهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَهْلًا ؛ حَتَّى كَمَلْتُ خَمْسِينَ

لَيْلَةً وَ أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا جِئْتُ مَلِكًا

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ السَّلَامُ

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهَرِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ وَ أَنَّ مَالِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَبِلْتُهُمَا فَقُلْتُ

عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَهَلَّا يَأْتِيَانِي شَيْءٌ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّحْفَ فِي الْأَمْرِ كَلِمَةً فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ

عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُم السَّلَامُ

عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ

بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ تَحْتِ رُحَى

نہیں ہو گیا اور کہتے وہ ان تک گنہگار کا توبہ کرنا ہر سہ ماہ ہے اور

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام دیکرو۔

۱۱۸۵ - ہم سے ابن جبیر نے حدیث بیان کی ان سے بیٹ نے حدیث بیان کی،

ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور

ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔

وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ بنو نضیر میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں انھوں نے

کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ اندازہ لگاتا تھا کہ انھوں نے جواب

سلام میں بڑھ مبارک بلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور انھوں نے

میں اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا منازعہ کر کے بوجہ اعلان کیا۔

۶۰۶ - ذمیر کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں

زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان

کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ

”اسام علیک“ انھیں موت آئے، میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب

دیا ”وعلیکم السلام واللہ“ انھوں نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو کہ نبی اللہ

تعالی تمام معاملات میں زہری کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!

کیا آپ نے سنا نہیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ان کا

جواب دے دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور انھیں بھی)۔

۱۱۸۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر

دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہودی سلام کریں اور اگر ان میں

سے کوئی ”اسام علیک“ کہے تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیک“ (اور

انھیں بھی) کہہ دیا کرو۔

۱۱۸۸ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے خبر

بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک نے

استیعنے نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اب

کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہو۔

۶۰۷ - جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کا

السُّلَيْمِيُّ لَيْسَ بَيْنِي وَأَمْرًا

۱۱۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو سَافٍ بْنُ مَهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ
 عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَبَتُّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَدَامِ وَأَبَا
 مَرْثَةَ الْعَنُوتِيُّ وَكُنَّا فَارِسَ فَقَالَ انْطَلِقُوا
 حَتَّى تَأْتُوا دُفْنَهُ خَافَ فَإِنَّ بَيْنَهُمَا مَرْثَةَ فَمِنْ
 الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا مَخِيفَةٌ مِنْ خَاطِبٍ بَنِي إِفْ بَلْتَعَا
 إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ فَأَذْرَكُنَا سَيْدًا عَلَى جَبَلٍ
 لَوْحًا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ إِنَّهُ مَعَكَ؟ قَالَتْ مَا مَعِيَ
 كِتَابٌ فَأَخَذْنَا بِمَا تَبَعْنَا فِي سَرَّ خِلْعَانَا وَحَدَّثْنَا
 شَيْئًا. قَالَ مَا حَبَايَ مَا نَزَى كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَعَنَ
 عَلَيْكَ مَا كَذَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالَّذِي يُخْلَفُ بِهِ لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنَجِدَنَّ نَدِيْعَ
 قَالَ قُلْنَا أَيْتِ الْخِدَّةَ مَتَى أَهْوَتْ بِنَدِيْعٍ إِلَى مَجْزَعِهَا
 هِيَ مَخْتَصِرَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا
 بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا
 حَمَلَكَ يَا خَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكُونُ
 مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا عَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ،
 أَسَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا مَدْفُوعَةً اللَّهُ
 بِهَا عَنْ أَحَدٍ وَمَا بِي وَكَلِمَتِي مِنْ أَمْعَابِكَ هَذَا
 إِلَّا ذَلِكَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَحَدٍ وَمَا لِي
 قَالَ - مَهْ قَدْ تَلَا تَقُولُ وَاللَّهِ الْخَيْلُ
 قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعَا عُمَرَ
 فَأَضْرَبَ عَنْقَهُ فَقَالَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ
 وَمَا مِنْ رِيَّةٍ لَعَلَّ اللَّهَ فَدَا

خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی:

۱۱۸۹۔ ہم سے یوسف بن مہلول نے حدیث بیان کی، ابن سعد ابن ادريس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ذہیر بن عوام اور ابو مرثد غفوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑوں سوار تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضۂ فارخ، رملہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہو گا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پایا۔ وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہیں پر دلی حجاب، آنحضرت نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے، اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو کھینچا یا اور اس کے کچا وہاں تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط نظر نہیں آتا، بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ آنحضرت نے غلط بات نہیں کہی ہے قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، تم خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی، اور خط نکالا بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے دریافت فرمایا، حاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں ابھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدل نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد خط بھیجنے سے، صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کر لے۔ آپ کے جتنے دہاجر صحابہ ہیں ان کے مگر معظم میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کر لے گا۔ آنحضرت نے فرمایا، انھوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا جھگڑائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھ اجازت

اَلتَّحَنُّ عَلَىٰ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ رَغِمَ لَہٗ مَا سَلَّمْتُمْ فَعَدَّ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّةُ ۚ قَالَ
مَنْ مَعَتْ عَمِنَا عُمَرُ وَقَالَ اَللّٰهُ وَ
رَسُولُہٗ اَعْلَمُ ۝

باب کَيْفَ یُکْتُبُ الْکِتَابُ اِلَى اَهْلِ الْکِتَابِ

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْخَسَنِ
اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ
رَافِیْ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا سَفْیَانَ بْنَ حَرْبٍ الْخِزْرَیَّ
اَنَّ هَرِیرَةَ قَالَ سَلَّ اِلَیْہِ فَا فَخَرَّ مِنْ قَدْرِیْشٍ وَكَانُوا
یُحَارِبُ اِیَّامَ شَہَادٍ فَا تَوَدَّ فَا ذَا الْحَدِیْثِ قَالَ ثُمَّ دَعَا
بِکُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّی نِزَا فَا فِیْہِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِہٖ اِلٰی ہَرِیرَةَ قُلِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۝

باب مِنْ مُبِیِّہٍ فِی الْکِتَابِ وَقَالَ

اَللّٰهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَیْبَعَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ہَرِیرَةَ عَنْ اَبِي ہُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ۝ اَللّٰهُ ۝ كَرَّمَ جَلَسَاتِیْنِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
اَحَدَا حَشَبَةً فَتَقَرَّحَا فَا دَخَلَ فِیْہَا اَنفٌ دِیْنَارِی
وَ مِیْخِیْفَتُمَیْنِ اِلٰی مَا جِیءَ ۝ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِی
سَلَمَةَ عَنْ اَبِیہِ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَةَ قَالَ اَللّٰهُ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ حَشَبَةً فَجَعَلَ
اَلْمَالُ فِی جُوفِہَا وَکَتَبَ اِلَیْہِ مِیْخِیْفَتُمَیْنِ فَلَا یَنْ
اِلٰی فَلَاحَ ۝

باب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَوْلُہٗ اِلٰی سَیِّدِ کُھْ ۝

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مِیْخِیْفَتُمَیْنِ اِس کی گردن مار دوں بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا عمرؓ تمہیں کیا معلوم،
اللہ تعالیٰ جو رک رکھائی شرمیلی صاحبہ کی زندگی پر مطلع تھا اور اس کے باوجود کہا کہ،
تم جو جاہلوں کو تمہارے لیے جنت لکھ دی گئی ہے، بیان کیا کہ اس پر عرضی اللہ عز
کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں اور عرض کی، اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے والے
۱۱۹۰۔ اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے۔

۱۱۹۰۔ ہم سے محمد بن مغال ابو الحسن نے حدیث بیان کی، ابھی عبداللہ
نے خبر دی، ابھی پوش نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ابھی عبداللہ
بن عبداللہ بن عبد اللہ نے خبر دی، ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور
ابھی ابوسنیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قتل نے قریش کے چند افراد
کے ساتھ ابھی بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام بخاری کی طرف سے گئے تھے۔ سب
لوگ ہر قتل کے پاس آئے۔ پھر انھوں نے داخلہ بیان کیا۔ بیان کیا کہ ہر قتل نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا خط میں یہ لکھا ہوا
تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو امیر کا بندہ اور اس کا رسول
ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہر قتل عظیم و دم کی طرف سلام ہو ان پر جنہوں نے
ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد۔

۱۱۹۱۔ خط کس کے نام سے شروع کیا جائے لیث نے

بیان کیا کہ محمد سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے
عبدالرحمن بن ہریرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ آنحضرتؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا
ذکر کیا کہ انھوں نے لکھی کا ایک لکھا لیا اور اس میں سوراخ کر کے
ایک ہزار دینار داخل کر رکھا۔ وہ خط ان کی طرف سے ان کے ساتھی
(قریشیوں) کی طرف تھا اور عربی الاصلی نے بیان کیا کہ ان سے ان کے
دادہ نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے کوئی کے ایک لکھ میں سوراخ کیا اور
مال اس کے اندر رکھ دیا۔ اور ان کے پاس ایک خط لکھا، غلام کی
طرف سے منسلک کر دیے۔

۱۱۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے سردار کے
لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیر نے حدیث

بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قرظ کے پیوی سعد رضی اللہ عنہ کو نکالتے بناتے پیتا رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضرتؐ نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل (کے لیے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی تائیدی پر آگاہ ہیں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری فیصلہ کن راہی کہ ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو قتل کر دیا جائے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جس فیصلہ کو فرشتے نے کیا تھا۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علی کے بھائی بعل) "الی" حاکم نقل کیا ہے۔

۱۱۱ - مصنف - ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضرتؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توبہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارکباد دی۔

۱۱۲ - ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی۔ ان سے بہام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۳ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وجب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حیرہ نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہری نے معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرتؐ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

۱۱۴ - دونوں ہاتھ پکڑنا۔

اور حماد بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهِيلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - أَنَّ أَحَدَ قُرَظٍ نَزَلُوا عَلَى حَكَمٍ - سَعْدٍ فَأَسْلَمَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: قَوْمُوا إِلَيَّ سَتِيدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرُكُمْ فَقَدْ عَلِمْتُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حَكِيمٍ قَالَ: فَأَيُّ أَهْلِكُمْ أَنْ تُقْتَلَ مُعَاتِلَتُهُمْ وَتُسَبَّيْ ذِمَّتُ أَيْرُجُهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: أَفَهَمَنِي بَعْضُ أَهْلِهَا عَنْ أَبِي النَّوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ: إِلَيَّ حُكْمِي:

بِأَمْرِ الْمَصَافَحَةِ - وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: عَلِمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْتَةَ وَكَهْنِي بَيْنَ كَفَيْهِ - وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: وَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا يَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: إِنْ هَلَكْتُ بَنِي عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرِدُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَذَا فِي:

۱۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِإِنْسٍ كَانَتْ الْمَصَافَحَةُ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ:

۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَجْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ بِيَدِ حُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:

بِأَمْرِ اخِذَ الْيَدَيْنِ - وَصَافَحَ حَمَّامُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ:

۱۱۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سحر و البر معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنکھوں کی پتیلیوں کے درمیان میں تھے۔ اس طرح سکھایا جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان ان محمداً عبداً ورسولہ۔ آنکھوں اس وقت حیات تھے جیب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صبیحہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے۔ السلام یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ہاں

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَحْرٍ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّوَرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّاتُ يَتْلُو وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اسْتَلَمَ مُرَّ عَلَىكَ أَجْمَعًا السَّيِّئُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اسْلَمَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا فَلَمَّا قَبِضَ قَلْبُنَا اسْلَمَ مُرَّ بَيْنِي وَعَلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الحمد لله تفہیم النجاری کا پچیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۷۷ چھیسو ال پاره

باب ۱۳۔ الْمُعَاقِبَةُ وَقَوْلُ الرَّجُلِ كَيْفَ

۱۳۔ معانقہ اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری؟

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اسحاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ هَجَرَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَجَرَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوِيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ يَارِثًا فَأَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ لَا تَرَاكَ أَنْتَ بِاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَبْلَ الْعَصَا وَاللَّهُ إِيَّايَ لَا مَا يَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَوِيَ فِي وَجْعِهِ وَإِيَّايَ لَا عَرَفْتُ فِي وَجْعِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَمُوتَ قَدْ ذَهَبَ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَسَا لَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلَيْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمْرُنَا قَدْ وَصَلِي بِنَا؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُمَا هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسَلَّمْتُمَا فَيَمْنَعُنَا لَا يَعْلَمُنَا هَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِيَّايَ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا ۱

باب ۱۴۔ مَنْ أَجَابَ بِكَفِّكَ وَسَعْفِكَ:

۱۴۔ جس نے کفّیک و سَعْفیک سے جواب دیا،

۱۱۹۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضور کی وفات ہوئی تھی، لوگوں نے پوچھا، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ، سکون رہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم آنحضور کو دیکھتے نہیں، واللہ تین دن کے بعد ہمیں ڈنکے سنانے چلنا پڑے گا۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرم اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبد المطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرم کے پاس چلو تاکہ پوچھا جائے آنحضور کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اور دوسروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ حضور ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ اگر ہم نے اس حضور سے خلافت کی درخواست کی اور اس حضور نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہیں دینگے میں تو آنحضور سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو اس لئے میں نے اس حضور کو دیکھنے کے لئے جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضور کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ بٹھنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضور تشریف لائے تو) میں نے عرض کی، میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آجائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، اس حضور نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے

کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہوگی، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، (الحشر نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں؟ زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے مقام بزد میں بیان کی تھی الحشر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابو شہاب نے الحشر کے واسطے سے بیان کیا (ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اگر سونا اعدہ ہار کی کے برابر بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ امیرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۱۱۵۔ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ

۱۱۵۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے؛

۱۱۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے،

۱۱۶۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو؛

۱۲۰۔ ہم سے خلاؤ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھ

البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ؛

باب ۱۱۶۔ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ فَاَمْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَاَنْشُرُوا الْآيَةَ؛

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

عَنْ مُجَنِّدٍ أَمْلَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَهُ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَكُفُّوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے،

وَيَجْلِسُ فِيهِ اَخَرٌ دَلِيكَ تَفْسَحُوا وَتَوْشَعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ

۱۷۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کے لئے اہتمام کیا، تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں،

باب ۱۷۸۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ اَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ اصْحَابَهُ اَوْ يَتَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ يَقُومُ النَّاسُ

۱۷۸۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معترف حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابو جازع کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔ تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو ادھوت و لیبر پر بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے تھے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کر رہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب آپؐ نے یہ دیکھا تو آپؐ کھڑے ہو گئے جب آپؐ نے حضورؐ کھڑے ہو گئے تو آپؐ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے، اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے، میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اے وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہو انہی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک تمہیں (اجازت

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِي يُذَكِّرُ عَنْ اَبِي مَجْلِسٍ عَنْ اَبِي بَنِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَعْفَرٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَعَدَّوْنَ قَالَ فَاخْتَدَّ كَاثَهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ قَلَمًا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ كَثْرَةٌ وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَبَعَثْتُ فَاخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَقَدْ بَعَثْتُ اَدْخُلْ قَارِخِي الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْتُونََكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِيَا أُولَئِكَ تَعْلَمُونَ مَا يُرْسَلُ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

دی جائے ارشاد) "اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا" تک۔

باب ۱۷۹۔ الْاِخْتِصَابُ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقَرْصُ وَالْمَقْصُورُ

۱۷۹۔ ہاتھ سے اختیار کرنا یہ قرقار کو کہتے ہیں (یعنی اس

طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں زائیں ہیٹ سے ملائی جائیں

اور دونوں ہاتھوں سے ہنڈلی پکڑے رہا جائے،

۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی انہیں ابراہیم بن منذر عزامی نے خبر دی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ناخ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذَرِ الْجَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

طرح اقباء کئے ہوئے دیکھا،

۱۹۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا کر بیٹھا۔ جناب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی اخصفرو! اللہ سے دعا نہیں کرتے! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے،

۲۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر دوں؟ صحابہ نے عرض کی، کیوں نہیں یا رسول اللہ! اخصفرو! نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا،

۲۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اور ان سے بشر نے اسی طرح حدیث بیان کی (اور یہ بھی بیان کیا کہ اخصفرو! ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ہاں، اور جھوٹی بات بھی، اخصفرو! سے بار بار دہراتے رہے کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے،

۲۲۔ جو کسی ضرورت یا کسی اور مقصد کی وجہ سے تیز

چلا،

۲۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے عقبہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے۔

۲۴۔ تخت،

۲۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے، ان سے ابو الطفلی نے، ان سے مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں اخصفرو! اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھی، مجھے کوئی ضرورت ہوئی لیکن میں اٹھا پسند نہیں کرتی تھی البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے آہستہ سے کھسک جاتی تھی،

وَسَلَّمَ بِغَاءِ اللَّعْبَةِ مُعْتَبِرًا يَدِي هَكَذَا ۱۹۔ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيِ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوِّمٌ يَرُدُّةً قُلْتُ لَا تَنْتَعِرُ اللَّهُ؟ فَقَعَدَ ۲۰۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْجَعْفَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِكَبِيرِ الْكِبَائِرِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا شَرُّكَ بَابُكَ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ۲۲۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مِثْلَهُ رَوَاهُ مُتَّكِئًا نَجَلَسَ فَقَالَ، أَلَا دَقُولُ الزُّرُورَ قَمَا تَأَلَّ يَلْزَمُهَا حَتَّى نُلْغَا لَيْتَهُ سَكَتَ ۲۴۔

بَابُ ۲۵۔ مَنِ اتَّكَأَ فِي مِثْلِهِ لِحَاجَةٍ

أَوْ قَصْدٍ ۲۵۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْعَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ ۲۷۔

بَابُ ۲۸۔ السَّرِيرُ ۲۸۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي الضَّمَالِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفُطْرَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْتَرُ أَنْ أَمُومَ فَأَسْتَقْبِلُهُ فَأَسْأَلُ الْإِسْلَامَ ۳۰۔

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھایا گیا :

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبداللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذرا) نے ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو یلیح نے خبر دی، انہوں نے ابو قلابہ کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ میں تمہارے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضرت میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دیا، اُن حضور زمین پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضور کے درمیان حوں کا توں پڑا رہا، پھر آنحضرت مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا اسات دن میں لے کے عرض کی، یا رسول اللہ! فرمایا اگر وہ دن، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا واؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے :

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے میسر نے، ان سے ابراہیم نے اور اوران سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے میسر نے اوران سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا کی اے اللہ، مجھے ایک ہفتہ عطا فرما، چنانچہ آپ ابوذرؓ کو دعا کی مجلس میں بیٹھے، ابوذرؓ رضی اللہ عنہ نے دیا سنت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے پوچھا، کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، کیا

باب ۲۲۔ مَنِ الْيَقِيْ لَهُ وِسَادَةً ۖ
۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَلْبِغِ قَالَ رَأَيْتُ مَعَ آيَمِكَ زَيْدًا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا وَقَبَّ السَّيِّحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَهُ صَوْمِي قَدْ خَلَّ عَلَيَّ فَا لَقِيتُ وِسَادَةً مِنْ أَوْمِجُوعَا لَيْفٌ تَجَلَّسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي، أَمَا لَكُنِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ شَرَاةٌ آيَا مِ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَسَا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ إِهْدِي عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ لَاصَوْمَ قَرِئَ صَوْمِهِ وَادَّشَطَرَ الشَّاهِرَ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ :

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ أَنَّ قَبِيْرَ الشَّامِ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عُلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَقُمْتُ رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيْسًا فَقَعِدَ إِلَى أَبِي الدَّرَّاءِ فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ مَا جِئْتُ الشَّرَّ الَّذِي كَانَتْ لَا يَعْلَمُهُ قَوْمُهُ؟ يَعْنِي هَذِيْقَةً، أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَتْ فِيكُمْ الَّذِي أَجَادَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ يَعْنِي عَمَّارًا أَوْ لَيْسَ فِيكُمْ مَا جِئْتُ الْوِسَادَةَ؟ يَعْنِي اِئْتِنَ مَسْعُودٍ أَلَيْفَ كَانَتْ عَبْدًا لِلَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا

تمہارے یہاں مسواک اور گدھے والے نہیں ہیں؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، بعد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ "واللیل اذا یغشی" کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ علامہ نے کہا کہ وہ "والذکر والاُنْثٰی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا۔

۷۲۳۔ جمعہ کے بعد قیلولہ :

۱۲۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرنے لگے۔

۷۲۴۔ مسجد میں قیلولہ :

۱۲۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام "ابو تراب" زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپ کو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے رُکے (اور شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہو گئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیلولہ نہیں کیا ان حضوٰر نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضرت تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گردن پر لود ہو گئی تھی، آنحضرت مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرماتے گئے، ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو۔

۷۲۵۔ کچھ گونگی ملاقات کیلئے گیا اور قیلولہ نہیں کی یہاں کیا،

۱۲۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا

یغشی؟ قَالَ وَالتَّذْكَرُ الْاُنْثٰی، فَقَالَ مَا زَالَ كَهَذَا عَظْمًا حَتَّى كَادُوا يَشْكُوْنَ فِي وَقَدْ سَمِعْتُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

کہ وہ "والذکر والاُنْثٰی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا۔

باب ۷۲۳۔ الْقَائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ :

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا قِيلُ وَنَقْدًا فِي بَعْدِ الْجُمُعَةِ :

باب ۷۲۴۔ الْقَائِلَةُ فِي الْمَسْجِدِ :

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ يُعَلِّی اسْمُ آحَبٍ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَا يَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ ابْنِ عَمْرٍ؟ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَتَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسَانُ، انْظُرَا إِنِّ هُوَ قَبَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُفْطِحٌ قَدْ سَفَطِرْدَاوُكَ عَنْ شِقْبِهِ فَأَمَابَهُ تَرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أَبَا تَرَابٍ قَدْ أَبَا تَرَابٍ :

باب ۷۲۵۔ مَنْ لَزِمَ مَا فَقَالَ عِنْدَهُ :

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْإِنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ الْبَتِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا

دیتی تھیں اور آنحضرتؐ نے ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ پھر جب آنحضرتؐ سو گئے اور بیدار ہوئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ کا پسینہ اور جھڑے ہوئے آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور نمک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سک (جس میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے منوط میں ملا دیا جائے

بیان کیا کہ پھر ان کے منوط میں اسے ملا لیا گیا،

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ آبِي طَالِحَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى مَبَارٍ يَدْخُلُ عَلَى أَمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَدْحَانَ فَتَقَطِّعُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَارَةَ بِنِ الصَّامِتِ فَتَدْخُلُ يَوْمًا فَاطَعَنْتُهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ ثَلَاثَ فَعُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْعَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْبَلَدِ عَلَى الْأَسْرَةِ، فَقُلْتُ أَدُمُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فِدَاعًا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْعَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ، فَقُلْتُ أَدُمُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ، أَنَا مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَأَيْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصَوَّرْتُ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبد اللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائش تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور وہ اس حضورؐ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ایک دن آنحضرتؐ ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضرتؐ کو کھانا کھلایا، پھر آنحضرتؐ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ مہنس رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر دکنیتوں میں (سوار ہوں گے) (جنت میں وہ ایسے ہیں) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر اسحاق کو اس سلسلے میں شبہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضرتؐ دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے، آنحضرتؐ نے دعا کی، پھر آنحضرتؐ پناہ رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو مہنس رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے، جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر میں نے عرض کی، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس میں سے کر دے۔ اسی حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہوگی، پناہ خواہم رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) اس سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں؛

باب ۲۶۱۔ اَنْجَلُوْا سَيِّفَ مَا يَنْتَبِرُ

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَبْعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنَّمَا كُنَّا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا جِئْنَا نَحْمَدُ لَعَادَ رَبِّنَا وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَشِيًا لَا وَدَّيْهِ مَا تُحْفِي مَشِيَهَا مِنْ مَشِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَجَعَتْ قَمَالًا رَجْعًا بِلَابَتِي، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ يَكَاكُ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى عُدَّتَهَا سَارَهَا الْفَاطِمَةُ إِذَا رَجُلِي تَضَعْتُهَا، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ حَقَّقْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَمَّا سَارَتْ، قَالَتْ مَا كُنْتُ إِلَّا فُتِي حَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَلَمَّا تَوَلَّى قُلْتُ لَهَا، عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا فِي عَيْنِكَ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي، قَالَتْ أَمَا أَرَأَيْتَ فَنَعَمَ فَأَخْبَرْتَنِي

باب ۲۶۲۔ مَنْ قَابَلَ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَهَمَّ أَنْ يُغَيِّرَ سَبِيْرَ مَا جِئَهُ فَإِذَا مَاتَ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَّاتٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : إِنَّمَا كُنَّا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا جِئْنَا نَحْمَدُ لَعَادَ رَبِّنَا وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَشِيًا لَا وَدَّيْهِ مَا تُحْفِي مَشِيَهَا مِنْ مَشِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَجَعَتْ قَمَالًا رَجْعًا بِلَابَتِي، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ يَكَاكُ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى عُدَّتَهَا سَارَهَا الْفَاطِمَةُ إِذَا رَجُلِي تَضَعْتُهَا، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ حَقَّقْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَمَّا سَارَتْ، قَالَتْ مَا كُنْتُ إِلَّا فُتِي حَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَلَمَّا تَوَلَّى قُلْتُ لَهَا، عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا فِي عَيْنِكَ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي، قَالَتْ أَمَا أَرَأَيْتَ فَنَعَمَ فَأَخْبَرْتَنِي

باب ۲۶۳۔ سَهْلُتُكَ مَطْلَبُ بَيْطِهَا

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیشی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا؛ اشتمالِ صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتیاء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور صلا مست اور منابت سے اس روایت کی متابعت معمر، محمد بن ابی حفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے زہری کے واسطے سے کی؛

۱۲۱۴۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا؛

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے ان سے نواس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مردق نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرض وفات میں آنحضرت کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں بٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، تبیس خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی بلکہ بہت ہی مشابہ تھی جب حضور اکرم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹھی، اگر چاہا پھر آنحضرت نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ حضور نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضرت نے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آپ حضور نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آپ حضور کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضرت کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں

سہ۔ دونوں پہناووں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ گزری چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب اس حضورؐ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال اس حضورؐ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دوسرے مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپؐ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی، جب اس حضورؐ نے میری پریشانی دیکھی تو آپؐ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔

۷۲۸۔ چت لیٹنا،

۱۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تیمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپؐ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

۷۲۹۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپؐ میں

سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نہ ہی اس پر ہنر گاری کی سرگوشیاں کرو اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد "اور ایمان والو کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم رسولؐ سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے، کچھ خیرات دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ، لیکن اگر تم مقدت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" ارشاد "اللہ بخیر بما تعلقون" تک ۷۲۹۔

۱۲۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

قَالَ: اَمَّا حِينَ سَارَ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ اخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْفَرَاغِ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاحِدَةً قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْآجِلَ إِلَّا قَدْ اخْتَرَبَ مَا لَقِيَ امْلَهُ وَاصْبِرْ قِيَامِي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَيَكُنْتُ بِكَ فِي الذِّئِ رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَرَحِي سَارَ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تُؤْمِنِينَ إِنَّ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَمِ

۷۲۸۔ الاِستسنان،

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اخْبَرَنِي عِبَادُ بْنُ تَيْمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلِيقًا وَاضْعًا أَحَدِي رَجُلِيهِ عَلَى الْأُغْرَى

۷۲۹۔ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَسَا بَعَثْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَرُوا بِالْأَسْمِ وَالْعُدَّةِ، وَ

مَغْصِيَةِ الرَّسُولِ وَمَنَاجَرُ بِالْبَيْتِ قَالَتَقُوْا إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ ابْتِغَايْتُمْ دُونَهُ نَجْوَاكُمْ هَدَقَهُ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا قَاتٍ اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں۔
۷۳۰۔ راز داری؛

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے مقبر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا؛

۷۳۱۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی خروج نہیں؛

۱۲۱۸۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) یا ان جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس

۱۲۱۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے عائشہ نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی، میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو گیا، چنانچہ حاضر ہوا، اُن حضور اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اُن حضور کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا؛

۷۳۲۔ دیر تک سرگوشی نہ کرنا۔ آیت "اذہم غولی" میں غولی ناجیت کا مصدر ہے، ان لوگوں کا وصف اس سے بیان کیا گیا ہے، مفہوم یہ ہے کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں؛

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَبَّأُ بِلِيٍّ اِثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ ؛
باب ۳۰ - حَفِظُ السِّرِّ ؛

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، أَسْرَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اخْبَرْتُهَا بِهِ ؛

باب ۳۱ - إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالسُّتَةِ وَالْمُتَجَاوِزِ ؛

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَبَّأُ رَجُلَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْطِطُوا بِاللَّيْلِ أَجَلَ أَنْ يُحْزَنَهُ ؛

لَيْسَ تَاكِتِيسَ سَاتِي كِيدَه فَاطَرَهْ بوجله،
۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنِ الْأَسْمَشِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ بَنَاءُ أُمَيَّادٍ بِهَا وَجْهٌ اللَّهُ قُلْتُ أَمَّا وَاللَّهِ لَا تَبْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِيَتُهُ دَهْرِي مَلَأَ قَسَارَتُهُ فَعَصَبَ حَتَّى اخْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُؤْمِنِي أَوْذَى بِالْكَثَرِ مِنْ هَذَا قَصَبَرِ ؛

باب ۳۲ - طَوْلُ النَّحْوِي . وَإِذَا هُمُ تَجَوَّيْ مَصْدَرًا مِنْ تَجَاوَيْتُ ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْبُعْيُ اِيتِنَا جُوتِ ؛

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ مُرَجُلًا يَسَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَالَ يَتَابِعُهُ حَتَّى تَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ۝

۱۲۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہے تھے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سوئے گئے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھی ۝

بَابُ ۳۳ لَا تُزَكُّ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ ۝ ۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُونَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ إِمِيهِ قَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُزَكُّو النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ۝

۳۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے ۝ ۱۲۲۱۔ ہم سے ابو یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو ۝

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَرْثُئٍ قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْبَدْيَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَخِثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَذَابٌ لَكُمْ فَإِذَا اتَّيْتُمْ فَأَطِغُوا عَاظَكُمْ ۝

۱۲۲۲۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو ۝

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَيَّةِ وَأَجْنَفُ الْأَبْوَابِ وَأَطْفَعُ الْمَصَابِيحِ قَاتُ الْفَوَسِقَةِ رَبُّمَا جَرَّتِ الْفَيْتِيلَةُ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۝

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے کثیر نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ چوباب بعض اوقات چراغ کی بتی بجھنے لیتا ہے اور گھروالوں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ سلگ جاتی ہے) ۝

بَابُ ۳۴ اغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ ۝ ۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عُبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصَابِيحُ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدَ ثُمَّ وَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِیَّةَ وَغَبَرُوا الطَّلْعَامَ وَاشْتَرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَاحْبِسْتُهُ قَالَ وَلَوْ بَعُوهُ

۳۴۔ رات کے وقت دروازے بند کرنا ۝ ۱۲۲۴۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، اشقیقوں کا منہ بند کر دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، حماد نے بیان کیا کہ میرا

خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ ”اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو۔“

باب ۳۷۔ الْيَخْتَانُ بَعْدَ الْيَكْبَرِ وَتَنْفِ الْإِبْطِ

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختنہ، اور بغل کے بال صاف کرنا؛

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزفہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، ختنہ، مونے زیر ناف بنانا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوئی کرنا اور ناخن کاٹنا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْيَخْتَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَنْفِ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَقَلِيلُ الْأَخْفَارِ

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب بن خزرجی نے، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے نسی سال کی عمر میں ختنہ کرایا، اور آپ نے قدم۔ بالتحقیف (ختنہ کا آگ) سے ختنہ کرایا، ہم سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے مؤثر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الزناد نے بالقدم و تشدید کے ساتھ بیان کیا

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَمَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَمَنَ بِالْقَدَمِ مُحَقَّقَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْخَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدَمِ

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے ابواسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا اور ابن ادیس نے اپنے والد کے خوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عِبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِثْلَ مِمَّا أَنْتَ جِئْتَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْرُوءٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتَمُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يَذْرُوكَ قَالَ ابْنُ أَبِي بَرْسَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتَمْتُ

۳۔ شریعت اسلامی میں ختنہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ وسلم کو بعد البلوغ بھی ختنہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ادھر عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے ختنہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ختنہ سے اس کی موت واقع ہو گئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نو مسلم بالغوں کو بھی ختنہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد ختنہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات موت تک نوبت پہنچتی ہے

۴۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے ،
باطل ہے ، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد :

بَابُ ۳۶۔ یُنْفِیْ تَهْوِیَ بَاطِلٍ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ
طَاعَةِ اللَّهِ . وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى
اُقَامِرْتُ وَتَوَلَّیْهِ تَعَالَى . وَمِنْ النَّاسِ مَنْ
یَشْتَرِیْ تَهْوِیَ الْحَدِیْثِ لِیُفِیْلَ عَنْ مِیْلِ اللَّهِ :

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے بہت نے حدیث
بیان کی ، ان سے عقیل نے ، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ کما کہ مجھ سے
حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا ، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ " لات وغری کی قسم ، تو پھر وہ لاہ
الہ اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں ، اسے صدقہ
دینا چاہیے :

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَحْیٰی عَنْ
اَلِیْسَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ
فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى اُقَامِرْتُ فَلْيَتَصَدَّقْ :

۴۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ قیامت
کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ موسیٰ چرانے والے کو ٹھوں
میں اکڑنے لگیں گے :

بَابُ ۳۷۔ مَا جَاءَ فِي الْبَنَاءِ . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْوَاطِ
السَّعَاءِ إِذَا انْقَادَ رِعَاءُ الْبُحْمِ فِي الْبَنِيَانِ :

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے اسحاق نے حدیث
بیان کی ، آپ ابی سعید ہیں۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے
ایک گھر بنایا ، تاکہ بارش سے حفاظت ہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو
اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی :

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ مَا يَكُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَّةٌ
بِيَدِي بَنِيَّةً يَكُنِي مِنَ الْبُحْمِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ
مَا أَقَاتَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ :

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو سفیان
نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ واللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں
نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا ، سفیان نے بیان
کیا کہ میں نے کہا ، پھر یہ بات اپنی عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے کہی
ہوگی :

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا وَفَعْتُ لَبْنَةً
عَلَى لَبْنَةٍ وَلَا عُرُسْتُ نَحْلَةً مُنْذُ قُبِعَتِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كُنْتُ
يَبْغِضُ أَهْلَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَيْتُ ، قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ
قُلْعَلَهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِي :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الدعوات ۱۱

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مجھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے“

بَابُ ۳۸۔ قَوْلُهُ تَعَالَى فَادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ وَكُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

۱۲۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہنا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے المزج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے غیاث نے بیان کیا، ان سے معمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَتْلُوهَا مَوْبِقًا وَأَرِيدُ أَنْ أَخْبِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ، وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً أَوْفَالَ يَكُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتَجِيبَ فَبَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۷۳۹۔ سب سے بہتر استغفار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَابُ ۳۹۔ أَفْضِلِ اسْتَغْفَارَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْسِدُكُمْ يَأْمُرُ بِالْعِصْيَانِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَسْهَارًا. وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَنْ يَبْذُلَهُمْ لِيَصْطَرُوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

۱۲۳۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شذاد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَذَادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا سَأَلْتُكَ عَوْدِيكَ مِنْ قَبْلُ مَا مَنَعْتُكَ ابْوَدُكَ بِغَفْلَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوهُ بَدَنِي أَخْضِرِي قِيَامَهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَتْ مَنْ قَاتَلَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْتًا بِهَا قَاتَلَتْ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَالَتْ قَاتَلَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَاتَلَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِهَا قَاتَلَتْ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَالَتْ قَاتَلَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

علیہ وسلم نے، کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استغاثت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرتا، اُن حضوٰر نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھے ہوگا وہی میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا، شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

باب ۴۰۔ اِسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَسَةَ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

۴۰۔ دن اور رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار
۱۲۳۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اُن حضوٰر نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں دن میں سو مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں،
۴۱۔ توبہ۔ قیادہ نے فرمایا کہ توبوا اِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَقْصُوْنَهَا فِي نَفْسِكُمْ سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے،

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنِ الْعَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعٌ تَحْتَ جَبَلٍ يُخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُو شَهَابٍ بَيِّنَةٌ قَوْلِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ

۱۲۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی ان سے العشاء نے، ان سے عمارہ بن یثیر نے ان سے عمارث بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کی، ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے، جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو کیمی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک مٹکے پر اس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا، ابو شہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا رسول اللہ

متوجہ کیا، اور تجھ پر بھر دسریا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا، پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا۔

۴۷۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا،

۱۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے ان سے یسع نے اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں توشہ (مرا دیندہ سے) دے دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

۴۷۶۔ دائیں کرٹ پر سونا،

۱۲۴۱۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے علاء بن سیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے "اللہم اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت اموری الیک، والجات ظہری الیک ما غبط ورجۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک امنک بکتابک الذی انزلت ونبیت الذی ارسلت" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہو گئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی، اس طرح جو شخص "ما رجۃ سے ما غوڑ ہے" ملکوت، یعنی ملک سے جیسے "ما ہوت خیر من رحموت" بولتے ہیں "تو عجب خیر من ان تو رحم"۔

۴۷۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا،

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریم

رغیۃ و ما ھیۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک، امنک بکتابک الذی انزلت ونبیت الذی ارسلت، فان مت مت علی الفطرۃ،

باب ۳۰۔ وَضِعَ الْيَدِ الْيُسْطٰی تَحْتَ الْغَدَاةِ الْاَیْمٰی:

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا اَبُو حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ رِیِّعٍ عَنْ حَدِیْقَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخَذَ مُضْجَعَهُ مِنَ اللَّیْلِ وَقَمَعَ یَدَاہُ دَخَلَ حَقًّا ثُمَّ یَقُولُ، اللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوتُ وَاَحْیَا وَاِذَا اسْتَبْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاَلِیْہِ النَّشُورُ،

باب ۳۱۔ النَّوْمُ عَلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ:

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَیَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ السَّیِّبِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَیْنٍ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ، کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْوٰی اِلٰی فَرَّاشِہِ نَامَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْہِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَالْجَأتُ ظَہْرِیْ اِلَیْکَ مَا غَبَطَ وَرَجَیْتُ اِلَیْکَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَمْ یَمُتْ مَا تَخَعَّتْ لَیْلَیْہِ مَا تَخَفَتْ عَلٰی الْفِطْرَةِ، اِسْتَرْجِعُوا عَنْہُمْ مِنَ الرَّجْصَةِ۔ مَلُکُوتٌ، مَلُکُوتٌ مَثَلُ رَحْمَتٍ خَیْرٌ مِنْ رَحْمَتٍ۔ تَقُولُ، تَوَّعُّبٌ خَیْرٌ مِنْ تَرْجَمَةٍ،

باب ۳۲۔ الدُّعَاءُ اِذَا انْتَبَهَ بِاللَّیْلِ:

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سَفِیَّانٍ عَنْ سَلَمَۃَ عَنْ کُرَیْبٍ

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمون رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور ٹیکڑے کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کیا اور نہالو کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا (ایک تین مرتبہ سے) کم اعضا کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرتؐ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لیا تھا کہ آنحضرتؐ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا میں نے آنحضرتؐ کی رافضہ میں اتیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی آنحضرتؐ جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرتؐ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر۔" میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ میرے

پچھے امیر گوشت، امیر خون، میرے بال اور میرا چمڑا، اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا۔

۱۲۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی سلم سے سنا انہوں نے طاہس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں،

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَا عَنْهُمَا قَالَا بَشَرْتُ عِنْدَ مَبْرُوسَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي حَاجِبَتُهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ تَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْيَقْبَةَ فَأَطْلَقَ شَتَا قَهْمًا ثُمَّ تَوَمَّأَ وَفُضِرَ وَبَيْنَ وَمَنْ عَرَيْنَ لَمْ يَكُنْ وَكَدَّ أَبْلَعَ فَصَلَّى قَبْلَتْ ثُمَّ تَطَلَّيْتُ كِرَاحِيَةً أَنَا يَرْمِي إِلَيَّ كُنْتُ أَلْقِيهِ تَوَمَّأَ فَقَامَ يُصَلِّي فَقَبْلَتْ عَنْ يَسَارٍ فَأَخَذَ بِإِذِي... فَأَدَارِي فِي عَنَّا يَمِينِهِ فَنَنَامَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ مَقَامَاتٍ رُكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَعَهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَعَهُ، فَأَذَاتُهُ بِلَالٌ بِالْمَقْلَادَةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَمَّأَ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَعْرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَمَنْ يَمِينِي نُورًا وَفِي يَسَارِي نُورًا وَفِي قَوْلِي نُورًا وَفِي خَلْقِي نُورًا وَفِي أَمَلِي نُورًا وَفِي عِلْمِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، قَالَ كُرَيْبٌ: وَتَبَعُ فِي النَّبَاتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ ذُرِّيَةِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِمْ فَذَكَرَ عَقْبِي وَنَحْبِي وَدَعَايَ وَتَشْعُرِي وَتَبَشِيرِي ذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ:

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ سَمِعْتُ مَيْكَمَةَ بِنْتُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاهِسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ بِتَهَجُّدٍ قَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْعَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْعَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْعَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَبِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ - اَللَّهُمَّ لَكَ

اے اللہ تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف بھاگ گیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں،

۴۷۸۔ سوتے وقت بیکر و تسبیح،

۱۲۴۴۔ ہم سے یحییٰ بن عمار بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سیلی نے، ان سے علی نے کہ ناطقہ علیہا السلام نے چکی کی وجہ سے اپنے ہاتھ کی شکایت کی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں، ان حضورؐ گھریں موجود نہیں تھے اس لئے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ جب آنحضرتؐ آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ بیان کیا کہ پھر اس حضورؐ ہمارے یہاں نظر لائے، ہم اس وقت تک اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو، تو تنقیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تنقیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور تنقیس مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ پونیس مرتبہ،

۴۷۹۔ سوتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا اور تلاوت کرنا،

۱۲۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں عزوہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معذرت پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پڑتے،

باب ۵۰

۱۲۴۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی اسی سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے بلید بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ

أَمْسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَمَنْتُ وَإِلَيْكَ
أَنْبَيْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي
مَا قَدْ مَنُتُ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا أَسْرَزْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقْتَرِمُ
وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ۝

باب ۵۱۔ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَلَّهُ خَاوِمَةً
فَلَمْ تَجِدْهَا فَقَدَّ كَرَّتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ
أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصَابِعَنَا فَذَهَبَتْ
أَقْرَبُ فَقَالَ مَكَانُكَ، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ
بِرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى مَدْرِي فَقَالَ، إِلَّا أَذْكَمًا أَعْلَى مَا
هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا وَثِقْنَا إِلَى قَرَابَتِكُمْ أَوْ
أَعَدَّ تَمَامًا مَصَابِعُكُمْ، فَكَبَرُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبَّحُوا
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَخَذُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَعَلَّا خَيْرٌ
لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي
سَيْرِينَ قَالَ، التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ۝

باب ۵۲۔ التَّعَوُّذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَصَابِعَهُ
نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَفَرَّقَ بِالْمَقْوِ ذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ ۝

باب ۵۳

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ الْقَطَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر بیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے بھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر لگتی ہے پھر یہ دعا پڑھے، میرے پائے والے تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھا دوں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا زندگی باقی رکھی، تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابو یوسفہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبید اللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا اس سے عبید اللہ نے ان سے سید نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مالک اور ابن یونس نے کی ان سے سید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۵۱۔ اَدْعُو رَاتٍ مِّنْ دَعَاۤءِ

۱۲۴۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو عبد اللہ الاغر اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تھا ہی حصہ باقی رہ جاتا ہے، اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں کون مجھ سے مانگا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟

۵۲۔ بَيْتُ الْخَلَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۲۴۸۔ ہم سے محمد بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ براہیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں و

۵۳۔ صَبَّحَ كَيْفَ كَانَ

۱۲۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدَّى أَحَدُكُمْ إِلَى قَرَابَتِهِ فَلْيَنْفُضْ قَرَابَتَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَصَعْتُ بَعْضُ دِيكَ أَرْقَعَهُ إِنَّ اسْمَكَ تَفْسِي قَارِعَتُهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الْقَوَالِحِينَ، تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَاسْتَأْجَلَ بْنَ زَكْرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَقَالَ يَحْيَى وَبَشِيرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَدَّ أَلْ مَالِكُ قَابِنٌ عَجَلَانِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَابُ ۵۱. الدَّعَاۤءُ يُضْفُ اللَّيْلِ

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْغَزَوِيِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟

بَابُ ۵۲. الدَّعَاۤءُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْغُبَاتِ وَالْغُبَاتِ.

بَابُ ۵۳. مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ

عَنْ يُسَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَتَّاعِبِيكَ وَأَنَا عَلَى عَقِيدَتِكَ وَوَعِدَتِكَ مَا اسْتَطَعْتُ الْبُوءُ نَاسَ بِنِعْمَتِكَ وَالْبُوءُ لَكَ بِيْ بَنِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ نُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُسَبِّحُ قَسَمَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ قَسَمَاتٍ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ ۝

بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب نے اور ان سے شداد بن ادنس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے عمدہ استغفار یہ ہے "اے اللہ تو میرا پانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر، جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہو کہ تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی معاف نہیں کرتا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے، اگر کسی نے رات ہوتے ہی یہ کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہو گا اور اگر یہ دعا صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی ایسا ہی ہو گا،

۱۲۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمر نے ان سے ربیع بن حراش نے، اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے، تیرے نام کے ساتھ "اے اللہ! میں مرتا ہوں اور جنتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے"۔

۱۲۵۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے منصور نے ان سے ربیع بن حراش نے ان سے خرشہ بن الحر نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سونے لگتے تو کہتے "اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف جانا ہے"۔

۵۴۔ نمازیں دعا،

۱۲۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو الجحر نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جس سے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کہا کرو "اے اللہ

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَإِذَا أَجَاءَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ نَمَائِهِ قَالَ اأَعِزَّهُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خُرَّاشَةَ بِنِ الْهَزْرَةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اأَعِزَّهُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا تَنَاوَلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسْرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دَعَاءَ أَحْمَرِيٍّ صَلَاتِي قَالَ تَلِّ، اللَّهُمَّ

ایک ایسا عمل نہ بتا دوں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنے پیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صودت کے جبکہ وہ بھی عمل کرے جو تم کرو گے (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کر و۔ دس مرتبہ الحمد شہ پڑھا کر و اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کر و۔ اس کی روایت عبداللہ بن عمر نے سنی اور رجاء بن حیاء سے کی، اور اس کی روایت جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے کی، ان سے ابوصالح سہیل نے اپنے والد سے کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انس

مَا جِئْتُمْ إِلَّا مِنْ جَاءَ يَمْثِلُهُ؛ تَسْبِخُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا أَوْ تَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا. قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ ابْنِ حَبْرَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّادَاءِ، وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

نے اور ان سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے، اور اس کی روایت سہیل نے اپنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے؛

۱۲۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مسیب بن رافع نے ان سے میسرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولا درادنہ بیان کیا کہ میسرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھرتے تو یہ کہا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اور غریب کو تیری بارگاہ میں اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا بلکہ صرف عمل صالح نفع پہنچائے گا، اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیب سے سنا؛

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ دَرَادِنَةَ مَوْلَى الْمَيْمُونَةِ بِنْتِ شُعْبَةَ قَالَتْ كَتَبَ الْمَيْمُونَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ تَالِيَةً إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْغَنَدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا صُغِيلٍ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ إِلَّا الْبَحْدُ مِنْكَ الْبَحْدُ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَتْ سَمِعْتُ الْمُسَيْبَ؛

۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے دعا کیجئے اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ عبید ابوعامر کی مغفرت کر، اے اللہ، عبد اللہ بن قیس کے گناہ معاف کر،

۱۲۵۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ خَصَّ أَحَدًا بِالْمَدْعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ؛ وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِي أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِي اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَنَبَلَهُ؛

۱۲۵۸۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسلمہ کے مولا یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیر گئے (راستہ میں) مسلمانوں میں سے ایک فرد نے کہا، عامر

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَبْرَةَ قَالَ رَجُلٌ قَسَمَ

اپنی ہمدی سناؤ۔ وہ ہمدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے: "سبحا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے" اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے... پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ ہدی سن کر تیز چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہٹکار رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آں حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں سے ایک فرد نے عرض کی، یا رسول اللہ اکاش ابھی آنحضور ان سے ہیں اور فائدہ اٹھانے دیتے؟ پھر جیب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے لڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ شام ہوئی، تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی، آں حضور نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے اسے کیوں جلا یا گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے اٹیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ ایسا کیوں نہ کر لیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آں حضور نے فرمایا یہی کر لو! :

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آں حضور فرماتے کہ اے اللہ، آل فلاں (لانے والے)، پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما :

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم مجھے دوا (خلفہ) سے نجات نہیں دو گے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام "الکعبۃ الیمانیہ" رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں گھوڑے پر چم کر نہیں بیٹھ سکتا، آں حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا ہدایت پایا ہوا بنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پاس عمرہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح

الْقَوْمِ أَبَاعَامِرٌ تَوَاسْتَعْتَنَا مِنْ هَيْبَتِكَ فَذَلَّ يَخْدُ وَيَهْمُ يَذْكُرُ تَأْمَنَ لَوْ مَا هَتَكُنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا أَوَّلِكِي لَمْ أَخْفَظْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَا مَتَمَّتْنَا بِهَ قَلَمًا مَّا قَاتَلَهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةٍ سَلَفَتْ نَفْسِهِ قِمَاتٍ قَلَمًا أَمْسُوا أَوْ قَدْ نَسَا كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا قَالُوا عَلَى آتَى شَيْءٌ تَوَقَّعُ قَالُوا عَلَى خَيْرٍ أَسِيبَةٍ فَقَالَ أَهْرَيْقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوا هَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَهْرِي قِي مَاتِيهَا وَ نَفْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَالِشَ :

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتِ الْيَمَانِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَا لَا مَاجِلُ بِمَعْدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَاتَا أَوْفَى فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى :

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرَبِّحُنِي مِنْ زِي الْخَلَصَةِ وَ هُوَ نَصَبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَ وَاسْتَمَى الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَجُلٌ لَا أَثْبَتَ هَتَا الْعَيْنِ فَعَلَتْ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ كَوِّسْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُّهْدِيًا قَالَ فَهَرَجْتُ فِي عَمَسِيْنَ وَنَافِئَتِي مِنْ قَوْمِي وَرَبَّنَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عَصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَيَّتِنَا

بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بہت کو جلا دیا اس کے بعد ان حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھ! میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا ہوں جب میں نے اس بتکدہ کو (جلا کر) غار ش زدہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے آں حضور نے قلیلہ احساس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ ثَلَاثُ أُمِّ سُلَيْمٍ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى كَادُمَةَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفُرْ مَا لَهُ وَلَكَ دَلَّ وَبَارِكْ لَهُ فِيهَا عِظَمُهُ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتْرَأُ فِي السَّجْدِ فَقَالَ رَجَعَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْفَلَتْهَا فِي صُورَةٍ كَذَا وَكَذَا

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَمَسَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا لَا يَقْسِمُهُ مَا أُرِيدُ مَعًا وَجَدُ اللَّهُ مَا أَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَيْتُ حَتَّى رَأَيْتُ الْقَفْبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ مُوَلَّى لَقَدْ أَذْكَرَنِي يَا كَرَمُ مِنْ هَذَا أَقْصَبَرُ

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّجَعِ فِي الدُّعَاءِ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّكَنِ

حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ مُقْرِئُ حَدَّثَنَا التَّرْبِيزِيُّ بْنُ الْغُرَيْبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جَنَعَةٍ

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انس آپ کا خدمت گزار ہے آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما

۱۲۶۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ

نے حدیث بیان کی، ان سے شام نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا

۱۲۶۲۔ ہم سے حفص بن غریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ خوشی پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا

۵۷۔ صبح کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے

۱۲۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکین نے حدیث بیان کی ان سے جہان

بن ہلال ابو حبيب نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مقرئ نے حدیث بیان کی ان سے خزیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف

مَثَرَةً فَإِنْ آمَنَتْ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرَتْ فَمَثَلَاتٍ
يَسْتَرِيرُونَ قَبْلَ النَّاسِ هَذَا الْقُرْآنُ وَلَا الْفَيْسَلُ
قَاتِي الْقَوْمَ وَهُوَ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ تَقْفُ
عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ وَلَكِنْ أَلْفَرْتُ
قِيَادَ الْأَمْرِ لَكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهَوْنَ قَانِظُ
الْمَسْجِدِ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ قَاتِي مَعْدَتِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ بَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الْإِجْتِنَابُ ۝

ایک دن ہر جمعہ کو کیا کروا اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دوسرے، اگر تم زیادہ ہمارا کرنا
چاہتے ہو تو بس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتانہ دینا، ایسا نہ
ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے
ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو،
کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ ایسے مواقع پر ہمیں خاموش رہنا چاہیے
جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ دین کی اس طرح کہ وہ
بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعائیں سمیع کی رعایت کی طرف دھیان نہ
رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۶۰ - لِيَعِزُّمُ الْمُسْلِمَةَ قَاتِي

لَا مُكْرَهَ لَهُ ۝

۱۲۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
الْخُبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا
أَحَدُكُمْ فَلْيَعِزِّمِ الْمُسْلِمَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ قَاتِي بَعْنِي فَإِنَّهُ مُسْتَكْبِرٌ لَا لَهُ ۝

۱۲۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْنِيْ فِي اللَّهِهُمَّ أَمَّا حَسْبِي
إِنْ شِئْتَ لِيَعِزِّمِ الْمُسْلِمَةَ قَاتِي لَا مُكْرَهَ لَهُ ۝

باب ۶۱ - يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْجَلْ ۝

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قُرْطُبِيِّ
أَزْهَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يُعْجَلْ
يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجِبْ لِي ۝

باب ۶۲ - رَفِيعُ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ ۝

۵۸- دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہیے، کیونکہ

اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۶۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی انہیں عبدالعزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو
عزم و یقین کے ساتھ کرے۔ اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا
فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۶۵- ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان
سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے الاعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی
شخص اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری
معفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے
والا نہیں ہے ۝

۵۹- بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی،

۱۲۶۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابو عبیدہ نے اور انہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کی
دعا قبولی ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی،
اور میری دعا قبول نہیں ہوئی ۝

۶۰- دعائیں ہاتھوں کا اٹھانا، اور ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی بڑت کرتا ہوں ابو عبد اللہ نے کہا اور اویس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی؛

۷۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا؛

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کیا رسول اللہ اللہ سے دعا کرو، کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آں حضور نے دعا کی) اور آسمان ابراؤد ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھڑ تک پہنچنا دشوار ہو گیا یہ بارش لگے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اپنی بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آں حضور نے دعا کی، کہ اے اللہ ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو میراب کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹوٹے ہو کر دینہ کی چاروں طرف کی بستیوں میں چلا گیا اور ہمارے دینہ والوں پر بارش رک گئی؛

۷۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا؛

۱۲۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عید گاہ استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چلوں کو پٹا؛

۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے خادم کے لئے

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بِيَامِصَ ابْنِ أَبِي عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، أَلَسْتُ بِرَأْيِ الْأَيْلِثِ وَمَا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشُرَيْبِ بْنِ سَبْعَةَ الْأَسْعَدِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بِيَامِصَ ابْنِ أَبِي عُمَرَ؛

باب ۷۱۔ الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ؛

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِدْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَا فَمُعِيتِ السَّمَاءُ وَمِطْرٌ نَاقِلٌ مَا كَادَ الرَّجُلُ يُصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تَقَطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ لِلْقِبْلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنَّا فَقَدْ عَرَفْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَجَعَلِ السَّحَابَ يَتَقَطَّرُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمِطُّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ؛

باب ۷۲۔ الدُّعَاءُ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ؛

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمَوْصِلِ يَسْتَسْقِي قَدْعًا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلْبٌ رِذَاةٌ؛

باب ۷۳۔ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طول عمر اور مال کی زیادتی کی دعا :

اللّٰهُ عَلَيْنَا وَسَلِّمْ رِخَادِيهِ بِطُولِ الْعُرَى

بِكَثْرَةِ مَالِهِ :

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا هَرَجِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسُ أَدُمُ اللَّهُ لَهُ، قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ :

۱۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ انس کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرمادیں۔ آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۲۶۷۔ پریشانی کے وقت دعا :

بَابُ ۴۱۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ :

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَدِيدُ لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ :

۱۲۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم ہے اور برور ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پلنے والا ہے اور عظیم کا رب ہے :

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَدِيدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ :

۱۲۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے "اللہ عظیم اور برور ہے سو کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے" اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح :

۱۲۷۵۔ سخت مصیبت سے پناہ :

بَابُ ۴۲۔ التَّعَوُّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ :

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عِيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسَوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ

۱۲۷۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شتمت اعدا سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفت کا

بیان تھا ایک میں نے بڑی عادی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کلمہ کنسی
... صفت ہے ؟

۱۲۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ "اے
اللہ! رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ؟"

۱۲۶۶۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ایٹ
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور مردہ بن زبیر نے بہت
سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے،
جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا
ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں یا
میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضرتؐ بیمار تھے، اور
سر مبارک میری زبان پر تھا اس وقت آپ پر نفواری دیر تک غشی طاری
ہوئی، پھر جب آپ کو اس سے افادہ ہوا تو چھت کی طرف ٹٹکنی بازو کر
دیکھنے لگے پھر فرمایا، اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ ان
حضورؐ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث اس حضورؐ
صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضرتؐ

کا آخری کلمہ تھا، جسے آپ نے تکلم فرمایا کہ "اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ؟"

۱۲۶۷۔ موت اور زندگی کی دعا ؟

۱۲۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان
کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سات
داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے، آپ نے فرمایا کہ

۱۲۶۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا
میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اپنے پیٹ
پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور

ثَلَاثُ رَدَّتْ أُنَادٍ أَحَدًا لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا هِيَ ؟

باب ۷۶۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ؟

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْإِسْثَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبٌ: "لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ
قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتَرُ
فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَيْحِ عِشِي
عَلَيْهِ سَاعَطَ ثُمَّ أَتَانِي فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى
السَّفْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. قُلْتُ:
إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَعِلِمْتُ أَنَّكَ الْوَحِيدُ الَّذِي
كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبٌ: "قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ
اخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ؟

باب ۷۷۔ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ ؟

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى
مَبْنَعًا قَالَهُ تَوَرَّأَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَهَانَا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا،
۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ
أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى مَبْنَعًا فِي بَطْنِهِ قَيْسُ بْنُ
يَقُولُ تَوَرَّأَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَهَانَا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ؟

اس کی ضرورت دعا کر لیتا ہے۔
۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْتَنِينَ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ يَضُرُّ نَوَلَهُ بِهِ إِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَتِّيًا يَلْمُوتُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ آجِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَكَوْنِي إِذَا كَانَتْ أَوْفَى خَيْرًا لِي ۝

باب ۷۸۔ الدُّعَاءُ بِالْبَرَكَاتِ -
 مُسْنِعٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَلِيلِي عَلَامٌ
 وَدُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَاتِ ۝

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ الْجَعْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ دَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي أَخِي وَجَعٌ فَسَمِعَ رَأْسِي دَوَّاعِي بِالْبُرْكَاتِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ دَوَّاعِيهِ ثُمَّ نَمَتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِيَالِ حَبْلَةٍ شَانُونَ كَ دَرَمَانِ فِي مَقْمَرٍ مَرُوسٍ كِي هُنْدَى كِي طَرَحَ ۝

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ الشُّوْقِ أَوَّلِي الشُّوْقِ فَيَشْتَرِي الْقَطْعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرَكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبُرْكَاتِ فَتَرَبُّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ۝

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۷۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت کی تمنا ناگزیر ہیں جو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زہرہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھالے ۝

۷۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی ۝

۱۲۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے جعد بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں نے صاحب بن یزید سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آں حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے ہنر نبوت دیکھی، جو دونوں

۱۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرمایا کہ میں نے یہاں بازار جاتے تھے اور کھلنے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن زبیر یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر بٹھایا جاتا اور پورا غلہ منافع میں آتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے ۝

۱۲۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسعید

بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی تھی، وہ اس وقت پہنچے تھے، انہیں کے کنوئیں سے پانی لے کر،

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا گیا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر اسے حضور نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، کپڑے کو دھویا انہیں؛

۱۲۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز وتر پڑھتے دیکھیں تھا؛

۷۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؛

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی سیسی سے سنا کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا، یا رسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے؟ آن حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو اے اللہ، محمد پر اپنی رحمت نازل کرو اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے؛ اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے؛

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور داروردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبد اللہ بن حباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یا رسول

خَدَّائِنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَعَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِمَّنْ بِيَرِهِمْ؛

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْنِي بِالْيَتَامَى يَمْدَعُو الْهَمُّ قَائِي بِقَيْتِي قَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ قَدْ عَابِيَاءَ قَاتَبَعَهُ آيَا لَا تَمُ بَيْعَلَهُ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ آتَهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ؛

۷۶۹۔ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۲۸۲۔ اَدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْخَكَمُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي يَسْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ جَرَّةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ اَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ اَقُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنْتَ خَيْرُ مُجِدِّ مَجِدِّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنْتَ خَيْرُ مُجِدِّ مَجِدِّ؛

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

اللہ، آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی“

قُلْنَا يَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ تَكْلِيفُ
نُصَلِّيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَمَا سُؤْلُكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ
إِبْرَاهِيمَ

۷۷۰۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وصل علیہم ان صلا تک سکن لہم“

باب ۷۷۰۔ حَلْ يُصَلِّي عَلَى خَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلِّ
عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ
۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَإِنَّكَ أَجِبُ
بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى
تو اُن حضور نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی اوفیٰ پر اپنی رحمت نازل کر

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن مروان سے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے ”اللہم صل علیہ“ اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے

۱۲۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عمر بن ابی بکر کے پاس آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور محمد کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو ستودہ صفات پاک ہے“

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ
السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ قَالُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَيْرٌ مُجِيدٌ

۷۷۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے اللہ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت

باب ۷۷۱۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَدْبَنَهُ فَأَجْعَلْهُ لَكَ رَكَاعَةً
وَرَاخَةً

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

غلیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔

۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنا،

۱۲۸۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو اُن حضور کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس دلت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ میرے کپڑوں میں پیٹے ہوئے زور سے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف دھتھرنے کے طور پر انسوب کیا جاتا تھا، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ مذاکرہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی کہ اُس حضور کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اُس حضور نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے، اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں،

۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ،

۱۲۸۸۔ ہم سے قتبہ بن ساعد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ابی عمر و، مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے واسطے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لوگوں میں سے کوئی کچھ تلاش کرو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی

علیہ وسلم یقول، اَللّٰهُمَّ قَاتِلْنَا مُؤْمِنِي سَبِيَّتِهِ قَاتِلْ لَكَ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

باب ۷۷۲۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْفِتَنِ،

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتَنِ فَقَضِبَ فَقَضِبَ الْيَمِينُ فَقَالَ، لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّتْهُ كَعَدُوِّ قَبَعْلَتِ الْأَنْزُرِيِّينَا وَشِشَلَا قَوَادَا أَلَى مَرْجُلٍ لَّافٍ مَرَامِسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، قَوَادَا رَجُلٍ كَانَتْ إِذَا لَاحَى التَّجَالُ يُدْعَى لِغَيْرِ آبِيهِ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ حَدَاةٌ ثُمَّ أَنشَأَ عُمَرُ فَقَالَ، رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا تَعَوُّذًا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مَا آيَةُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُرُ آتِهِ مَوَارَاتٍ إِلَى الْبَعَثَةِ وَأَنَا رَحَى رَأَيْتُهُمَا وَرَأَى الْعَارِطُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَدُ كَرَعَتْ هَذَا الْحَدِيثُ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُونِ عَنْ أُمُيَّاءٍ إِنَّ تَبَدُّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ،

باب ۷۷۳۔ التَّعَوُّذُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ،

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُقَلِّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَى طَلَحَةَ التَّمِيمِ لَنَا غُلَامًا مِنْ غُلَامِكُمْ يَخْذُ مِنِّي، فَخَرَجَ ابْنُ أَبِي طَلَحَةَ يُودِعُنِي وَرَأَى كَلَامًا

پر پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ آنحضرتؐ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپؐ کی خدمت کیا کرتے تھا، میں نے سنا کہ آنحضرتؐ یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اظم و الم سے، بحرِ دُکُردی سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرضی کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبے سے، میں اس حضورؐ کی خدمت کرتا تھا، پھر جب ہم خیبر سے واپس آئے اور آنحضرتؐ ام المومنین صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے آنحضرتؐ نے انہیں اپنے لئے منتخب کیا تھا، آنحضرتؐ نے ان کے لئے عطا کیا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا، جب ہم مقام صہبا پہنچے، تو آپؐ نے دُتر خوان پر عیس تیار کر لیا، پھر مجھے صہبا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لیا اور سب نے اسے کھلایا، یہ آپؐ کی دعوتِ دلیمہ تھی اس کے بعد آپؐ آگے بڑھے اور احد پہاڑی دکھائی دی، آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ پہاڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں آپؐ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا، اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو اس طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو

فَكَمَنْتُ أَخَذْتُ مَسْئُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَمَاسًا تَزَلُّ كَلِمَتُ أَسْمَعُ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولُ اللَّهُمَّ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَفَيْسَلِ الدِّينِ وَغُلْبَةِ الزَّجَالِ
فَلَمَّا أَذَلَّ أَخَذَهُ حَتَّى أَقْبَلَنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ
بِصَفِيَّةٍ بِنْتِ حِثِّي قَدْ حَارَهَا فَكَلِمَتُ أَرَاهُ يُعْوِي
وَرَأَاهُ بِعِيَاءٍ أَوْ كَسَاءٍ ثُمَّ يَرُدُّنَهَا وَرَأَاهُ حَتَّى
إِذَا كُنَّا لِلصَّهْبَاءِ صَنَعَ حِينَئِذٍ فِي نِطْعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَمَدَّ يَدَيْهِمَا فَاسْكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءً هَاهُنَا
ثُمَّ أَتْبَلَّ حَتَّى بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ
يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اسْتَرَفَ عَنِّي الْمَدْيَنِيَّةُ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُخَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْنِهَا وَمِثْلَ
مَا خَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي

باحرمت قرار دیا تھا، اے اللہ! یہاں والوں کو برکت عطا فرما ان کے مدین اور ان کے صاع میں؛

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْعُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ
خَالِدٍ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنِّي ابْنَتِي صَلَوَاتُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدِيًّا مَرُوحِيًّا
وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّى
أَمَّا ذَلِ الْعَبْرُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۸۹۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام خالد رضی اللہ عنہا سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے؛

۱۲۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے مصعب نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھا پا مجھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنے سے، اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے؛

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو دائش نے، ان سے مروی نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوری عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے ۴۸ کی یا رسول اللہ دو بوری عورتیں عقیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، انھوں نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہوگا اور ان کے عذاب کو تمام پو پائے سین گے، پھر میں نے دیکھا کہ انھوں نے ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے،

۵۷۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ :

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔

۵۸۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا :

۱۲۹۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ اور قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالدار کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاج کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں سیح دجال سے اور آزمائش سے اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو عرف اور ازلے کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزٍ أُنْ مِنْ عَجُزٍ يَهُودِيَّةٍ قَالَتْ لِي إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَتَمَّ الْعِلْمُ أَنَّ أَهْلَ قَبْرِهِمَا قُعُورًا وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ صَدَقْتَا إِلَهُهُمَا فَيُعَذَّبُونَ عَذَابًا سَمِعَهُ الْبَيَّاضُ كُلُّهُمَا، فَسَارَ آيَتُهُ بَعْدَ فِي مَلَاقٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ :

۵۷۔ التَّعَوُّذُ مِنَ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ :

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكُسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَوَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ :

۵۸۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْمَآثِمِ وَالْمَغْرَمِ :

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَوَمِ وَالْمَآثِمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الْمَدْجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ غَيِّبِي خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرَدِ وَلَسْ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا فَكَيْتَ الشُّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّلَاسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دل میں دین کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جھگہ میں منتقل کر دے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما،

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اکہ معظمہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کھنڈرِ مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال و دولت ہے اور سوا ایک ٹوکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر آدمی کا کر دوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مال دے چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھر اس اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کر دو گے اور اس مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو نہیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا! میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ تو میں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور کچھ نقصان اٹھائیں گی اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں اٹے پاؤں واپس

عَاشِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَسْأَلُكَ وَأَنْقُلْ عَنْهَا إِلَى جُوعَةٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينِنَا وَصَاعِنَا

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ مِنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: إِعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى النَّوْثِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغْ بِي تَرَوْنِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ إِلَّا يَرْتَمِي إِلَّا بِنَتْنِي وَإِحْدَاةٍ أَقْسَا تَقْدَرُ بِي شَيْءٌ مَالِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ قَيْسُظَر؟ قَالَ، الثُّلُثُ كَيْشِيرُ إِنَّكَ إِنْ قَدَّرَ وَرَسَتْكَ غَنِيَاءُ تَحِينُ مَنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَأَنْتَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتُ حَتَّى مَا تَجْعَلَ لِي فِي أَمْرَاتِكَ، قُلْتُ أَخْلِفَ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا ارْتَدَّتْ وَرَجَعَتْ وَرَفَعَتْ وَتَعَلَّتْ تَخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُفَوِّتُكَ الْغُرُورُ اللَّهُمَّ آمِنْ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَوَدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاقِيَّ مِنْ سَعْدِ بْنِ حَوْلَةَ، قَالَ سَعْدُ بْنُ كَعْبٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تَوْتِي بِمَكَّةَ،

نكر، البقرة افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی،

باب ۱۱۔ الاستعاذۃ من آزال العیبر
ومن فتنۃ الدنیا وفتنۃ الثانیۃ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے بچنا مانگنا،

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں حید نے

الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمُنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلَسِ وَالْهَرَمِ وَالْغُومِ وَالْمَائِمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ أَلْهَمْنَا غَسِيلَ خَطَايَايَ رَجَاءَ الْبَلَدِ وَالْمَعْرُوفِ وَتَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُتَقَى الثُّوبُ الْوَبِيُّ مِنَ الدَّقَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مَيْطِيعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خبر دی انہیں زائدہ نے انہیں عبد الملک نے انہیں مصعب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، جن کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے کہ ناکارہ عمر کو پنپوں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔

۱۳۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہستی سے ناکارہ، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے مالدار کی بری آزمائش سے، محتاج کی بری آزمائش سے اور مسیح و جال کی بری آزمائش سے اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور ایلے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے۔

۱۳۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کی آزمائش سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالدار کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاج کی آزمائش سے۔

۱۳۰۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے

اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور الداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح و جال کی بری آزمائش سے اے اللہ میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۴ سستی سے اگناہ سے اور قرض سے ۵

وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِيْ بِمَاءِ الْوَلَجِ وَالْبَرْدِ وَتَنِيْ قَلْبِيْ مِنَ الْغَطَايَا كَمَا تَنِيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَمِ وَالْمُنْكَرِ وَالتَّعَرُّمِ ۝

۸۴۔ برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کی دعا ۶
۱۳۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے فہم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اولان سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے اُن حضور نے دعا کی، اے اللہ اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا:

باب ۸۴ الدعاء بكثر المال مع البركة
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ إِنَّمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا آتَيْتَهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ ۝

۱۳۰۴۔ ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے اُن حضور نے کہا اے اللہ اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو دے اس میں برکت عطا فرما:

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا آتَيْتَهُ ۝

۸۵۔ استخارہ کی دعا ۶

۱۳۰۵۔ ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مسکد سے عبد الرحمن بن ابی الموالم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسکد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے قرآن کی سورت کی طرح، اور کہتے تھے کہ اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے

باب ۸۵ الدعاء عند الاستخارة
۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَّافِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْتَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اسْتَخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَأَنْتَوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَكَمَ بِأَمْرٍ فَلْيُرْكُمْ رَكْعَتَيْنِ

اور میرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاشی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہنے کی عاجل امری واجبہ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے کی عاجل امری واجبہ تو اسے مجھ سے پھر دے اور مجھے اس سے پھر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا یقین کر دینا چاہیئے،

۸۶۷۔ وضو کے وقت دعا،

۱۳۰۶۔ ہم سے محمد بن غلام نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا۔ پھر اٹھ اٹھا کہ یہ دعا کی "اے اللہ! بعید او غار کی مغفرت فرما" میں نے اس وقت اس حضور کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی "اے اللہ! قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھ"۔

۸۷۔ کسی گھائی پر چڑھتے وقت کی دعا،

۱۳۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر ان سے سلیمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچے تو بخیر کہتے "انحضر لے فرمایا لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی پہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے بہت زیادہ دیکھنے والا ہے پھر اس حضور میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا، "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" انحضر لے فرمایا، عبد اللہ بن علیس، کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا ان حضور نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت

ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْقِ اسْتَعِيرْتُ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْدْتُ بِقُدْرَتِكَ وَاسْأَلْتُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ يَا أَمَّا تَقْدِيرُ وَلَا آفِيدُ وَلَا تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَدْلُ الْغَيْبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاقْدِرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ رَاقِدٌ لِي الْخَيْرَ عِنْهُ كَانَ ثَمَرُ رَيْبِي بِهِ وَيُسْتَعِي حاجته،

۸۶۸۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدٍ آتَى غَايِرَ مَا آتَى بِمَاءٍ يُطْبِئِهِ فَقَالَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْنًا كَثِيرًا مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ،

۸۷۰۔ الدُّعَاءُ إِذَا عَلَا عَقَبَةً،

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي طَمَّانٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْفَى فَنُكِّنَا فَاكُونَا كَبْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ انْبُجُوا عَلَيَّ أَفْئِسُّكُمْ فَانْكُرُوا مَا تَدْعُونَ أَهْمُوا وَلَا تَأْبِسُوا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سُبْحَانَ بَيْنِي. ثُمَّ أَلَى عَلَى وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ، يَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، اِذْ هُوَ وَلَوْ اَنَّ اِلٰهَ الْاَنْدَلُسِ

باب ۸۸۷۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا هَبَطَ وَاَدْبَا

فِيْهِ حَدِيْثُ جَابِرٍ

باب ۸۸۸۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا اَمَّاوَسْكُرُوْا وَرَجَعْ

۸۸۷۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا اس باب میں

جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے۔

۸۸۸۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی

کے وقت دعا پڑھنے کا بیان۔

۱۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اتنا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“ تو یہی توہر کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام شکر کو شکست دی۔

۸۸۹۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا۔

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زیدی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ میں نے ایک عورت سے گھٹی کے برابر سونے پر شادی کی ہے اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو۔

۱۳۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے۔ تو انہوں نے سات یا نوڑکیاں چھوڑی تھیں، درودی کو تعداد میں شبہ تھا، پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے، فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھلتی یا (اُن حضور نے فرمایا) کہ تم اسے ہنسائے اور وہ تمہیں ہنساتی

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ اِذَا اَقْبَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبِرُ

عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ

يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمَلِكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَيُّبُونَ

تَايِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّرَّاحِمِدُونَ صَادِقُونَ

وَحْدَهُ لَا تَنْفَرُ عِبَادُهُ وَهَرَمَ الْاَحْرَابُ وَحْدَهُ

باب ۸۸۷۔ اَلدُّعَاءُ لِيَسْتَرْوِجَ

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَشْرَ صَفْرَةٍ فَقَالَ مَهِيْطَةً

اَوْ مَلَةً قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلَى وَرَنِ نَوَاجٍ

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَبَارَكَ اللهُ لَكَ اَوْلَمْ وَكُوْشَاةٍ

باب ۸۸۸۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا اَمَّاوَسْكُرُوْا وَرَجَعْ

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ هَلَكْتُ اَبِيْ وَتَرَكْتُ سَبْعَ اَوَّلِيْسَمَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ

امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتُ

يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبْكِرُوْا اَمَّ كُنِيْبًا؟ قُلْتُ

كُنِيْبًا قَالَ هَلَا جَارِيَةٌ تَلْعَلُ مِنْهَا وَلَدٌ لَّعَلَّكَ اَوْ

تَصْلَحُ حَكْمًا وَتُصْلَحُ حَكْمًا؟ قُلْتُ هَلَكْتُ اَبِيْ فَتَرَكْتُ

سَبْعَ اَوَّلِيْسَمَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْيِيَهُنَّ فَجَعَلْتُ

میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس اپنی جیسی لڑکی لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے آنحضرتؐ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ابن حنیملہ اور محمد بن سلمہ نے عمرو کے واسطے سے روایت میں ”اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے“ کے الفاظ نہیں کہے۔

باب ۱۱۱۔ مَا يَقُولُ إِذَا آتَىٰ أَهْلَهُ،

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَاتَّ أَهْلُهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِإِسْمِ اللَّهِ أَلَسْتُ بِمَنْجَسًا الشَّيْطَانُ وَجَتِبَ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا قِيَامَهُ إِنَّ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ تَمُوتُ قُلُوبُ الشَّيْطَانِ أَمَلًا ۝

باب ۱۱۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَرَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۝

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ لُقَيْسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ الدُّعَاءِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُ بِمَنْجَسًا الشَّيْطَانُ قِيَامَهُ إِنَّ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ تَمُوتُ قُلُوبُ الشَّيْطَانِ أَمَلًا ۝

باب ۱۱۳۔ التَّعَوُّذُ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا ۝

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا كُرُوزَةُ بْنُ أَبِي الْعَدَاءِ

حَدَّثَنَا عَيْنَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَعْقِدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعْلَمُ الْكِتَابَةُ: أَلَسْتُ بِمَنْجَسًا الشَّيْطَانُ قِيَامَهُ إِنَّ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ تَمُوتُ قُلُوبُ الشَّيْطَانِ أَمَلًا ۝

۱۱۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کہنی چاہئے؟

۱۱۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے سالم نے ان سے کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے ”اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ“ تو اگر اس صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ”اے ہمارے

رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر۔“

۱۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواث نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“

۱۱۳۔ دنیا کی آزمائش سے پناہ۔

۱۱۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیراء نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ بن جمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عبید نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بغل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ عمر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔“

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ؛

باب ۹۴ - فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا عَذَابٌ

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْرَاحِيْمُ بْنُ مَنْذُورٍ عَنَّا

أَنَّهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ لِلَّهِ إِلَّا قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَرَأَتْهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشْعَوْتُ آتٍ إِلَهُ قَدْ أَفْتَا فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؛ فَقَالَتْ: عَائِشَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قَالَ: أَجَاءَ فِي رَجُلَيْنِ تَجَلَسَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَجُلِي فَقَالَ: أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبُهُ وَمَا دَجِعُ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ قَالَ: مَنْ طَبَّه؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْقَسِ، قَالَ: فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفٍ طُلُعَا، قَالَ: قَابِئُ هُوَ؛ قَالَ فِي دُرَدَاتٍ وَدَرَدَاتٍ بِمُرٍّ فِي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكُنَّ مَاءَ هَا نَعَاقَةَ الْحَيَاةِ وَلَكُنَّ تَحْلُمَا رُؤُوسَ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَيْنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ لَمْ أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَّاقِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنِّي أُبَيِّرَ حَتَّى آتَانِي سَتْرًا زَادَ عَيْشِي ابْنُ يُونُسَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سُبْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا وَمَا دَسَاقِي الْحَدِيثُ؛

۷۹۴ - بار بار دعا کرنا،

۱۳۱۴ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ابن عباس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ ان حضور سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا، اور اس حضور نے اپنے رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ جواب کیسے؟ فرمایا میرے پاس دوسرا آئے اور ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی بیاری کیسے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا اس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا ان کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں، پوچھا کہ وہ ہے کہاں؟ کہا کہ درہان میں اور درہان بنی زریق کا ایک کنواں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اس حضور اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا، اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان کے سر کی طرح تھے، بیان کیا کہ پھر اکھنوذ تشریف لائے اور انہیں کنویں کے متعلق بتایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! پھر آپ نے انہیں نکالا کیوں نہیں؟ ان حضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اور میں نے یہ پسند کیا نہیں کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطے سے امانہ کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے تو آپ مسلسل دعا کرتے رہے اور پھر پوری حدیث بیان کی،

۷۹۵ - مشرکین کے لئے بددعا، ابن مسعود رضی اللہ

عنه نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! میری مدد کیجئے! ایسے محط کے ذریعہ جیسا جو مس

باب ۹۵ - أَلَدَعَاءُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَدَعَاءُ أَعْنِي عَلَيْهِمْ،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يُوسُفَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْنَا بَآئِنُ
جَهَنَّمَ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ
أَلْحِنَّا مُلَانًا دَفْلَانًا حَتَّى آتُرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
كَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ
عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْنَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْأَخْرَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُزِيلَ الْكِتَابِ
سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَخْرَابَ اهْزِمْنَهُمْ وَزَلِزْلَهُمْ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ
سَمِعَ اللَّهُ لَيْسَ حَمْدًا فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ
وَمِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَبْلَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشِي
بَنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ
سَلَمَةَ بْنَ هَشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ هَاطَكَ عَلَى مُفْسِرٍ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سَيْنِينَ كَيْسِي يُوسُفَ

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَعْوَمِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ الْأَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فَأَصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ
عَلَيْهِمْ فَقَتَتِ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ: إِنَّا
عَصِيَّةٌ عَصَوْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ اور آپ نے بد دعا کی اسے
اللہ ابوجہل کو پکڑ لیجئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے
اللہ فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے یہاں
تک کہ قرآن کی آیت ”لیس لك من الامر شئ“ نازل ہوئی

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی
انہیں ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اونوی رضی اللہ عنہ سے سنا
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اخراب“ کے لئے بد دعا کی اسے
اللہ کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے، ”اخراب کو
دشمنین کی جماعتوں کو غزوہ اخراب میں شکست دے، انہیں شکست
دیدے اور انہیں مہجور کر دے

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی آخری رکعت
میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعا قنوت
پڑھتے تھے اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے اے اللہ ولید
بن ولید کو نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ
کمزور و ناتوان مومنوں کو نجات دے اے اللہ قیبا مضر پر اپنی پکڑ کو سخت
کر دے اے اللہ وہاں ایسا تخط پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام
کے زمانہ میں ہوا تھا

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص
نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی جس میں شریک افراد
کو ”قراء“ (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید
کر دیا گیا میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی چیز
کا اتنا غم ہوا ہو، جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا، چنانچہ آنحضرت
نے ایک جیسے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بد دعا کی اور کہا کہ ”نقیصہ
نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

۱۳۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُونَ، أَسَامُ عَلَيْكَ فَقَطَعَتْ عَائِشَةُ
إِلَى تَوَلَّيْنَهُ فَقَالَتْ، عَلَيْكُمْ أَسْلَامٌ وَاللَّعْنَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، امْضَايَا عَائِشَةُ
إِنَّا اللَّهُ يُحِبُّ الْإِزْفِقَ فِي الْأَمْرِ كَلِمَةً فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ أَدَلَّمْ تَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ، أَوَلَمْ تَسْمَعِي
أَدْرَأَيْتَ عَلَيْهِمْ فَاذْكُورُ وَعَلَيْكُمْ؟

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
وَحَمَّدُ بْنُ سَيَّعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَنَ فَقَالَ، مَلَأَ اللَّهُ
قُبُورَهُمْ وَبَيَّوْهُمْ نَارًا كَمَا تَسْعَلُونَا مِنْ صَلَاةِ
الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

باب ۷۷۔ اَلدُّعَاءُ لِلْمُسْرِكِينَ؛

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
دُوسًا قَدْ عَصَيْتُ وَأَنْتَ قَادِمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَخَلَقَ
النَّاسُ أَنَّهُ يَذْكُرُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِي
دُوسًا وَأَتِ بِمُحَمَّدٍ؛

باب ۷۸۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ دَمًا
آخَرْتُ؛

حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے اَسَامُ عَلَیْکُم آپ کو موت آئے عائشہ
رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ "علیکم اَسَامُ
واللعنة" (تہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضرت نے فرمایا
پھر وہ عائشہ اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ
نے عرض کی، یا رسول اللہ، کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں،
آنحضرت نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں،
میں کہتا ہوں، وعلیکم" (اور تم پر بھی)

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے انصاری نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے
محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق
کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آنحضرت نے
فرمایا ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے میں
"صلوة وسطیٰ" نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ ر
صلوة وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔

۷۷۔ مشرکین کے لئے دعا،

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول
اللہ، قبیلہ اوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے آپ ان کے لئے بد دعا
کیجئے، لوگوں نے سمجھا آنحضرت ان کے لئے بد دعا ہی کریں گے لیکن ان
حضرت نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ اوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے
پاس آجیج دے؛

۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ "اے اللہ!
جو کچھ میں پہلے کر چکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس
میں میری مغفرت فرما؛

۱۳۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے ابن ابی موسیٰ نے ان سے ان کے والد نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے میرے رب! میری غلطیاں میری کمالات اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما۔ اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر، میری غلطیوں میں، میرے بالارادہ اور بلالارادہ کاموں میں اللہ میرے ہنسی مزاج کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عید اللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَائِي فِي أَمْرِي عَلَيْكَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَا وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَوْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا اسْتَوْرْتُ وَمَا أَهْلَنْتُ أَنْتَ الْعَقِيمُ وَأَنْتَ الْمُؤْتِرُ وَأَنْتَ هَلِي مِنْ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُرُودَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے ابو ہریرہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :
۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْرَاطِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُوسَى وَابْنِ جُرُودَ أَحْيَبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَائِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَوْلِي وَجَهْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد الرحمان نے حدیث بیان کی ان سے اسراٹیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی موسیٰ اور ابو ہریرہ نے، اور میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ میری مغفرت کر، میری غلطیوں میں میری نادانی میں، اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں، اور مجھ سے کسی کا زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاج اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں، اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے"

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے :

۱۳۶۳۔ بِاجْعَلْكَ اللَّهُمَّ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۳۶۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ تَابَعَنِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ سَاعَةٍ رَازِبَةٍ فَهِيَ

مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ خَيْرَ الْأَعْطَاةِ
وَقَالَ يَبْدُو لَنَا يَمْلِكُهَا يَرْحِمُهَا -

باب ۷۹۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ
لَهُمْ فِينَا -

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْكَةَ
عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ اتَّوْأَتُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ
وَعَلَيْكُمْ أَفَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ أَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا لَكُمُ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالْحَرِيقِ
وَالْمَلِكِ وَالْعِفْثِ أَوِ الْفُحْشِ أَفَقَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعِ
مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ مَا دُذْتُ
عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِي -

باب ۷۹۸۔ الثَّابِتُ -

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
شُعْبَانُ قَالَ التَّوْهِيْقُ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِذَا مَنَّ الْقَارِئُ مَا قَبِلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَوَشَّيَ
قَسَمَ وَأَقَمَّ تَأْمِيْنَهُ تَأْمِيْنِ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

باب ۷۹۹۔ فَضْلِ التَّهْنِئَةِ -

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے
گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سنا کہ آنحضرت
اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں -

۷۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہود کے

بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، لیکن ان
کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی -

۱۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابی ملیکہ
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السام علیکم، آنحضرت نے جواب دیا،
وعلیکم لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: السام علیکم وعلکم اللہ وغضب
علیکم، ان حضور نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ، نرم خوئی اختیار کرو اور سختی
اور بدگلائی سے پرہیز کرو۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی
کیا کہہ رہے ہیں، آنحضرت نے فرمایا تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیا
جواب دیا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر تو ادا دی اور میری ان کے بارے میں
دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی -

۸۰۰۔ آمین کہنا -

۱۳۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہ زہری نے بیان
کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے
والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ اسی وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں،
جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف
کر دیئے جاتے ہیں -

۸۰۱۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت -

۱۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے
ان سے سہمی نے، ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہ دعا کی اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں، انہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے

اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، دن میں سو مرتبہ پڑھے اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سونیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی، شام تک کے لئے اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سو اس کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے عبد الملک بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی زائد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے عمر بن یحیٰی نے بیان کیا کہ جس نے دعا دس مرتبہ پڑھ لی وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔ عمر بن ابی زائد نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے ان سے ربیع بن خثیم نے اسی طرح، میں نے ربیع سے پوچھا کہ آپ نے کس سے حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن یحیٰی سے پھر میں نے عمر بن یحیٰی کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی یعلیٰ سے میں ابن ابی یعلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ حدیث بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور براہیم بن یوسف نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ مجھ سے عمر بن یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ نے اور ان سے ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہی بنی حدیث بیان کی ان سے داؤد نے ان سے عمار نے ان سے عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ نے اور ان سے ابویوب رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اسماعیل نے بیان کیا ان سے شعبی نے، ان سے ربیع نے اور آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ہلال بن یسار سے سنا ان سے ربیع بن خثیم اور عمر بن یحیٰی نے، اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور العسّیٰ اور عقیسن نے ہلال کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ربیع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔ یہی ارشاد۔ اور اس کی روایت ابو محمد حضرمی نے ابویوب رضی اللہ

لہ المثلث ولہ الحمد وهو علی کل شیء قَدِيرٌ
 فی یوم مائۃ مَرَّةٍ کانت لہ عدلٌ عشر دقائب و کتبت
 لہ مائۃ حَسَنۃٍ و مَحَبَّتٌ غنۃ مائۃ سِتِّینَ
 و کانت لہ جزاؤ من الشیطان یومۃ ذلک حتی
 یمشی و لعل یمت اَحدٌ بآفتل یمتاجاؤ الّا تجل
 عتَل اکثر مِنہ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْتَدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ
 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ، مَنْ
 قَالَ عَشْرًا کَانَ کَمَنْ افْتَقَرَتْ رَقَبَتُهُ وَنَدَى
 إِسْمَاعِیلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي الشَّعْبِ عَنْ الشَّعْبِ عَنْ رَبِیعِ بْنِ خَثِیمٍ
 مِثْلَهُ، فَقُلْتُ لِرَبِیعِ بْنِ سَمِیعَةَ؟ فَقَالَ
 مِنْ عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ
 فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ أَبِي یَسْلَى
 فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي یَسْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ
 مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ یَعْدِیثُهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ ابْرَاهِیمُ بْنُ یُوسُفَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي یَسْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ
 عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا
 وَهَبُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 أَبِي یَسْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ
 وَسَلَّمَ، وَقَالَ إِسْمَاعِیلُ عَنِ الشَّعْبِ عَنِ الرَّبِیعِ
 قَوْلَهُ وَقَالَ أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مِیْسَرَةَ
 سَمِعْتُ هَلَالَ بْنَ یَسَارٍ عَنِ الرَّبِیعِ بْنِ خَثِیمٍ
 وَعُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ، وَقَالَ
 الْأَعْمَشُ وَهَبُ بْنُ هَلَالَ عَنِ هَلَالَ عَنِ الرَّبِیعِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ، وَرَوَاهُ أَبُو مُعْتَدٍ الْحَضَرَمِیُّ عَنْ
 أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

عندہ کے واسطے سے کی۔ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

باب ۸۰۲۔ فِیْضُ التَّيْبِیْنِ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِیْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مَاشَتْ مَرَّةٌ حَقَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكْتُمَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ فَعِثْلَتَانِ فِي الْبُيُوتِ خَبِثَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

باب ۸۰۳۔ فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مِثْلُ النَّبِيِّ وَالْمَيِّتِ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ مَلَائِكَتُهُ يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلًا أَنْذَكَرَ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى عَابِدِكُمْ قَالَ فَيَحْقِقُونَهُمْ يَأْجُنِحُهُمْ إِلَى اسْمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ تَرَبُّهُمُ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يَسْبَحُونَكَ وَيَكْبِّرُونَكَ وَيَهْمَدُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت

۱۳۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمی نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ محمد دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں،

۱۳۲۸۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے۔ ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر لگے ہیں لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں ”سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ عظیم“

۸۰۳۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا تازندہ اور مردہ جیسی ہے

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے الشیخ نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے بہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ ”آؤ اپنی ضرورت کی طرف“ بیان کیا کہ پھر اپنے پرندوں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے

قَالَ يَقُولُ، هَلْ مَرَّ آتِي قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا
 كَرَأْتُكَ، قَالَ يَقُولُ، وَكَيْفَ تَوَرَّأْتُ؟ قَالَ يَقُولُونَ
 مَا أَوَّلَكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَسْجِيدًا
 وَكَثْرَتِكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْتَعُونِي؟ قَالَ
 يَسْتَأْنُوْنَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ مَرَّ أَوْهَا قَالَ
 يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ أَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ
 تَوَرَّأْتَهُمْ؟ مَا أَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَرَّأْتَهُمْ مَا أَوْهَا كَانُوا
 أَشَدَّ حَلَبًا حَرَمًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا
 مَرْغَبَةً، قَالَ قَسَمَ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِمَّنْ
 الشَّيْءِ، قَالَ يَقُولُ وَهَلْ مَرَّ أَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا
 وَاللَّهِ مَا مَرَّ أَوْهَا، قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ تَوَرَّأْتَهُمْ؟
 قَالَ يَقُولُونَ تَوَرَّأْتَهُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ
 لَهَا مَخَافَةً، قَالَ يَقُولُ فَأَشْهِدْكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ
 لَهُمْ، قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانْ
 لَيْسَتْ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمْ الْجُلَسَاءُ
 لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ، مَا وَادَّ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
 وَكَهْ يَرْفَعُهُ، وَمَا وَادَّ سُهَيْلٌ عَنِ أَبِيهِ عَنِ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ہیں، وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں تیری کبریائی بیان کرتے
 ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ
 پوچھا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ خوب دیتے ہیں انہیں
 واللہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھتے ہوئے ہوتے؟ بیان
 کیا وہ جواب دیتے ہیں اگر وہ میرے دیدار سے مشرف ہوتے تو تیری عبادت میں
 سے زیادہ کرتے، تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے تیری تسبیح سب
 سے زیادہ کرتے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے
 ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا
 انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے، نہیں، واللہ اسے رب
 انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا ان کا
 اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ کہا کہ فرشتے جواب دیں
 گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند
 ہوتے سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے رند
 مند ہوتے، بیان کیا کہ وہ کسی چیز سے بڑھ کر مانگتے ہیں؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دینگے
 دوزخ سے، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا
 کہ وہ جواب دیں گے، نہیں، واللہ انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے بیان کیا کہ
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اگر اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا ایسا
 کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے
 ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے، بیان کیا کہ اس
 پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نہیں گواہ بناتا، ہوں کہ میں نے ان کی
 میں (راکرن) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی ہودت سے آیا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (راکرن) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی
 نامراد نہیں رہتا، اس کی روایت شعبہ نے کی ان سے اعش نے بیان کیا اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا ہے اس کی
 روایت ہیبل نے کی۔ ان سے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امدان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۸۴۴۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۖ

بَابُ قَوْلِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۖ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ
 عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقِبَةِ آدَمَ قَالَ فِي تَلْبِيَةِ قَالَ فَلَمَّا
 عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۳۱۳۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے
 خبر دی انہیں سلیمان تمیمی نے خبر دی انہیں ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھائی پر چڑھ رہے
 تھے، بیان کیا کہ ایک اور صاحب بھی ان کے ساتھ اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے
 آواز دی اور بلند آواز سے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہا، بیان کیا کہ اس وقت

آنحضرت اپنے غور پر سوار تھے۔ اس حضور نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہرے اور غیر حاضر کو نہیں پکارتے پھر فرمایا، ابو موسیٰ، یا فریاء، اے ابو عبد اللہ، کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، ایسے نرمی کی، ضرور شلہ فرمائی، فرمایا کہ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ؛

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ وَمَا سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلٰی بَغْلَیْہِ، قَالَ فَانْتَكُمُ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ، يَا اَبَا مُوسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کَثْرِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ،

باب ۸۰۵۔ فی مائۃ اسْمِ خَیْرِ وَاَحَدٍ؛

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَفِظْنَا مِنْ اَبِی النُّزَادِ عَنْ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ مَا دَیَّۃَ قَالَ، وَفِیْہِ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَّائَۃً اِلَّا وَاحِدًا لَا یُحْفَظُهَا اَعْدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ ذُو رَیْحٍ اَوْ تَوْرَ؛

باب ۸۰۶۔ الْوُصَیْطَۃُ سَلْعَۃٌ بَعْدَ سَلْعَۃٍ؛

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُو ہُرَیْرَۃٌ قَالَ حَدَّثَنِی شَقِیْقُ قَالَ لَنَا مَنَّظَرُ عَبْدِ اللّٰہِ اِذْ جَاءَ یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَدْخُلْ فَلْخُزْجِ اِلَیْکُمْ صَاحِبُکُمْ وَاِلَّا بَعِثْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ، فَخُزِجَ عَبْدِ اللّٰہِ وَهُوَ اَخِذٌ بِبِدَیْہِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَمَّا اِنِّیْ اَخْبَرُ بِمَا کَانَ وَلٰکِنَّہُ یَمْنَعُنِیْ مِنَ الْخُرُوجِ اِلَیْکُمْ اَنْ مَّسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمُوصِیْطَۃِ فِی الْاِیَّامِ یَسْرَاجِیۃِ السَّامَۃِ عَلَیْنَا؛

۸۰۵۔ ایک نام حامل کے سوا اللہ کے تلافی دوسرے نام ہیں؛
۱۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابو الزناد نے یاد کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے تلافی نام ہیں ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے؛

۸۰۶۔ وقفے کے ساتھ وقفہ نصیحت؛

۱۳۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے امش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ تا بلی اسے، ہم نے کہا، تشریف رکھیے، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آ جاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا، پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر تمہارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وقفہ نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں؛

۸۰۷۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث
اودیہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے کن بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی، وہ ابو ہند کے صاحبزادے ہیں انہیں ان کے والد نے اعداں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔ عباس بن عمر نے بیان کیا کہ ہم نے صفوان بن عیسٰی نے حدیث بیان کی،

باب ۸۰۷۔ مَا جَاءَ فِی التَّوْقَاقِ وَآتَتْ تَعِیْنُ اِلَّا عِیْنُ الْاٰخِرَۃِ؛

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا الْکَلْبِیُّ بْنُ اِبْرَہِیْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِی ہِنْدٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ اَبِی عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، اِنْعَمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاحُ۔ قَالَ عَبَّاسُ الْعَبْرَیُّ

ان سے عبد اللہ بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح :

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشام نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن قرق نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی زندگی نہیں پس تو انصار اور مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ،

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن یسکان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر موجود تھے، آن حضور بھی خندق کھودتے تھے اور ہم سب منتقل کرتے تھے اور آن حضور ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کو دے، اور زمین اور آس میں ایک دوسرے پر غر کرے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے بڑھنے کفار کو لہجھا لیا ہے پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روند ڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹلی ہے :

۱۳۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کورسے جہنمی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے :

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْقٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ :

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَنَمْشِيْنَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ . فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ، تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

باب ۸۰۸۔ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ . وَقَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَأُهُ ثُمَّ يَهْبِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا لَوْ يَكُونُ حُطًّا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ :

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَوْضِعٌ سَوَاطِئِ الْعَذَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَعَذَابٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَحَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا :

باب ۸۰۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَحْنُ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ نَاقِلٌ مَوْسِمِينَ،

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو الشَّاذِلِ انْطِقَاضِي عَنْ

سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكَبِي فَقَالَ، كُنْ فِي الدُّنْيَا

كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ نَاقِلٌ مَوْسِمِينَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ

إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الْقَبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا

تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صَبْحِكَ لِتَرَوْكَ وَمِنْ

حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ :

باب ۸۱۰۔ فِي الْأَمَلِ وَتَوَكُّلِهِ، وَقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: فَكُنْ نَاجِرًا مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ

فَقَدْ قَازَا وَمَا الْعَيْلَةُ إِلَّا أَلَمًا

الْعُزُورُ، وَدَرَاهِمُ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيَكْتُمُونَ

الْأَمَلُ قَسُوفٌ يَعْلَمُونَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافَةَ

عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي

وَيْلٍ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُو قُتَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي

أَبِيهِ وَالْأُخْرَى عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي

قَتَابَةَ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَرَبِّكَ حَسَابٌ وَخُذْ مِنْ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَطًّا مَرْتَبَعًا وَخَطًّا خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطًّا

خَطًّا مَرْتَبَعًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ

الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ

فَحِيطَ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ مِنْهُ وَهَذَا

۸۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دنیا میں اس طرح

ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو :

۱۳۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ

ابو منذر طغافوی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان المشی نے بیان کیا

ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا

میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے

تو صبح کے منتظر نہ رہو، اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو بلکہ جو

عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت

جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے :

۸۱۰۔ امید اور اس کی درازی : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس

جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ

کامیاب رہا، اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹہنی ہے انہیں

چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں مرنے کرتے رہیں اور امید انہیں دھوکے

میں رکھتی ہے پس وہ عنقریب جان لیں گے، علی رضی اللہ

عنه نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے

آگئی، انسانوں میں دنیا آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم

آخرت کے اہل ہو، دنیا کے اہل نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی

کام ہے حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہو گا اور عمل کا وقت

نہیں رہے گا، نہ موزونہ بمعنی مبادلہ :

۱۳۳۹۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ نے بخبری

ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے

امندر نے ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں

ایک خط کھینچا جو جو کچھ خط سے نکلا ہوا تھا اس کے بعد درمیان والے

خط کے اس حصے میں، جو جو کچھ کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت

سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو

اسے گھرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے

الْخَطَاةَ الصَّغَارَ لَا عَرَاخُنَ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا وَإِنْ
أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا ۝

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَامٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَرَّكَ اللَّهُ بَيْنَ
أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطوطًا
فَقَالَ هَذَا الْمَلُوكُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ
الْخَطُّ الْقَرِيبُ ۝

بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً فَقَدْ أَغْدَرَ اللَّهُ أَلِيمَهُ
فِي الْعَمَلِ يَقُولُ: أَوْ كَمْ لِحَمَزِكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِمْ
تَنْ كَرَّ وَجَاءَهُ كَوْنُ الشَّيْءِ ۝

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغَفَّارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَغْدَرَ اللَّهُ
إِلَى أَمْرِئٍ آخَرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِينَ سَنَةً - تَابَعَهُ أَبُو
حَارِثٍ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ۝

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ هَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ
شَانِيًا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطَوْلِ الْمَلِكِ قَالَ لَيْسَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ
۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا هَامٌ
عَنْ أَنَسٍ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبُرُ بْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ
مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطَوْلُ الْعُمُرِ وَآلُ شُعْبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ ۝

بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى
بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ
سَعْدٌ ۝

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

وہ اس کی امید میں اور چھوٹے چھوٹے خطوط مشکلات میں پس انسان جب ایک مشکل سے
بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے ۝
۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عبد
بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند
خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور موت ہے انسان اسی حالت (امید و موت) میں پہنچ جاتا ہے۔

۸۱۱۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر
کے بارے میں اس پر حجت تمام ہوگئی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ کیا
چشم نقیض اتنی عمر میں ہی کئی کہ جو شخص ستر ہجرت حاصل کرنا چاہتا کرلیتا اور وہاں پاس ڈھلے ڈھلے

۱۳۴۱۔ ہم سے عبد السلام بن مطہر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان
کی ان سے معن بن محمد غفاری نے ان سے سعید بن سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر عہد کے سلسلے میں حجت تمام
کروں جس کی موت کو مؤخر کیا ہوا تھا کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کی نسبت
ابو حازم اور ابن عثمان نے مقبری کے واسطے سے کی۔

۱۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو صفوان عبد اللہ بن سعید
نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے
سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ بڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ
جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور زندگی کی درازی کی امید لیش نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے
حدیث بیان کی اور یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابو ہریرہ نے خبر دی۔

۱۳۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان
کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کوا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ
چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں، مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی معافی
شیر نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۱۲۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے۔ ۝

۱۳۴۴۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے

خبر دی، انہیں خبر دی ان سے نہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور محمود اس یقین کا اظہار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات خوب ان کے ذہن میں محفوظ رہے انہیں یاد ہے کہ آنحضورؐ نے ان کے گھر کی ایک دُول میں پانی بے کرکلی کی مٹی انہوں نے میان کیا کہ عذابان ہوں، مالک النصارى، رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا پھر تین سال تک ایک اور صاحب سے سنا۔ انہوں نے میان کیا کہ آنحضورؐ میرے بیان شریف دے رہے اور فرمایا کوئی بعدہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔

۱۳۳۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے مروی ہے، اس سے سعید مقرر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے سونے بندے کا جس کی کوئی مزیزہ چیز میں دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

۸۱۲۔ دنیا کی زینت اور اس میں ایک دوسرے سے آگے

بڑھے سے بچنے کے متعلق احادیث

۱۳۳۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابی ہاشم بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے مروی ہے بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں سوربن محمد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن عدی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے انہیں خبر دی کہ آنحضورؐ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرن وہاں کا جزیرہ لانے کے لئے بھیجا، اُن حضورؐ نے بحرن والوں سے صلح کر لی مٹی اور ان پر علاء بن المخرمہ کو امیر مقرر کیا تھا جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرن کا جزیرہ کا مال لے کر آئے تو انھوں نے ان کے لئے کئے کے متعلق پوچھا اور صبح کی نماز حضورؐ اکرمؐ کے ساتھ پڑھی، اور جب آنحضورؐ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضورؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے ابو عبیدہ کی آمد کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انھوں نے ہنسی کی

عَنْدُ اللَّهِ أَحْبَبْنَا مَعْمَرًا مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَتَمَّعَهُ مَحْجُورٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَدْعَلُ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَوَاكَانٍ فِي دَارِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَتَبَانَ بْنِ مَالِثٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَيْلَمٍ قَالَ عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يَوَارِي عَمْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُبَسِّغُنِي بِهِ دَجَّةُ اللَّهِ الْأَحْرَمُ اللَّهُ عَايِدُ النَّارِ

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا يَعْبُدُ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدِي جَزَاءً إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ

بَابُ مَا يُخَدَّرُ مِنْ زَهْوَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَانُ فِيهَا

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ مَوْسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْيَسُورَانَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرُوا أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ لَيْثِ بْنِ عَامِرٍ ابْنِ ثَوْبِي كَانَتْ شَهَادَةً مَعَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَالِجُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرِيِّ فَقَدَّمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بَقُولِهِ قَوْمَانَهُ صَلَاحُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْفَوَّتْ تَعَرَّضُوا لَهُ فَبَسَّسَهُ حِينَئِذٍ

خَاصِرَتَاہَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَرَدَتْ وَتَلَطَّتْ
 وَیَا لَیْسَ ثُمَّ عَاوِیَتْ مَا کَلَّتْ وَرَأَتْ حَبِیْرًا اِذَا اَلْجَوَابُ حُلُوًّا
 اَمَّا لَا یَحْقِرُہُ وَفَعْلَہُ فِی حَقِّہُ ثُمَّ عَمَّا اِلَیْکُمْ حُجْرًا اَنْ کُلَّہُ
 وَفَیْہِ اَعْدَاؤُہُ یَحْقِرُہُ کَاَنَّہُ اَعْدَاؤُہُ اِلَیْکُمْ یَحْقِرُہُ
 لَوْ کُلَّہُ اَلْاَوَّلِ اَلْیَوْمِ اِنْ شِئْتَ بِہِ اَنْ یَحْقِرُہُ اِنْ شِئْتَ بِہِ
 اِنْ شِئْتَ بِہِ اَنْ یَحْقِرُہُ اِنْ شِئْتَ بِہِ اَنْ یَحْقِرُہُ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْقُوبَ عَنْ
 عَنْہُ مَا جَدَّ عَلَیْہِ شَعْبَہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 حَدَّثَنِی سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 بَنَ حُصَيْنٍ وَرَفِیْعًا اَمَّا عَنْہُ فَسَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ
 ثُمَّ اَمَّا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْقُوبَ عَنْ
 النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَلَطَّتْ بِحَدِّہُ قَوْلَہُ
 اَوْ تَلَا شَاہِدًا ثُمَّ یَقُولُ یَعْنٰی اَلَمْ یَقُولْ یَحْقِرُہُ وَفَعْلَہُ
 دَلِیْلٌ شَہِدُہُ وَفَعْلَہُ قَوْلَہُ ثُمَّ یَقُولُ یَحْقِرُہُ وَفَعْلَہُ
 وَلَا یَقْرُونَ وَیَطْفُرُ فِیْہِ الْمَکْنُیُّ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْقُوبَ عَنْ
 اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْقُوبَ عَنْ
 عَنْہُ مَا جَدَّ عَلَیْہِ شَعْبَہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 حَدَّثَنِی سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 بَنَ حُصَيْنٍ وَرَفِیْعًا اَمَّا عَنْہُ فَسَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابُ ۖ
 ۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ آتَيْتُ
 خُبَابَ وَهُوَ يَذْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَصْحَابُ الَّذِينَ
 مَضَوْا كَمْ تَنْفِقُهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصْبْنَا مِنْ
 بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابَ ۖ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ
 عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ خُبَابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِأَبِي قَالَ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنِّي دَعَاؤُ اللَّهِ هَقًّا قَلَّا تَعْرِفُكُمْ الْخِيَلُ
 الدُّنْيَا وَلَا يَعْرِفُكُمْ إِلَّا اللَّهُ الْغُرُورُ إِنِّي الشَّيْطَانُ
 لَكُمْ عَدُوٌّ فَإِذَا خِدُّوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو
 خِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ جَمْعُهُ
 سَعِيرٌ قَالَ مَجَاهِدُ الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ ۖ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَفْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ
 قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبِي
 أَخْبَرَهُ قَالَ آتَيْتُ عَنْهُ أَنَّهُ يَطْهَرُ وَهُوَ جَالِسٌ
 عَلَى الْمَقَاعِدِ تَوَضُّعًا فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعِ ثُمَّ قَالَ
 مَا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضُّعًا وَهُوَ
 فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعِ ثُمَّ قَالَ مَنْ
 تَوَضَّعَ مِثْلَ هَذَا التَّوَضُّعِ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ فَزَكَّعَ
 ثَمَّ كَعْتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفْرَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ دُنْيِهِ
 قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا ۖ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
 الْأَوْعَاثُ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ

۱۳۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
 کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں
 خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی چہار دیواری
 بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گزر گئے دینا نے ان کے اہل
 میں سے کچھ بھی کی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ ان کے
 سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی ۖ

۱۳۵۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان
 سے العشاء نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ۖ

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اے لوگو! اللہ کا وعدہ حق ہے
 پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی
 دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کر دے، بلاشبہ شیطان
 تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے
 گروہ کو بلاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سیر کی جمع) سَعِيرٌ
 مجاہد نے فرمایا کہ "الغُرُور" سے مراد شیطان ہے ۖ

۱۳۵۴۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان
 نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان
 کیا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں ابن ابان نے خبر دی
 کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا آپ بیٹوزے
 پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ
 میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا آنحضرت
 نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور سجدیں
 اگر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں انہی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ آجانا ۖ

۸۱۵۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں ۖ
 ۱۳۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے
 حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے قیس نے بن ابی حارث

نے اور ان سے مروا اس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بندے کے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح کے، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پروا نہیں کرے گا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”حفالتہ“ اور حثالتہ“ بولا جاتا ہے (ایک ہی معنی میں)

۸۱۶۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش میں“

۱۳۵۶۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، انہیں حصین نے انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے، اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں

۱۳۵۷۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاف نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اگر ان کے پاس مال کی دو داریاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا بیت مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے

۱۳۵۸۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں خالد بن ولید نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاف سے سنا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیر بھری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر کہتے سنا ہے

۱۳۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن سلیمان ابن غنبل نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان

عَنْ مِزْدَادٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الْقَالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَوَّلُ وَيَبْقَى حَقَالَةٌ كَحَقَالَةِ الشَّعِيرِ وَالْثَمَرِ لَا يُبَالِيَهُمْ اللَّهُ بَالَةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ حَقَالَةٌ وَحَثَالَةٌ

بَابُ ۸۱۶ - مَا يَتَّقِي مِنَ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلُ

اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَفْسَ عَبْدُ الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا هِيَ وَالْقَطِيفَةُ وَالْحَمِيمَةُ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ اللَّهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ تَحْزَنُ

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا كَاتِبِينَ ابْنِ آدَمَ وَارِبَاتٍ مِنْ مَالٍ تَرْتَبِي ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّوْبُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا كَاتِبِينَ ابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَارِبَاتٍ لَا تَحْبُ أَتَلَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّوْبُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا آدَمَ مِنْ الْقُرْآنِ هُوَ آدَمُ لَا قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْعَيْلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ

الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمَقْلُوتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ
أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَقَعَ فِيهِ يَمِينُهُ وَشَبَّاهُ وَبَيْنَ
يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ لَا دَعْوَى فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَتَشَيَّتُ
مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ يَا أَجَلِيْسُ هَهُنَا قَالَ فَأَجَلَسَنِي
فِي ثَأْمِ حَوْلِهِ حِجَارَةً فَقَالَ فِي أَجَلِيْسٍ هَهُنَا حَتَّى
أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فِي الْحَوْرَةِ حَتَّى لَا أَرَاكَ
فَلَبَثْتُ غَنِي فَاظَالَ الْبَلْبُ ثَمَرَاتِي سَيِّعَتَهُ وَهُوَ
مُفْصِلٌ وَهُوَ يَقُولُ رَأَيْتُ سَوَاقَ وَإِنْ دَلِي، قَالَ فَلَمَّا
جَاءَ كُنْزُ أَصْبَرٍ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِي ذَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي جَانِبِ الْعَرَقَةِ مَا سَبَّغْتُ أَحَدًا
يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ ذَلِكَ جَبْرِئُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَوَّضَ لِي فِي جَانِبِ سَوَاقِ الْعَرَقَةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ
إِنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
قُلْتُ يَا جَبْرِئُ وَإِنْ سَوَاقَ وَإِنْ دَلِي قَالَ نَعَمْ، قَالَ
قُلْتُ وَإِنْ سَوَاقَ وَإِنْ دَلِي قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ
الْخَمْرَ قَالَ النُّصْرَا أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ
بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي
صَالِحٌ عَنْ أَبِي الدَّارِ دَاعٍ مُرْسَلٌ لَا يَصْحَحُ أَنَّمَا أَسَدُنَا
لِلنَّعْرِتِهِ وَالْقَاصِحِيُّ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ قِيلَ لِي فِي قَبْلِهِ
حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّارِ دَاعٍ، قَالَ
مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصْحَحُ، وَالْقَاصِحِيُّ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ
قَالَ أَضْمِرُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّارِ دَاعٍ هَذَا إِذَا مَاتَ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ۝

ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں اگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے جملے کاموں میں خرچ کیا ہو ابیان کیا کہ پھر میں پتھری دیر تک آنحضورؐ کے ساتھ چلتا رہا، ان حضورؐ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ میں کیا کہ ان حضورؐ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا یہیں اس وقت تک بیٹھ رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں، ابیان کیا کہ پھر ان حضورؐ پتھری زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے چاہے چوری کی چاہے زنا کی ہو، بیان کیا کہ جب ان حضورؐ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قربان کرے، اس پتھری... زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے، میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا نہیں تھا، ان حضورؐ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تھے، پتھری زمین (عرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو پتھری سنا دو، کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی اے جبرئیل، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی، خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔

نظر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت، الحکمش اور عبد العزیز بن رفیع نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، یہی حدیث، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابوصالح کی حدیث بواسطہ ابو درداء رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے ہم نے اسے اس لئے بیان کیا کہ معلوم ہو جائے، صحیح ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، ابو عبد اللہ سے (امام

بخاری) پوچھا گیا کہ عطاء ابن یسار کی بواسطہ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے، صحیح ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کہ لو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت

لکھ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اور ثابٹ ہو گیا تو جنت میں جائے گا

۸۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر ہونا ہو۔

۱۳۶۳۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اُمّی نے اس سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے پتھر کی علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران احد پہاڑ ہم کے سامنے آگیا حضورؐ نے دریافت فرمایا ابو ذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوئی کہ میرے پاس اس حد کے برابر ہونا ہو اور اس پر دن اس طرح گزر جائیں کہ میں ایک دینار بھی تم پر نہ بھجائے سو اس تھوڑی سی رقم کے جو میں عرض کی ادائیگی کے لئے رکھ چھوڑوں بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کر۔ اپنی دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور پیچھے سے پھر آں حضورؐ چلتے رہے اس کے بعد فرمایا زیادہ مہم رکھنے والے ہی قیامت کے دن کم مایہ ہوں گے سو اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھ سے فرمایا، یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں داپس نہ آجاؤں پھر آں حضورؐ رات کی تاہی میں چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی، مجھے ڈر لگا کہ کہیں آں حضورؐ کو کوئی دشواری پیش آگئی ہو، میں نے آں حضورؐ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں آں جاؤں، چنانچہ جب تک آں حضورؐ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خطرہ بھی محسوس ہوا لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا، میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو؟

باب ۸۲۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا أُحِبُّ أَنْ يَكُنِيَ مِثْلَ أَحَدٍ دَهَبًا

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَقَرَةِ الْمَدِينَةِ فَأَسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَلَيْتُ بِبَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَسْتَوِي أَقْنَعِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا دَهَبًا تَمْلِي عَلَى ثَلَاثَةِ دِينَارٍ مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا رَمِدًا لَا يَدِينُ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَارَةِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَثَرَيْنِ هُمَا إِلَّا قَلِيلٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي: مَكَانَاتُ لَا تَبْرَحُ حَتَّى آتِيكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَدْتُ أَنْ آتِيَهُ قَدْ كَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحُ حَتَّى آتِيكَ فَلَمَّا بَرَزَ حَتَّى آتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا فَتَخَوَّفْتُ قَدْ كَرْتُ لَهُ فَقَالَ: وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ آتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يَشْرِكُ بِلِلَّهِ شَيْئًا مَخَلَّ الْجَنَّةُ أَفْلُتُ وَأَنْ تَرَانِي وَأَنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ تَرَانِي وَإِنْ سَرَقَ؟

بقیہ - کہ مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان گنہگار رہے تو گناہوں کی سزا کے بعد جنت میں جائے گا گویا کفار سے مقابلہ دکھانا مقصود ہے، لو کا فخر کبھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس کے برخلاف کلمہ گو ضرور جنت میں جائے گا، اور اگر وہ گنہگار ہے تو بھی جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا بایں نے کے بعد بہر حال مسلمان آخر الامر جنت میں ضرور جائے گا۔ جب کہ منکر کبھی نہیں جاسکتا:

۱۳۶۵۔ مجھ سے محمد بن شہید نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابن کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے اور یونس نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہید نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد چارٹکے برابر بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوش ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں میرے پاس کچھ بھی باقی ہے، سوا اس معمولی رقم کے جو میں قرص کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں۔ (مسند ابی یوسف، ج ۱، ص ۱۸۷)

١٣٤٥ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَعْيُودٍ حَدَّثَنَا
 أَبِي عَنْ يُونُسَ ، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَأَلْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَو كَانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ
 قَدْ هَبَّ لَسْتُ فِي إِيْنٍ لَأَتُرَّ عَلَى ثَلَاثَةِ لَيَالٍ وَعِنْدِي
 مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا وَرَضْتُ لِي لَيْلَتَيْنِ فِيهِ لَأَتُرَّ

۱۲۸۰ء ہنزایہ داری کو دہلی کی سرکاری داری بنے۔ اور اس کے بعد
کا ارشاد "ایک سو اٹھ سال بعد صومالی و بنیادین کے پلاؤ میں
خداوندی "من دون دلب ہم لہا با ملون" ابن عقبہ کے حکم سے
مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کیا نہیں، لیکن وہ ضرور کریں گے۔

باب ٨٢ - الْغِيَا فِي النَّفْسِ وَقَوْلِ الْمَلِكِ
تَعَالَى اِيْحَسِبُوكَ اَنْتَ مَا نَبِيْدُكُمْ مِنْهُ مِنْ اَمَّا
تَوْبَتَيْنِ - اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ ذَلِكَ
لَهُمْ لَهَا عَامِلُونَ قَالَ اِنْ عُدْتُمْ لَمْ يَعْمَلُوا
لَا يَبْدُ مِنْ اَنْتَ يَعْمَلُوْهَا

۶۶-۱۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے حصید بن نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر یاہ ددی نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہوں، بلکہ سر یاہ ددی یہ ہے کہ دل بے نیاز ہو جائے۔

١٣٧٤ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ الْعَنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْمَغْنَى
عَنِ التَّفَنُّسِ

۸۲۲۔ فقر کی فضیلت فضیلۃ الفقراء ثلثہ ہے چنانچہ احادیث
۱۳۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے
بن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے
سہیل بن سعد راوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو ان حضورؐ نے ایک دوسرے

باب ١٢٢ فصل الفقير يستوفى له
 ١٣٩٤ خذوا ثلثا إسماعيل قال حدثني
 عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن
 سعد بن إسماعيل أنه قال أمر رجل على رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل عندك

صاحب سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ ان صاحب اگر نے
وہاں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں
ہے۔ اور بخدا یہ اس قابل ہیں کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجیں تو ان سے نکاح
کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی
بیان کیا کہ ان حضوٰر اس پر خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک دوسرے
صاحب گزرے ان حضوٰر نے ان سے اس مرتبہ ان کے متعلق دریافت

جَاءِيكَ، مَا مَا أَيْكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ
النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ حُرِّيٌّ إِنْ جَعَلْتَ أَنْ يُنْكِرَكَ
وَأَنْ شَفَعَ أَنْ يُسْقِمَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَا أَيْكَ فِي هَذَا؟
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ نُّفَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

ہذا جری ان عطف ان لا ینکحہ وان شفع
 ابن زبیر ھج و ان قال ان لا یستع یعوبہ فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا اخیر
 وقت حل و الامن من مثل ھذا
 ان حضور نے اس کے بعد فرمایا یہ شخص (امیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے

۴۸۔ **حَدَّثَنَا** **أَبُو جَعْفَرٍ** **وَأَبُو جَدِّشَا** **شُعْبَانُ**
حَدَّثَنَا **الرَّعْمَضِيُّ** **قَالَ** **مِیْصَبُ بْنُ** **أَبُو** **قَالَ** **عَدْنَسَا**
خُبَابًا **فَقَالَ** **هَاجَرْنَا** **مَعَ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ**
نَوْبًا **وَحِبَّة** **اللَّهُ** **فَوَقَعَ** **أَحْرَانَا** **عَلَى** **اللَّهُ** **فَمِنَّا** **مَنْ**
مِصْبِي **لَمْ** **يَأْخُذْ** **بِشَيْءٍ** **أَخْرَجَ** **مِنْهُمْ** **مُصَبِّ** **بِشَيْءٍ**
قَالَ **يَوْمَ** **أَحْمَدُ** **وَسَرَّ** **بِشَيْءٍ** **فَإِذَا** **عَظُمْنَا** **مَرَّاسَةً**
بَلَدًا **رَضِیَ** **لَهُ** **وَأَخْرَجَ** **عَظُمْنَا** **رَحْلِي** **بِدَا** **مَلَأَ** **بِشَيْءٍ**
فَأَمَرَنَا **النَّبِيُّ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **وَلِيْنِهِ** **وَسَلَّمَ** **أَنْ** **نُخْرِجَ**
لَا **سَبَّ** **وَنَجْعَلَ** **عَلَى** **رَحْلِي** **بِشَيْءٍ** **إِلَّا** **دُخِرَ** **وَمِنْ**
أَنْفَعَتِ **لَهُ** **لَوْ** **نُوتُ** **فَهُوَ** **بِشَيْءٍ** **مِنْهَا**

سے بہت سے ایسے ہیں جن کا خوف دنیا میں برآورد ہوئی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے تھے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے
 ۱۳۴۹۔ **حَدَّثَنَا** **أَبُو** **الْوَلِيدُ** **وَأَبُو** **جَدِّشَا** **مُسْلِمٌ**
 بن زبیر حدَّثَنَا **أَبُو** **جَعْفَرٍ** **عَنِ** **عَمْرِانَ** **بْنِ** **حَصِينٍ**
 رَضِيَ **اللَّهُ** **عَنْهُمَا** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **قَالَ**
أَخْلَعْتُ **لِي** **لِبَاسًا** **فَرَّقَ** **بَيْنِي** **وَالْأَكْثَرَ** **أَصْلَحَ** **الْفَقِيرَ** **أَمَرَ**
وَأَخْلَعْتُ **فِي** **النَّارِ** **فَمَرَّ** **بَيْنِي** **وَالْأَكْثَرَ** **أَصْلَحَ** **الْفَقِيرَ** **أَمَرَ**
أَبُو **وَعَفْوُ** **بِشَيْءٍ** **قَالَ** **مِصْبُ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ**
قَالَ **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ**
 ۱۳۵۰۔ **حَدَّثَنَا** **أَبُو** **مَعْمَرٌ** **وَأَبُو** **جَدِّشَا** **عَلِيٌّ** **بْنُ** **مَرْثُ**
جَدِّشَا **سَعِيدٌ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ**
بِشَيْءٍ **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ** **بِشَيْءٍ**
وَسَلَّمَ **عَلَى** **خُرَيْبٍ** **حَتَّى** **مَلَأَ** **وَمَا** **أَكَلُ** **خُرَيْبٍ** **مُسْتَرٍ**
فَمَنْعَتِي **مَاتَ**

۱۳۵۱۔ **حَدَّثَنَا** **عَبْدُ** **اللَّهِ** **بْنُ** **أَبِي** **شَيْبَةَ**
 ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی اسامہ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي سَرَاتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُوكِيدٌ إِلَّا شَطْرَ شِعِيرِي سَرَّتْ لِي مَا كُنْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكْرُهُ تَقَرُّي.

باب ۳۷ - كَيْفَ كَانَتْ عَيْشَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهَا وَتَخْلِيْفُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا
۳۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ بِخَبَرِهِ مَنْ يُصِفُ
 هَذَا الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّبٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَاهُ وَبَرَةً كَانَتْ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَا تُعْطِي بِي كَيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَارْتِ كُنْتُ لَا شُدُّ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ لَقَدْ تَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَعْمِ رِقْمِهِمُ الَّذِي يَخُوجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ عَنْ آيَةِ تَنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلَتْهُ إِلَّا لَيْسَ بَعْنِي فَمَرَّ فَكُنْتُ يَفْعَلُ ثُمَّ سَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلَتْهُ عَنْ آيَةِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لَيْسَ بَعْنِي فَمَرَّ فَكُنْتُ يَفْعَلُ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّتُمْ حِينَ رَأَى دَعَرَتْ مَا فِي تَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبَعَتْهُ فَمَدَّحَلْ فَا سَأَدَتْ فَادَّتْ لِي مَدَّحَلْ فَوَجَدَ بَيْنَا فِي مَدَّحٍ فَقَالَ: مِنْ آيَةٍ هَذَا اللَّبَسُ؟ قَالُوا: هَذَاكَ لَكَ فَلَا أَدْرِي فَلَمْ تَلَهُ، قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَةِ فَادَّعَهُمْ لِي، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَةِ أَفْصِيَاءُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْذُونَ إِلَّا أَهْلًا وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا آتَتْهُ مَدَّةٌ بَعَثَ بِمَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاولْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَمْسَابَ مِنْهَا وَاشْتَرَكَهُمْ فِيهَا فَسَأَلَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَسُ فِي أَهْلِ الصُّفَةِ؟

حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی۔ سو مقورے سے جو کے جو میری الماری میں تھے، میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں ٹولا آخر وہ بھی ختم ہو گئے۔

۳۷۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے

گزرتی تھی؟ اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات

۳۷۴ - مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی اس حدیث کا در حقیقہ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہہ کرتے تھے کہ اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں بھوک کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ نکلتے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کھلا دیں وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضرت میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تڑپایا پھر آپ نے فرمایا ابابرا میں نے عرض کی لیک، یا رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چلے گئے، میں آنحضرت کے پیچھے بولیا، پھر آنحضرت تشریف لے گئے، پھر اجازت چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا، دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلاں نے آنحضرت کے لئے ہدیہ بھیجا ہے آنحضرت نے فرمایا، ابابرا! میں نے عرض کی لیک یا رسول اللہ! فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں وہ نہ کسی کے گھر نہ پناہ، نہ صندوق دیتے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس، جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے البتہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ

مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا اس کا توہ قدر میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو ان حضورؐ مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضورؐ کی دعوت پہنچائی، وہ آگئے اور اجازت چاہی انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے ان حضورؐ نے فرمایا: ابہر ایسے نے عرض کی البیک یا رسول اللہؐ فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر میرا ہو جاتا تو مجھے واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا اس طرح میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سب لوگ پی کر میرا ہو چکے تھے۔ آنحضورؐ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپؐ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابہر ایسے نے عرض کی البیک یا رسول اللہؐ فرمایا اب میں اوتھم پاتی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپؐ نے سچ فرمایا، ان حضورؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پی لیا، اور ان حضورؐ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، انہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تمنا نش نہیں ہے ان حضورؐ نے فرمایا۔ پھر مجھے دید

میں نے پیالہ ان حضورؐ کو دے دیا ان حضورؐ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے ۶

۳۷۱- ہم سے سعد بنے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا طرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلائے ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز جملہ کے پتوں اور اس ہموں کے سوا کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی میٹگیوں کی طرح براڑ کرتے تھے اب یہ بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے میں پھر قویں بالکل بنا نامراد ہوا اور میرا سارا کیا اکا رت گیا ۶

۳۷۲- مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ

كُنْتُ اَحَقَّ اَنَا اَنْ اُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَعُوْى بِهَا فَاِذَا اَجَاءَ اَمْرِيْ قُلْتُ اَنَا اَعْطِيَهُمْ وَمَا عَلَيَّ اَنْ يَّتَلَّعُوْا مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَتَعْمَلُوْا مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَكْتُمُهُمْ فَدَعَوْهُمْ فَاَقْبَلُوْا اِفَا سَدُوْا اِنْ لَّهُمْ وَاَخَذُوْا لِحَاظِهِمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَاهِيْ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ خذْ مَا اَعْطٰهُمْ مَا لَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اَعْطِيَهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحَ وَاَعْطِيَهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحُ اَلْقَدَحُ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحُ حَتّٰى اَنْتَهِيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَدَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَوَضَعْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَبَسَّسَمَ فَقَالَ اَبَاهِيْ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَقْعُدْ فَاَشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اَشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُهُ مَسْكًا قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَخَمِدَ اللهُ وَسَمِعِي وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ۶

۳۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اُوْى الْعَرَبَ سِوَاىْ اِسْنَمٍ فِى سَبِيْلِ اللهِ وَرَايْتُنَا نَعْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَدَقَّ الْجُفْلَةُ وَهَذَا اَلْاَسْتَرُ وَاَنَا اَحَدُ نَايِصَمٍ كَمَا تَصْعَقُ الشَّاهُ مَا لَهٗ خِلَاطٌ ثُمَّ اَصْبَحْتُ بَنُوْ اَسَدٍ تَعُوْرُ فِى عَمَلِ الْاِسْلَامِ حِيْنَ اِذَا وَ مَثَلٌ سَعِيْنِ ۶

۳۷۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا شِيعَ أَنْ يَحْتَدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْذُ قَدَامِ الْبَيِّنَةِ مِنْ طَعَامٍ يَرْتَلِشَ لَيْسَالٍ
حَتَّى يُبَيِّنَ

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الَّذِي عَنْ مُعَاوِ
بْنِ كَدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلُ إِلَّا مِنْ مَحَبِّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَلْتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هُمَا تَمْرٌ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الَّذِي عَنْ مُعَاوِ
بْنِ كَدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلُ إِلَّا مِنْ مَحَبِّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَلْتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هُمَا تَمْرٌ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الَّذِي عَنْ مُعَاوِ
بْنِ كَدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلُ إِلَّا مِنْ مَحَبِّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَلْتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هُمَا تَمْرٌ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبُقَيْرِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْكُلُ عَلِيمًا شَهْرًا ثُمَّ يَصُومُ
أَمَّا هُوَ التَّمْرُ وَالْبَاءُ إِلَّا أَنْ تَرَوْهُ بِالْحَجِيمِ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَارِثُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْكُلُ عَلِيمًا شَهْرًا ثُمَّ يَصُومُ
أَمَّا هُوَ التَّمْرُ وَالْبَاءُ إِلَّا أَنْ تَرَوْهُ بِالْحَجِيمِ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ
آنے کے بعد بھی تین دن تک تنہا کھانے کے لئے نہیں ملا تھا
یہاں تک کہ ان کی حضور کی وفات ہو گئی۔

۱۳۷۵۔ محمد بن اسماعیل بن ابی ایوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے اسحاق الدارق نے حدیث بیان کی ان سے مسمر بن کدام نے
ان سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے کے بعد بھی ایک دن میں دو تہ
کھا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

۱۳۷۶۔ محمد بن احمد بن جابر نے حدیث بیان کی ان سے نصر بن حدیث
بیان کی ان سے مشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اور ان
میں کھجور کی چھال بھر دی جوتی تھی

۱۳۷۷۔ ہم سے عبد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے جہاد بن یحییٰ نے
حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کا ہارچی وہیں موجود ہوتا آپ
فرماتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی روٹی تناول فرماتے
نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور ان حضور نے کبھی اپنی
انگوٹھ سے بھی ہوئی مسلم بکری دیکھی۔

۱۳۷۸۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے مشام نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور ان سے
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے لوہر یقیناً ہمسہ بھی گرجاتا
تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی گوشت
آجاتا تو چولہا جلتا تھا۔

۱۳۷۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ادنی نے حدیث بیان کی ان سے
ابو حارثہ عازم نے حدیث بیان کی ان سے انس کے والد نے ان سے یزید بن رومان
بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے عروہ سے کہا
میں نے دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے (ازواج) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا میں نے چوچا کہ چہ آپ
لوگوں کو کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور

پانی :- ہاں، اُن حضور کے کچھ انصاری، یزیدی تھے ان کے یہاں دودھ پینے والے جانور ہوتے تھے اور وہ اُن حضور کے لئے دودھ جمع دیتے تھے اور ہمیں پلا دیتے تھے،

قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّرَانِ مِثْلَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَازِحُ وَكَانُوا يَسْتَعُونُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آبِيَاتِهِمْ فَيَسْتَفِينَا ۝

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ مَوْتًا ۝

باب ۱۱۱۔ الْقَصِيدَةُ وَالْمَدَامَةُ عَلَى الْعَقْلِ ۝

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ سُرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيْ الْعَقْلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: الدَّامُ قَالَ: قُلْتُ: قَائِي حِينَ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ النَّصَارَةَ ۝

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَيْثَمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۝

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيْسُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُتَجَبَّى أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا أَفَا لَا أَنْ يَتَّقِمَا فِي اللَّهِ بِرَحْمَةٍ سَيَدُودَا وَفَارِبُهَا وَاعْتَدَا وَرَأَوْحُوا وَشَمِيءٌ مِنَ الدُّنْيَا وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ كَبَلَعُوا ۝

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمارہ نے ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں،

۸۲۴۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی،

۱۳۸۱۔ ہم نے عبد ان نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر دی۔ انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے سنا کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کون سا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جس پر مداومت ہو سکے کہا کہ میں نے پوچھا: حضورؐ کب تک نماز پڑھتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرض کی آواز سن لیتے، اس وقت تک آپ نماز تہجد پڑھتے رہتے تھے،

۱۳۸۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس پر اس کا عامل مداومت اختیار کرے۔

۱۳۸۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سو اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو۔ اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی، منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۸۴۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو :

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو :

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے ابراہیم نے اور ان سے عقبہ نے بیان کیا کہ میں نے اسم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے پوچھا اسم المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں اس حضور کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون؟ جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی اس حضور طاقت رکھتے تھے :

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زبرقان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور ہمیں بشارت ہو کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں، یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سو اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے لے لے، بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطے سے ہے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور عفان نے بیان کیا ان سے وہی نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ دُؤَادٍ قَارِبُؤَا وَاعْلَمُوا أَنَّ تَنْ يَدْخُلُ أَحَدَكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ :

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ أَدْوَمُهَا إِنْ قَلَّ، وَقَالَ لَا تَكْفُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ :

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلَهُ دِيْنَةً، وَأَيْكُمُ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ :

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ دُؤَادٍ قَارِبُؤَا وَابْشَرُوا فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظَنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عُفَانَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: "میانہ روی اختیار کرو اور تمہیں بشارت ہو، اور مجاہد نے بیان کیا کہ "سداً اسدیداً" ہدق کے معنی میں ہے۔

۱۳۸۸۔ مجھ سے ابوہریرہ بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن قلیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے ہمیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی اس کی فطیکیں اس دیوار پر بنا دی گئیں تھیں۔ آج سے پہلے اچھائی اور برائی اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی آج سے پہلے اچھائی و برائی میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی؛

۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید۔ سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی

کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے "تم کسی چیز پر نہیں ہو جب تک تم تورات، انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے ان سب کو قائم نہ کرو؛

۱۳۸۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سوا حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سناؤ رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے بے خوف نہ ہو؛

۸۲۶۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا "بلا شبع

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔

سَيَدُودًا وَابْتِشِيرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ، سَيَدًا اسديداً صِدْقًا،

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا، الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَعَ يَمِينَهُ فَمَشَّا رِجْلَيْهِ قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صُمِّيتُ كَلِمَةَ الصَّلَاةِ الْبَحْثَةَ وَالنَّاسِ مُمْتَلِئِينَ فِي قُبُلِهِ هَذَا الْجِدَارِ قَلَمَ آسَ كَانِيَوْمٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمَ آسَ كَانِيَوْمٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ؛

۸۲۵۔ الرَّجَاءُ مَعَ الْخَوْفِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَاقِبَةً لَكُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيمُوا التَّوَرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ؛

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقَبْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَ مَائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ مِنْهَا تِسْعًا، وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ؛

۸۲۶۔ الْقَبْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ اللَّهُ أَمَّا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

وَقَالَ عُمَرُ، وَجَدْنَا نَحْنُ نَعْبُدُ بِالنَّبِيِّ
 ۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا
 سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا وَمِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوبَنَا لَكَ
 أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا عَطَاءٌ حَتَّى لَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ
 لَهُمْ حِينَ لَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَلْفَقُ بِمِثْلِهِ مَا يَكُونُ
 عِنْدِي مِنْ عَجَبٍ لَا أَذْهَبُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ
 يَسْتَعِيفُ يَعِيفُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ
 وَمَنْ يُسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُعْطُوا عَطَاءً
 يُغْنِيكُمْ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعَمَلِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّافُ بْنُ يَعْنَى حَدَّثَنَا
 مِنْقَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَغَوِيَّ
 بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي حَتَّى تَرْمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدْ مَآءٌ فَيَقُولُ لَهُ،
 يَقُولُ أَفَلَا كُنْتُ عَبْدًا شَكُورًا؟

بَابُ ۷۲۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
 حَسْبُهُ، قَالَ الزَّيْمِيُّ بْنُ حُثْمَةَ، مِنْ كَلِّ
 مَا صَاقَ عَلَى النَّاسِ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ
 عِبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
 فَقَالَ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ، يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا
 يُغْفَرُ حِسَابُهُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَرَّقُونَ
 وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

بَابُ ۷۳۔ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ
 ۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی ہجر میں پائی۔
 ۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی
 ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مانگا اور جس نے جس نے حضور سے مانگا اُن حضور نے اسے دیا، یہاں تک
 تک کہ جو مال اُن حضور کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جو حضور نے اپنے ہاتھ
 سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے
 بچاؤں نہیں رکھ سکتا ہوں البتہ جو تم میں (سوال سے) بچاؤں گا اللہ بھی
 اسے محفوظ رکھے گا اور جو ہجر کرے گا اللہ بھی اسے ہجر سے بچاؤں گا اور جو استغنا
 اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا سے بچاؤں گا۔ تمہیں ہجر سے بڑھ کر اور اس سے
 زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی

۱۳۹۱۔ ہم سے غلاب بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسر نے حدیث بیان کی
 ان سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے میسر بن مسعود رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے
 تھے آپ کے قدموں میں ورم آجاتی یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے،
 اُن حضور سے عرض کی جاتی کہ آپ کی خطائیں تو معاف ہیں اُن حضور پر
 کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۸۶۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا
 ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات
 میں ہجر کرے

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عباده
 نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حصین
 بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
 آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، میرے امت کے مترنار (مر اکثر) تھے اے صاحب
 جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو جہاد چھوٹک نہیں کرتے اور
 اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں

۸۶۸۔ قیل وقال نالیندیده ہے

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے

نے حدیث بیان کی انہیں ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی جن میں میغرہ اور فلاں اور ایک تیسرے صاحب بھی ہیں انہیں شعبی نے ابن میغرہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زادے کے معاویہ رضی اللہ عنہ نے میغرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کے بھیجو، بیان کیا کہ پھر میغرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ میں نے اس حضور سے سنا ہے آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے تھے اللہ کے سوا کوئی وجود نہیں، تمہارے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اس کا ہے اور تمام تعظیم اس کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر تعدد رکھنے والا ہے، میں مرتبہ بیان کیا کہ اس حضور قبل و قال رجعت بازی ازباده سوال کرے۔ مال ضائع کرنے اپنی چیز محفوظ رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور بچوں کو زندہ درگدہ کرنے سے منع کرتے تھے اور ہمیشہ سے روایت ہے انہیں عبد الملک بن عیمر نے خبر دی کہا کہ میں نے واد سے سنا، وہ یہ حدیث میغرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۸۲۹۔ زبان کی حفاظت اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے

دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا

پھر چپ رہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”انسان جو بات

بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے لکھنے کے لئے آئندہ

ونتیار ایک نگران رہتا ہے،

۱۳۹۴۔ ہم سے محمد بن ابوبکر مقدسی نے حدیث بیان کی ان سے عمر

بن علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو حازم سے سنا انہوں نے

سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرے لئے جو شخص دو توں خبروں کے درمیان کی چیز زبان اور دونوں

پاؤں کے درمیان کی چیز (مشرک گاہ) کی ذمہ داری دیدے گا میں اس کے لئے

جنت کی ذمہ داری دے دوں گا،

۱۳۹۵۔ مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے

ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے

ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور

آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی و فلاں و فلاں
ثالث ایضا عن الشعبي عن و زاد کاتب میغرہ
بن شعبہ آقا معاویہ کتب الی میغرہ ان کتب
الی یعقوب سیفہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال کتب الیہ میغرہ ا فی سیفہ
یقول عند انصرافہ من الصلاة لا اله الا الله
وحدہ لا شریک لہ لہ انکس ولہ الحمد وهو
على کل شیء قدير ثلاث مرات، قال وكان ينهل
عن قیل و قال، و کثرہ السؤال، و اصلحہ المال
و منیع و حاج و عقوق الاممات و واد البنات و عن
هشیر أخبرنا عبد الملک بن عیمر قال سمعت
و زاد یحدث هذا الحديث عن میغرہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم،

۸۲۹۔ حفظ اللسان و من کان یؤمن

بالله و الیوم الآخر فلیقل خیراً أو لیصل

و قولہ تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ

ما قینت قلیلاً،

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ حَزْمٍ عَنْ سَهْلِ

ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ يَفْضُلْ بَيْنَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

أَفْضَلَ لَهُ الْجَنَّةَ،

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَانَ يَوْمٌ مِنْ بِلَالِهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پروسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے لڑنے کی حدیث بیان کی ان سے معبد مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ابو شریح خراشی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمان کی عزت کرنی چاہیئے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۱۳۹۷۔ مجھ سے اور ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے درخ میں چلا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے آسودہ رہتا تھا۔ جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان (فاصلہ ہے)۔

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن میسر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو النضر سے سنا ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور دوسرا ایک بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

۸۳۴۔ اللہ کی خشیت سے رونا۔

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نعیم بن عبد الرحمن

خَيْرًا أَوْ لَيْسَ خَيْرًا، وَمَنْ كَانَتْ يَوْمُهُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَدِّعُ جَسَدًا وَمَنْ كَانَتْ يَوْمُهُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ مَيْتَتَهُ؛

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا يَمَانُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَرَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَانِي وَوَعَاةَ قُلَيْبِي النَّبَخِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، الْفَيْصَالَةُ مَلَاقَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ، وَقِيلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ، يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَتْ يَوْمُهُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ مَيْتَتَهُ، وَمَنْ كَانَتْ يَوْمُهُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتُ؛

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ النَّبَخِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِأَلْسِنَةٍ مَا يَتَّبِعِينَ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْبَشْرِ؛

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعَ أَبَا النُّضْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِأَلْسِنَةٍ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقَى كَهَابًا لَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِأَلْسِنَةٍ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقَى كَهَابًا لَا يَنْفَعُ وَهِيَ فِي جَهَنَّمَ؛

بَابُ ۸۳۴۔ الْكَأَمُ مِنَ خَشْيَةِ اللَّهِ؛

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا غُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔

۸۳۱۔ اللہ سے خوف۔

۱۴۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن عزیق نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن ابی سعید نے اور ان سے جریر بن عزیق نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا لگان اپنے اہمال کے متعلق خراب تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے گرم دین میں اٹھا کر دیا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ لیا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے اس پر صرف ترے خوف نے آمادہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی، فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اہم کیا؟ کہا ابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یتیر) کی تفسیر لم یدخر نہیں جمع کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پھینک دینا اور کسی تیر ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا، اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر ہمدلیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا، پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا، میں نے یہ حدیث

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ مَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ قَفَاضَتْ عَيْنَاهُ؛

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَافِعٍ عَنْ حَذِيقَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ إِلَى النَّفْسِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَخَذُّوْنِي قَدْ رُوْنِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَعَلُوا بِهَا فَبَجَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلْتُكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مُغَانَّتُكَ فَفَعَلْتُ

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فَيَسَنَ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكَ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا وَدَّ أَنْ يَعْنِي غَطَاكَ. قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ لَبَنِيهِ أَيْتِي أَبِ كُنْتُ؟ قَالُوا خَيْرٌ أَبِ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَبِثْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا أَسْرَحًا قَتَادَةَ لَمْ يَدَخِرْ وَإِنْ يَتَقَدَّمُ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ، فَأَنْظَرُوا فَإِذَا مِتُّ فَأَخْرُوْنِي حَتَّى إِذَا مِرْتُ فَحُمًّا فَاسْتَعْفُوْنِي أَوْ قَالَ فَاسْتَهْكُوْنِي ثُمَّ إِذَا كَانَتْ رِيحٌ حَاصِفٌ، فَأَذْرُوْنِي فِيهَا فَاخْتَدَمُوا فَيَقْتُلُهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَقَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ قَاتِلٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلْتُكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ مَحَامَلْتُكَ أَوْ فَتَرْتُ مِنْكَ أَمَّا تَلَا فَاكُنْ رَاحَةً اللَّهُ. فَحَدَّثَ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلَمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ نَادَرُوْنِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثْتَ، وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عثمان سے بیان کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلمان سے سنا ہے البتہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے دریا میں بہا دینا "یا جیسا کہ انہوں نے حدیث بیان کی اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے انہوں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے:

باب ۸۳۲۔ اِنْ تَهَاجَرْتُمْ فَاَنْتُمْ عَنِ الْغَايَةِ:

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَمْ يَبْقِ عَنِّي أَمْلُهُ كُنْتُ رَجُلًا اتَّقِي قَوْمًا قَالُوا رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِينَتِي وَإِنِّي أَتَا النَّبِيَّ الْعُرْيَانُ فَالْتَجَاءُ فَاَطَاعَنَّهُ طَائِفَةٌ فَأَدْبَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَتَجَرَّوْا وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ فَبَغَوْا فَبَغَى الْجَيْشُ فَاَجْتَابَهُمْ:

۸۳۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے ان سے ابو بردہ نے دوران سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور جو کچھ اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے (تمہارے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا ڈرنے والا ہوں پس نجات نجات! اس پر ایک جماعت نے بات مان لی اور اپنی سہولت کے لئے کسی محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی اور دوسری جماعت نے جھک دیا اور لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آگیا اور تہ تیغ کر دیا:

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الرُّمَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَدَنَةَ أُنْزِلَتْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلُ النَّاسِ كُنْتُ رَجُلًا اسْتَوْقَدَ نَارًا أَفْلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفُقَرَاءُ وَهَذَا الدُّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَيَجْعَلُ يَحْرُسُهُنَّ وَيَغْلِبُنَّ فَيَقْتُلُهُنَّ فِيهَا فَيَأْكُلْنَ مَا أَخَذُوا يَحْرُسُهُنَّ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتُلُونَ فِيهَا:

۸۳۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: اَحْفَظُوا نَفْسِي وَفَرِيَاكِ مِيرِي وَرُؤُوسِي كِي مِثَالِ اِيكَانِ شَيْخِي كِي هِي جِسْنِي اَكْ جَلَا نِي جِبْ اِسْ كِي چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پرورنے اور کپڑے کھڑے ہو گئے جو آگ پر گرے تھے اس پر گرے گئے اور آگ جلنے والا انہیں اس میں سے نکلنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ بڑھ گئی رہی اس طرح میں تمہاری مگر کوہر مگر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرے جلتے ہو:

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَلَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَدِمَاغِهِ وَهَاجَرُهُمْ مِنْ هَجَرٍ مَا تَهَى اللَّهُ عَنْهُ:

۸۳۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور دماغ سے (تکلیف پہنچنے سے محفوظ رکھے اور ہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے:

باب ۸۳۳۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۸۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: اگر تمہیں

تَوَعَّلُونَ مَا أَنْتُمْ لِفَعْلِكُمْ قَلِيلًا وَلَكُمْ فِي كَثِيرٍ
۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا
 أَلِيبُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شُعَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 السَّبْيِ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ يَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ
 مَا أَنْتُمْ لِفَعْلِكُمْ قَلِيلًا وَلَكُمْ فِي كَثِيرٍ
۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سُيَّاتُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ
 مَا أَنْتُمْ لِفَعْلِكُمْ قَلِيلًا وَلَكُمْ فِي كَثِيرٍ
باب ۸۳۴۔ عَجَبَاتِ النَّارِ بِأَشْهُوَاتِ
۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجَبَاتِ النَّارِ
 بِأَشْهُوَاتِ وَحُجَبَاتِ الْجَنَّةِ بِأَذْكَارِ
باب ۸۳۵۔ أَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ
 شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ
۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ
 شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ
۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَدُ قُبَيْتٍ قَالَهُ
 أَشَاهِرُ، إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ
باب ۸۳۶۔ لَيْنُظَرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ
 مِنْهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ مَوْفَقُهُ

معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور زیادہ روتے
۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے
 ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم
 ہوتا وہ جو میں جانتا ہوں اور تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے
 حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا
 جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۸۳۴۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے
۱۴۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
 بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے الاعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ خواہشات نفسانی
 سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے
۸۳۵۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے
 قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی ان سے منصور و الأعمش نے ان سے ابی وائل نے اور ان سے
 عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

۱۴۰۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غدر نے
 حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک
 بن عمیر نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے سچا شعر ہے شاعر نے کہا ہے
 یہ ہے ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں باطل ہیں

۸۳۶۔ اسے دیکھنا چاہیے جو نیچے درجہ کا ہے اسے نہیں
 دیکھنا چاہیے جس کا مرتبہ اس سے اوپر ہے

و سلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں معروف تھا یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا اس حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہوئے وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور طرز خمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرحلے پہنچا پھر اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چرتی ہوئی دکھائی گئی حضور اکر مہ نے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہو تب سے ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہو تب سے کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہو جاتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ سے ہوتا ہے :

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ أَكْظَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمَّ يَزِلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُورِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ: بُدِّبَاتِي سَيْفُهُ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَمَحَا مَلَّ عَلَيْهِ حَتَّى جُورِحَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا الْعَبْدُ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا.

۸۴۰۔ گوشت نشینی بڑے ساقیوں سے نجات کا ذریعہ ہے :

۱۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے فردی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن زید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا کہ سوال کیا گیا یا رسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے ابو زاعلی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن زید نے بیان کیا ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاتی میں گھبرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی برائیوں کی وجہ سے الگ تھلک رہتا ہے اس روایت کی متابعت، زہری، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء یا عبید اللہ نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یونس وابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

بَابُ ۸۴۰ الْغَزْوَةُ رَاحَةً مِنْ خِلَاطِ الشَّوَابِ : ۸۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُوسُفَ - حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ ابْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْرُؤُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ، تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتَّغْلَفَاتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْرُوفُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مَسْرُورٍ يَخِي بَنُو سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۴۱۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ماجشون نے حدیث

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ

بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی سعصعہ نے ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دورائے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بیڑیں ہونگی وہ انہیں نے کہ پہاڑ کی چوٹی اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے نقصان سے فرار اختیار کرے گا۔

۸۴۱- امانت کا اٹھ جانا۔

۱۴۱۶- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یلعج بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطارد بن ہبل نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں سے امانت اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ امانت کس طرح اٹھ جائے گی فرمایا جب کام آہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۱۴۱۷- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں ان حضور نے ہم سے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہریٹیوں میں اتار دی گئی پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا پھر سنت سے جانا اور اسی حضور نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور وہ اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر ابد کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے آگ کی چنگاری نہا رہے پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے اتم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر وہ فریاد و زاری کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقلمند ہے کتنا بلند عرصہ ہے اور کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رافی برا بر بھی ایمان (امانت) انہیں ہو گا میں نے ایک ایسا وقت بھی گزر رہا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرے ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَمَاتُ خَيْرُ
مَا لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ تَبَعُ بِهَا شَعَفُ الْعِبَادِ
وَمَوَاقِعُ الْقَطْرِ يَفْرُدُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ،

باب ۵۰ رافع الامانة

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبَانَ حَدَّثَنَا
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَّارِ
بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتَ الْأَمَانَةَ فَاَنْتَظِرْ
الْعَلَمَةَ قَالَ كَيْفَ أَصَابَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا
أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى خَيْرِ أَهْلِهَا فَاَنْتَظِرِ السَّاعَةَ،

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا
حَدِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا
أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزُكَّتْ فِي جُذُرِ تَلَوِّبِ الرِّجَالِ ثُمَّ هَلِكُوا
مِنَ الْقُرُونِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ
رَفِيعِهَا قَالَ، يَتَامُ الرِّجُلُ الْمُؤْمِنَةُ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ
مِنْ قَلْبِهِ كَيْطَلُ أَثَرِهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ
الْمُؤْمِنَةُ فَتَقْبُضُ قَبْلَ أَنْ يَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ لَبَعْبَرِ
وَخُرْجَتُهُ عَلَى رَجُلٍ فَتَقْبُضُ فَتَكُونُ مُنْتَبِهًا وَلَيْسَ
فِيهِ شَيْءٌ فَيَضِيقُ النَّاسُ يَتْبَاعِيَهُمْ فَلَا يَكُونُ أَحَدٌ
يُؤْتِيهِ إِلَّا مَاتَ، أَيْ فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا يُؤْمِنُ
وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا عَقَلَهُ وَمَا أَظْفَرَهُ وَمَا أَجَلَدَهُ
وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ تَخْرُجُ مِنْ أَيْتَانِ - وَلَقَدْ
أَتَى عَلِيٌّ زَمَانًا وَمَا أَجَالِي أَيْكُمْ تَابِعَتْ كَيْسَ كَانَتْ
مُسْلِمًا تَرَدُّكَ إِلَى سَلَامٍ وَإِنْ كَانَتْ نَفَرًا إِنَارَدَكَ عَلَيٌّ

اور اگر وہ نعرانی ہوتا تو اس کا مددگار سے روکتا تھا لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

۱۴۱۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہ ابنی شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ ابنی سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال اونٹ کی سی ہے۔ تنگوں میں بھی ایک مثل شکل سے سواری کے قابل ملتا ہے؛

۸۴۲۶۔ ریا اور شہرت؛

۱۴۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بھی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے سلمہ بن کھیل نے حدیث بیان کی اور ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ میں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے آپ کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چنانچہ میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کام کے نتیجہ میں جو شہرت کا خواہش مند ہو گا اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کیلئے کام کرے گا اللہ بھی اس کی نمود و نمائش کر دے گا؛

۸۴۳۳۔ جس نے اللہ کی راہ میں اپنے آپ کو لگا دیا۔

۱۴۲۰۔ ہم سے ہدیر بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اہل اس حضور کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی اُن حضور نے فرمایا، معاذ! میں نے عرض کی، لیبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! پھر حضور نے دیراں حضور چلتے رہے پھر فرمایا، یا معاذ! میں نے عرض کی، لیبیک وسعدیک یا رسول اللہ! پھر حضور نے دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا اے معاذ ابن جبل! میں نے عرض کی، لیبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس سے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے

سایۃ قَامَا اَيُّوْمُ فَمَا كُنْتُ اَبَايَعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا،

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَيُّوبَ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا النَّاسُ كَالْأُحْلِلِ الْبَاشَةِ لَا تُكَادُّ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً؛

بَابُ ۱۴۲۰۔ الرِّيَاءُ وَالشُّهْرَةُ؛

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَرْثِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ اسْمٌ أَحَدٌ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ فَذَنُوبٌ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يَزَايَا يَزَايَا اللَّهُ بِهِ؛

بَابُ ۱۴۲۰۔ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ؛

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا اخِرَةُ الرَّجُلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا تَقُولُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر اس حضور تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا ہے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لیک و سعید، یا رسول اللہ! فرمایا! ہمیں معلوم ہے کہ جب بندہ یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے :

۸۴۴۸- توضیح :

۱۴۲۱- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زبیر نے حدیث بیان کی ان سے عید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی، بیان کیا کہ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں خبری نے اور ابو خالد حمزہ نے خبر دی انہیں حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عضباء" تھا (کوئی جانور دور میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ اس حضور کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عضباء پیچھے رہ گئی! ان حضور نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے وہ پست کرتا

۱۴۲۲- مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن عبد اللہ نے بن ابی نضر نے حدیث بیان کی ان سے مطار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرح کی ہوئی ان چیزوں سے جو مجھے پسندیدہ ہیں، امیر اقرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اسی مومن کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا :

بْنِ جَبَلٍ قُلْتُ بَقِيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ مَا كَانَ هَلًا تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا قَعَلُوا قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْعِدُ بَيْنَهُمُ

بَابُ التَّوَضُّعِ :

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ لِنَبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَتْ وَحْدَتَنِي مُحَمَّدًا أَخْبَرَتُنَا الْفَرَّاسِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَخْبَرُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَتْ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعُضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ نَجَاءً أَعْرَاقِي عَلَى تَعْرِدِ اللَّهِ فَتَسْبِقُهَا فَتَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعُضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَزِفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ :

۱۴۲۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا كِلْسَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شُرَيْكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا أَدْنَيْتُهُ بِالْعُزْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي أَحَبَّ إِلَيَّ وَمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى آجِبَهُ قِيَادًا أَجَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَاكَ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرَجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي رَغِيْبَتَهُ وَلَيْتُنِ اسْتَعَاذَ لِي بِعَيْنِي لَنُفَعِلَنَّ وَمَا تَرَكْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّى عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكُونُ الْمَوْتُ وَأَنَا الْكُرَّةُ مَسَاءَ تَسَاءُ

۱۲۲۵۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَمَا أَمْرُ
السَّاعَةِ إِلَّا كَمَنْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ
اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۸۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اور قیامت
ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قرب میں) اور قیامت کا معاملہ
تو بس آنکھ پھینکنے کی طرح یا اس بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز
پر قدرت رکھنے والا ہے۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَاةٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ
هَكَذَا وَيُسَيِّرُ بِأَصْبَعَيْهِ فِي كَفَيْهِمَا.

۱۲۲۳۔ ہم سے سید بن مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عسانہ نے
حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اتنے
قرب قریب ہیں جیسے گئے ہیں اور ان حضورؐ نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ
سے (اس قرب کو بتایا۔ پھر ان دونوں کو پھیلا دیا۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَبَادَةَ
وَأَبِي التَّيَامِ عَنْ الْأَسَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ.

۱۲۲۲۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب
بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ
نے ابو التیام نے اور ان سے اسد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قرب قریب) جیسے گئے ہیں

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي حَرِيرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا
وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَاحَيْنِ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

۱۲۲۵۔ محمد سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے
خبر دی، ابو حصین نے انہیں ابو صالح نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو کی طرح
جیسے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے معنی اس روایت کی متابعت
اسرائیل نے ابو حصین سے کی،

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَأَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ رَسُوهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ
مَغْرِبِهَا فَإِنَّهَا تَلْعَقُ فَرَاَهَا النَّاسُ أَمْوًا جَمْعُونَ
فَنَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْقُصُ أَنْفُسًا إِيْمَانَهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنًا
مِنْ قَبْلِ أَنْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا كَثِيرًا وَتَقُومَ مِنَ
السَّاعَةِ وَقَدْ لَشَرَ الرَّجُلَانِ قَوْلَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا
يَكْبِيَا بَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ
وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِكِبَرٍ لَفَحَتْهُ فَلَا يَطْعُمُهُ
وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَهُوَ يَكْطِطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي.

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے
خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع
نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ دیکھیں گے
تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لئے اس کا
ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا جس نے
ایمان کے بعد مل خیر نہ کیا ہو پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کھڑا
درمیان میں (خبر دو فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی
خبر دو فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ انہوں نے اسے لیتا ہی
ہوگا کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور قیامت اس حال میں قائم ہو

فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهَذَا رَفَعَهُ اَلْكَلْبُ إِلَى فِيهِ
فَلَا يَطْعَمُهَا

شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا، قیامت اس حال میں برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا

بَابُ ۱۸۴۷ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ

۸۴۷۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی

اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے :

۱۴۲۷۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے ہم نے حدیث بیان کی ان سے قناد نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمار بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب تمہیں کی موت کا وقت قریب آئے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کا فر کی موت کا وقت قریب آئے تو اسے اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اس سے زیادہ ناکوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی و اسطی شعبہ اخصار کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قناد نے ان سے زرارہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالہ سے :

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَجَابٌ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَنَادٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ مَا يَشَاءُ أَوْ بَعَثْنَا وَاجِبًا إِنَّا نَكْفِرُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا خَصَّوْهُ الْمَوْتُ بَشَّرَ بِرُضْوَانِ اللَّهِ وَكَرِهَ أَمَّتَهُ فَلَيْسَ قَسِيًّا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَّتَهُ فَأَحَبَّتْ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَارْتَأَى الْكَافِرُ إِذَا خَصَّ بِرُضْوَانِ اللَّهِ وَكَرِهَ أَمَّتَهُ فَلَيْسَ شَيْئًا كَرِهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَّتَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ أَخْصَرَ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُ وَهْنُ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی شدت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس سے زیادہ ناکوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی و اسطی شعبہ اخصار کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قناد نے ان سے زرارہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالہ سے :

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُمَرُو بْنُ النَّوْبَكِيِّ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلِيمِ أَنَّ

۱۴۲۸۔ محمد سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے روایت کیا ان سے یونس بن یزید نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے :

۱۴۲۹۔ محمد سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عمرو بن النضر نے چند اہل علم حضرات کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی کریم

عَاشِيَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْسِهِ كَفَرِيْقَيْنِ قِيْلَ قَطْعُ حَتَّى يَبْرَأَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَارُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسَهُ عَلَى قَيْحِى عَشِيٍّ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ آفَاقٌ وَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ، اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الرَّافِعُ، قُلْتُ إِذَا لَزِمْتَارَنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْعَدِيْبُ الَّذِي كَانَ يَحْدِثُنَابِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ الْمَرْكَلَةُ تَكْلِمُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الرَّافِعُ الرَّفِيقُ الرَّافِعُ،

باب ۸۳۸۔ مَبْكُورَاتُ الْمَوْتِ،

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ عَاشِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةً أَوْ غُلْبَةً فِيهَا مَاءٌ يَشْلُكُ عُمُرُ فَيَجْعَلُ يَدْخُلُ يَدَايِهِ فِي الْمَاءِ فَيَسْتَسَحِمُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِمَوْتٍ سَكْرَاتٍ ثُمَّ تَصَبَّ يَدَايَا فَيَجْعَلُ يَقُولُ، فِي الرَّفِيقِ الرَّافِعِ حَتَّى يَقُصَّ دُمَالَتَيْهِ،

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مَدَنِيٌّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاشِيَةَ قَالَتْ، كَانَ يَرِجَالُ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَلَى السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْفِرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ، إِنَّ قِيَمَةَ هَذَا الْأَيْدِيَا كَرَّةِ الْمَرْكَلَةِ تَقُومُ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ، قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ،

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ نذر دست تھے فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ سے دکھا نہیں جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب آپ حضور ہمارے ہوئے اور آپ حضور کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تقویٰ دیر کے لئے عشی طاری ہو گئی پھر جب آفاق ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹٹکی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا، اللہم الرفیق الاعلیٰ میں نے کہا کہ اب آپ حضور ہمیں تریح نہیں دے سکے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو آپ حضور نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ بیان کیا کہ یہ آپ حضور کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ "اللہم الرفیق الاعلیٰ"۔

۸۳۸۔ جان کنی،

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن علی بن یسویں نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انیس ابن ابی ملیک نے خبر دی انیس عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمرو ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا کہ برتن کے لئے لفظ رکوا کہا تھا یا غلبہ، آپ حضور اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے، پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے، فی الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہو گئی اور دست مبارک جھک گیا،

۱۴۳۱۔ مجھ سے ہمدانی نے حدیث بیان کی، انیس عہدہ نے خبر دی انیس ہشام نے، انیس ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو نیچے پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی، آپ حضور ان میں سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آپ حضور کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی،

۱۴۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان

سے محمد بن عمرو بن حنبلہ نے، ان سے سعد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابوقادہ بن بزیع النضاری نے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے لوگ جازاؤں کے گزرتے تو ان حضور نے فرمایا کہ "مسترج" اور مسترج منہ اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا صحابہ نے طرف کی دیا رسول اللہ المسترج والمسترج منہ کیا چیز ہے، اہل حضور نے فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں؛

۱۴۳۳-۱- مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد بن سعید نے ان سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی حنبلہ بن کعب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ مسترج اور مسترج منہ ایماندار کا نام پا جاتا ہے۔

۱۴۳۴-۱- ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اس کا مال اور اس کا محل چلتا ہے اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں بس اس کا محل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے؛

۱۴۳۵-۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرد ہے تو صبح وشام اس کے رہنے کی جگہ سے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے۔

۱۴۳۶-۱- ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں امش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے اچھے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں؛

بْنِ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ يَحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِمْ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرْجِعٌ وَمُسْتَرْجَاهٌ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرْجِعُ وَالْمُسْتَرْجَاهُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْقَبْرُ الْمَوْتُ مِنْ تَسْتَرْجِعُ مِنَ الدُّنْيَا وَإِذَا هَلَكَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْقَبْرُ الْمَفْجَرُ يَسْتَرْجِعُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْمَلَائِكَةُ الشَّجَرُ وَالْأَوْدَابُ.

۱۴۳۳-۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرْجِعٌ وَمُسْتَرْجَاهٌ مِنْهُ الْمَوْتُ يَسْتَرْجِعُ.

۱۴۳۴-۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ الشَّانَ وَيَنْتَقِلُ مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ.

۱۴۳۵-۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَرْمِذٍ عَنْ أَيْلُوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِّنَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَعُدَّةٌ وَعَنْيَتَانِ أَمَّا النَّاسُ أَمَّا الْجَنَّةُ يَقُولُ هَذَا مُتَعَدِّكَ حَتَّى تَبْعَثَ.

۱۴۳۶-۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَ قَبْلَ أَنْ تَقُومُوا قَدْ أَقْصُوا إِلَى مَا قَدْ مَوَا.

الحمد لله کہ چھیواں پارہ پورا ہوا۔

سَائِلِسُوَالِ پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۸۴۹ نَفَرٌ مِّنَ الْقَوْدِ - قَالَ مَجَاهِدٌ الْقَوْدُ
كَفَيْتُهُ الْبُؤْسَ - رَجَدَا - صِيحَةٌ - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ - النَّاقُورُ - الْقَوْدُ - الرَّجْفَةُ
الْفُفَّةُ الْأَوَّلَى - وَالرَّادِفَةُ - الْفُفَّةُ الثَّانِيَةُ

۸۴۹ احکام ثانی عیدہ العزیز بن عبد اللہ قال
حدَّثنی ابراہیم بن سعد عن سعد بن ابی شہاب عن
سلمۃ بن عبد الرحمن وعبید الرحمن انہما
انہما حدَّثا قالَا انَّ ابا ہریرۃ قالَا استبَّ رجلان
رجلٌ من السَّعِیِّیِّ وَرجلٌ من الیہودیِّ فقالَ المسلمُ
والیہودیُّ اُصْطَفِیْ مُحْتَمًا عَلٰی الْعَالَمِیْنَ - فقالَ الیہودیُّ
والیہودیُّ اُصْطَفِیْ مُؤَسَّیْ عَلٰی الْعَالَمِیْنَ - قَالَ فَغَضِبَ
المسلمُ عِنْدَ ذَٰلِكَ فَلَکُمَا وَجْہُ الیہودیِّ فَدَہَبَ
الیہودیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاخْبَرَہُ بِمَا کَانَ مِنَ امْرِئٍ وَآخر المسلمُ فقالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَا تَحْجِرُوْنِیْ
عَلٰی مُؤَسَّیْ فَاِنَّ النَّاسَ یَقِیْعُقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
فَاَکُوْنُ فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقِیْعُ فَاَکُوْنُ مُؤَسَّیْ بِاطْنِیْ بِجَانِبِ الْعِشْرِ یَلِیْ
فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ مُؤَسَّیْ فِیْہِمْ مَصْرُفٌ فَاَقَاتِلِہِ اَوْ کَانَ مِنْہِمْ اَمْسَتْہِ
۸۴۸ احکام ثانی ابُو الیَسَّانِ اخْبَرَنا شَدِیْقُہُ حَدَّثَنَا

۸۴۹ - صور چھونکنے کے متعلق مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح
کی ایک چیز ہے "رجرتہ" اسی صیغہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ "الناقور" سے مراد صور ہے "الواجفہ" سے نفخہ راوی اور الرادفہ
سے نفخہ ثانیہ مراد ہے۔

۸۴۹ - مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی سلمہ ابن عبد الرحمن اور عبد الرحمن
الاعرجی نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی مسلمان نے
کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے محمد کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا پھر یہودی
نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا
کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہو گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضرت سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا
آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر میری برتری کا دعویٰ نہ کرو کیونکہ
قیامت کے دن تمام لوگ یہ عرش ہوا میں گئے اور میں سب سے پہلے شمشیر ہوں گا
جسے عرش آئے گا اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش الہی کا کنارہ
پر کھڑے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو یہ عرش
ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی عرش میں آگئے تھے۔ یا ان میں سے تھے جنہیں
اللہ تعالیٰ نے اس بے عرش سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۸۴۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

دن لوگ سفید و صاف ٹیکر کی طرح ایک سفید چٹھی زمیں پر جمع کیے جائیں گے پہل
یا ان کے سٹائے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

۸۵۱۔ حشر کس طرح ہوگا؟

۱۴۴۲۔ ہم سے مطالبین اس حدیث بیان کی، ان سے وہیپ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان کے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کا حشر تین طرح پر
ہوگا، ایک اس طرح کہ، لوگ رغبت کرنے ملے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے
دوسرے گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ، ایک اونٹ پر ڈو آدمی ہوں گے کسی اونٹ
پر تین ہوں گے کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو
آگ جمع کر کے کی (یہ حشر کی عسری صورت ہوگی) جب وہ قبیلہ کریں گے تو آگ
بھی اس وقت ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ رات گزارینگے
تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ
بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی
ان کے ساتھ موجود ہوگی؟

۱۴۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد الغدیری
نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور
اس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا
نبی اللہ! کافروں کو ان کے چہروں کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا قیامت کے دن
آنحضرت نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر
نہیں ہے؟ کہ قیامت کے دن انھیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا فرور
ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

۱۴۴۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو
نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے قیامت
کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے، سفیان نے بیان کیا کہ
یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

۱۴۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْبَعٍ مِثَالٍ عَمَلُهُمْ كَقَوْمٍ
يَقِي قَال سَمِعْتُ أَوْ عَمْرٍو قَالَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔

باب سِتِّ الْحَشْرِ۔

۱۴۴۲ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ
ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سُرَيْجٍ عَنْ
اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقٍ
لَا غَيْبَيْنِ رَاهِبَيْنِ، وَرَثَتَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ
عَلَى بَعِيرٍ وَآرَ بَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ مَشْرُوعَةٌ عَلَى
بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّةَ مِمَّنْ أَلَا دُفُيْلٌ مَعَهُمْ
حَيْثُ قَالُوا دَسَيْتُمْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَالُوا
وَتَصِفُهُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتَسْئَلُ
مَعَهُمْ حَيْثُ

أَسْأَلُوا۔

۱۴۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَحْشُرُ أَهْلَ قَوْمٍ عَلَى
وَجْهِهِ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاةَ عَلَى التَّجْلِيكِ فِي
الْمَنِيَا قَادِمًا عَلَى أَنْ يَشْفِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا۔

۱۴۴۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٍو
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
إِنَّكُمْ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ حَقًّا مَرَّةً مَشَاءَ غَدَاةٍ قَالَ
سُفْيَانُ هَذَا وَمَا لَعَدَّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۵ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں لوگے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر قندہ شدہ ہو گے۔

۱۴۴۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے خند نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحیرہ بن نعان نے، ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کیے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوں گے جس طرح کہ ہم نے تعلق کی ابتداء کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الآیہ۔ اور تمام مخلوقات میں سب پہلے جسے کڑا پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے بہت سے لائے جائیں گے جن کا اعلان اے میں باقی میں ہوں گے میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں پیدا کر دی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (علیہ السلام) نے کہا کہ ”جب میں ان میں موجود تھا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا یا رشاد! الیکم ہمک۔ بیان کیا کہ پھر کہا جائے گا کہ بعد میں وہ لائے پاؤں لوٹ گئے تھے۔

۱۴۴۷۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن ابی مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیک نے بیان کیا کہ کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! تو کیا مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہو گا کہ انھیں اسی کا خیال آئے۔

۱۴۴۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غیم میں تھے آپ نے فرمایا کیا تم اس پر غور ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے، ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک تہائی رہو؟ ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے آدھا ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمَسِيرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاةٌ قَوْلًا اللَّهُ حَقًّا عُرَاةٌ عُرَاةٌ۔

۴۴۶۶ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مَحْمَدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ ابْنِ التَّحْتَانِ عَنْ سَيْبِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ بَيْنَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُرُونَ حَقًّا عُرَاةٌ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ كَعِيدًا: أَلَا يَكْفِيكُمْ أَنْ أَوَّلَ الْخَلْقِ لَوْ يَكْفِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِسْمَاعِيلُ سَيِّدَاكُمْ بِرَحَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ كَذَلِكَ الشَّيْءُ قَدْ خُوِّلَ يَا رَبِّ أَمِصْحَابِي، يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدٌ نَزَلَ الْبَعْدُ لَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْبَعْدُ الصَّالِحُ وَكَانَتْ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ - قَالَ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔

۴۴۷۷ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِبُ بْنُ أَبِي مَحْجَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ بَكْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَحْشُرُونَ حَقًّا عُرَاةٌ عُرَاةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ وَالنَّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ أَلَا تَرَى أَنَّ ابْنِ مَرْثَدٍ مِنْ أُمَّتِ بَعْضُهُمْ ذَاكَ۔

۴۴۷۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ بَشَّارِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: أَنْتُمْ مَحْشُرُونَ أَنْ تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَنْتُمْ مَحْشُرُونَ أَنْ تَكُونُوا مَحْشُرُونَ أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ لَا رَيْدُونَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا آدھا ہو گے تنہا ہی مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید دان جو کدے کے کدے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قطعاً بعد الاصاب کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کہتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس رب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں شرابور کھڑا ہوگا، کان کی ٹوک۔

۱۲۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے قنبر بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کس کا پسینہ زمین پر ستر اچھ تک پھیل جائے گا اور نہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

۸۵۴۔ قیامت کے دن قعاص اور اسی کے لیے الحاقہ کہا گیا ہے کیونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا، الحاقہ اور الحاقہ، ہم معنی ہیں اسی طرح، القادحہ، الغاضیہ اور الصاخحہ، بھی اور القعابن کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کر دیں گے۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شفیق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

۱۲۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیے ہو تو اسے چاہیے کہ اسے

إِنِّي لَا أَمْنَمُ أَنْ تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنَّكُمْ تَكُونُونَ فِي الْأَمْرِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الْخَوْدِ لَا سَوَادَ إِلَّا سَوَادُ التَّوَقُّمَةِ فِي ذَوَابِ الْحِمَادِ۔

۸۵۵۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. أَلَا تَكُونُونَ أَوْلِيَاءُ أَنْفُسِكُمْ مَبْعُوثُونَ لِيُذِمَّ غَافِلِينَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ۔ قَالَ أَبُو مَسْلَدَةَ فِي السَّنَنِ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رُجْعِهِ إِلَى الْفَضَاءِ ذَمِيرُهُ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ قُورَيْبٍ رَضِيَ عَنْ أَبِي الْعَافِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُعَذَّبَنَّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُجِهُهُمْ بَيْتُهُمْ إِذَا انْجَمُوا۔

۸۵۴۔ الْقِيَامَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَقُّ لَا رَيْبَ فِيهَا التَّوَابُ وَخَوَاتِمُ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَقَّةُ وَاحِدًا وَالْقَارِعَةُ وَالْقَارِعَةُ وَالْقَارِعَةُ وَالْقَارِعَةُ وَالنَّارُ وَالنَّارُ عَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلُ النَّارِ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْأَدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يَقَعُ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْقَبْرِِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عُنْدَهُ مَقْلَبَةٌ

(اس دنیا میں) معاف کرنے۔ اس لیے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہونگے۔ اس سے پہلے کہ معاف کر لے کہ اس کے بجائی کے لیے زمین طرح پر اس نے ظلم کیا ہوگا، اس کی نیکیوں میں سے لیا جائے گا اور اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ جوئیں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

۱۴۵۵۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی و نزعنا مافی صد و درہم من غل، کے متعلق کہا کہ ہم سے سعید بن جریف بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو التوکل، اناجی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے، لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انھیں روک لیا جائے گا اور پھر ان کے دوسرے پر ان مظلوم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت لے گے یہی اس حدیث کا تفسیر ہے کہ قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جنتیوں میں ہر کوئی جنت میں اپنے گھر کو دینا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقہ پر پہچان لے گا۔

۸۵۵۔ جس کے حساب میں کھود کر یہ کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۴۵۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حساب میں کھود کر یہ کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ پھر غرق میاب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا، انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

۱۴۵۷۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے، میں نے ابن ملیکہ سے سنا، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسی طرح اور روایت کی ثابت بن جریج، محمد بن سلیم، ایوب، اور صالح بن رستم نے ابن ملیکہ سے کی، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴۵۸۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح... بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صیف نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے

یٰۤاٰخِرِیْ فَلِیْسَ حَکْمُہٗ مِنْہَا وَاِنَّہٗ لَیْسَ شَعْرٌ وِّمِیْنَا وَا وَاَدْرَہُمُ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّوْحَدَ اِخِیْرِ مِثْ حَسَابِہٖ فَاِنْ کَدْ یَکُنْ لَہٗ حَسَنَاتٌ اِحْدَا مِثْ سِتِّیَاتِ اِخِیْرِ فِکْرَہٗ عَلَیْہِ۔

۱۴۵۵۔ اَحَدٌ ثَنَا اَبُو عَلَتٍ بِن مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبْنِ دُرَیجٍ وَنَزَعْنَا مَا فِی صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ قَتَادَہٗ عَنْ اَبِی الْمَثُوْرِ النَّاجِیِّ اَنْ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُحْلَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فِیْ حُسْبُوْنَ عَلٰی قَطْعِہٖ وَبَیْنِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِیْقَاتٌ یَبْعَثُہُمْ بَیْنَہُمَا بَعْضُ مَخَاطِرَ مَا کَانَ بَیْنَهُمَا فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَبْعَدَ یُؤَادُ لَعُوْا اِذَنْ لَہُمْ فِی دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَاِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُحْسِبٍ بَیْدٍ وَّ لَا اَحَدًا مِّنْ اَہْلِیْ یَمْتُوْلِمُ فِی الْجَنَّةِ مِنْہٗ یَمْتُوْلِمُ

۱۴۵۶۔ اَحَدٌ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہُ بْنُ مُوسٰی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَلْاَسْوَدِ عَنْ اَبْنِ اَبِیْ مَلِیْکَہٗ عَنْ عَائِشَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَوَّسَ الْحِسَابَ عَذَابٌ قَالَتْ قُلْتُ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسُوْکَ یَحْسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا قَالَ ذٰلِکَ الْقَوْلُ۔

۱۴۵۷۔ اَحَدٌ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ عَنْ یَحٰیئِی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَلْاَسْوَدِ سَمِعْتُ بِن اَبِیْ مَلِیْکَہٗ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَتَابَعُوْا اَبْنِ جُرَیْجٍ وَ مُحَمَّدَ بْنَ سَلِیْمٍ وَ اَیُّوْبَ وَ صَالِحَ بْنَ رَسْمٍ عَنْ اَبْنِ مَلِیْکَہٗ عَنْ عَائِشَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۵۸۔ اَحَدٌ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا دُوْثَمُ بْنُ عَمَادَہٗ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِیْ صَیْفٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ مَلِیْکَہٗ حَدَّثَنَا اِنْعَاسُ بْنُ

حائضر رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ پس جس کا نام اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو غریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا، اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو حرف پستی ہوگی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کوھو کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ سے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور مجھ محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، انس ورج بن جہاد وخریث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پاس سونا ہو تو کیا اس کو اپنی نجات کے لیے افریغ دے گا؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا یعنی ایمان عمل صالح) ۱۲۶۰۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے ساتھ دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی داس دنیا میں عمل کرے (استطاعت رکھتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ دے دے) اور خدا میں خرچ کرے (ممكن ہو دے) پسے کا سامان کر لیا جائے، عائشہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے خیمہ نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے کچھ پھر آپ نے چہرہ پھر لیا، پھر فرمایا کہ جہنم سے کچھ اور پھر اس کے بعد آپ نے پھرہ مبارک پھر لیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا کیا یہاں نے اس کے خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں، پھر فرمایا کہ جہنم سے کچھ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھیانک تو اسے اچھی بات کے ذریعہ (جہنم پہنچا جائے)

مَحَبَّةٌ خَدَّيْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدًا يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِيَّاهُ هَلَكَ نَقَلَتْ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَمَّا مَنْ أُوذِيَ كِتَابَهُ بِمِثْلِهِمْ فَسَوْفَ يَحْسَبُ يَحْسَابًا لَيْسَ بِأَنْفَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَيْسَ أَحَدًا يَنْقُضُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذَابٌ۔ ۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا رُوَيْسُ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَجَاءُ بِالنَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلْفَيَا مَةِ يَقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ نَوَكَاثَ لَكَ مِنْ الْأَرْضِ وَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَنُ فِيهِمْ يَقُولُ نَعَمْ يَقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ مُثَلَّتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ شَوْجَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَسْتَقِيلُهُ اللَّهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَى النَّارَ وَكَوْنُ لِبِشْقٍ ثُمَّ تَوَقَّى۔ قَالَ إِيَّاهُ فَمَنْ شَاءَ خَيْرٌ عَمْرُو عَثَ خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَوَالَتَا دَنُتُمْ أَعْرَضَ وَأَشَاءَ شَلَا ثَمَّ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّكُمْ يَنْظُرُونَ كَيْفَ تَمَّ قَالَ أَلْفَوَالَتَا وَكَوْنُ لِبِشْقٍ ثُمَّ تَوَقَّى فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَيْكَمَةً طَيِّبَةً۔

۸۵۶۔ جنت میں ستر ہزار بلا حساب داخل ہوں گے۔

۱۴۶۱ھ سے ۱۴۶۲ھ میں ستر ہزار حدیث بیان کی، ان سے ابی فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عیین نے حدیث بیان کی، اور مجھے اسید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے شہم نے حدیث بیان کی، ان سے عیین نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھ پوری امت گدڑی، کسی نبی کے ساتھ چند افراد گدڑے کسی نبی کے ساتھ دس افراد گدڑے، کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گدڑے (جو ان پر ایمان لائے تھے) اور کوئی نبی تنہا گدڑے (کہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا کہ انسانوں کو بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی، میں نے جبریل سے پوچھا، کیا یہ میری امت ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ ان کی طرف دیکھو تو بہت بڑی جماعت کی دھندل تھوڑا دکھائی دے رہی تھیں، فرمایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے آگے جو لوگ ہیں ان کی تعداد ستر ہزار ہے، نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا، میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ انھوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں نکواتے تھے۔ چوری نہیں کرتے تھے۔ شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر آنحضرت کی طرف عکاشہ بن معن رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑے اور عرض کی کہ آنحضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ انھیں بھی ان لوگوں میں کر دے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

۱۴۶۲ھ سے ۱۴۶۳ھ میں ستر ہزار حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت (جنت میں) داخل ہوگی، جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عکاشہ بن معن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اپنی چادر جو ان کے جسم پر تھی اٹھاتے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے دعا کی اے اللہ انھیں بھی ان میں سے کر دے اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ

باب ۵۵۵۔ عَنْ الْحَجَّةِ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرِ حِسَابٍ
۱۴۶۱ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَكَّانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرِضْتُ عَلَى الْأَمَّةِ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْأَمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْفَسَقُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْفُسْرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْخُنْصَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ وَحْدَهُ تَطَلُّتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جَبْرِ بَلْ هُوَ لَأَمَّةٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ الْفُسْرُ لَمْ يَلَمْزْ قُلْتُ فَكُلُّهُمْ لَأَمَّةٌ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَتْ أَمَّهُمْ لَا حِسَابٌ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابٌ قُلْتُ وَلَا؟ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَشْتَرُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَسْوَكُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالِ سَبْعُونَ أَلْفًا عَكَاشَةُ۔

۱۴۶۲ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَكَّانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْرَ مَعَهُ الْفَسَقُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْفُسْرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ مَعَهُ الْخُنْصَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرَ وَحْدَهُ تَطَلُّتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جَبْرِ بَلْ هُوَ لَأَمَّةٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ الْفُسْرُ لَمْ يَلَمْزْ قُلْتُ فَكُلُّهُمْ لَأَمَّةٌ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَتْ أَمَّهُمْ لَا حِسَابٌ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابٌ قُلْتُ وَلَا؟ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَشْتَرُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَسْوَكُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالِ سَبْعُونَ أَلْفًا عَكَاشَةُ۔

ستر ہزار کی تعداد میں عکاشہ اور سب لاکھ کے اظہار کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور ان احادیث میں بھی اس معنی میں استعمال ہوئی ہے، طبعی معنی مراد نہیں ہیں۔

أَهْلُهَا الْفَقْرَاءُ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۱۴۶۷۔ أَحَدُنَا مُسَدَّدٌ بِحَدَّثِنَا إِسْمَاعِيلُ أَحَبُّنَا سَيِّدَاتُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِبَتْ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَنَاسِمَةٌ مَنَ دَخَلَهَا الْمَسْكِينُ وَالْمُحَابَّاتُ الْحَيَاتُ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ الْمُحَابَّاتِ النَّارِ قَدْ آمَسَ مِنْهُنَّ إِلَى النَّارِ وَتُتَبَّعُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَتُ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ -

۱۴۶۸۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَمٍ أَحَبُّنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحَبُّنَا مُعْزُ بْنُ مُعْتَمِدٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ نَهْرٌ سَمِيحٌ ثُمَّ يَمْلَأُ مِنْهُ مَاءٌ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا تَمُوتُوا يَا أَهْلَ النَّارِ لَا تَمُوتُوا فَيُرَادُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَدَخَلُوا إِلَى حُجْرِهِمْ وَبَرَزَ دَادُ أَهْلِ النَّارِ حُجْرَتَنَا إِلَى حُجْرِهِمْ -

۱۴۶۹۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَمٍ أَحَبُّنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحَبُّنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَا يَدُكَ، يَقُولُ هَلْ رَفِيقُكُمْ يَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرِيهِ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ يَقُولُ أَنَا أُعْطِيتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ مَا هِيَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ يَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ يَمُوتُونَ فَلَا أَسْخَا عَلَيْكُمْ بَعْدًا لَا أَبَدًا -

۱۴۷۰۔ أَحَدُنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَ يَقُولُ: أَمِيبٌ حَادِثُهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا رشب حراج میں، تو وہاں کے اکثر رہنے والے عورتیں تھیں۔

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، اس سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمان بنی نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے، اہل جہنم کے سوا جنھیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت بخت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل جنت، تمہیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے انھیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرلے گا۔ اے اہل جنت، جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب اتیری فرمانبرداری کے لیے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا اب تم لوگ خوش ہوو؟ وہ کہیں گے اب بھی بے لگام خوش نہیں ہوں گے، اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے۔ اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کر دوں گا اس کے بعد کبھی تم پر نازل نہیں ہوں گا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ عاتقہ رضی اللہ عنہا ہر کسی

يَخْبَأَتْ أُمَّتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَزَمْتُ مِثْلَ حَدِيثِكَ وَمَعِيَ يَأْنُ يَلُوكَ فِي الْجَنَّةِ أَهْلُهَا وَأَخْلَسْتُ وَإِنْ تَكُنِ الْأَخْلَى تَرَى مَا آمَنُ، فَقَالَ وَمِثْلِكَ أَذْهَبَتْ أَذْجَنْدَةً وَاجِدَا هِيَ؟ إِنْهَا جَنَانٌ كَثِيرٌ وَأَنَّ لِي فِي جَنَّةِ الْعِزَّةِ دَرَجَتَيْنِ -

طرائق میں شہید ہوئے وہ اس وقت زمر تھے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی اگر وہ جنت میں ہے تو میں ممبر کروں گی اور ممبرہ امیر کی امیدوار ہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آنحضرت نے فرمایا افسوس کیا پاگل ہو گئی ہو، جنت بہت سی ہیں اور وہ حارثہ رضی اللہ عنہ جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوَسًى أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْكَ إِلَى مِصْبَرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلزَّكَاةِ الْمَشْرُوعَةِ - وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعِزُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا الذَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ حَدَّثْتُ بِهِ النَّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عِمَاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا الذَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُعْتَمِرَ الشَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ كَمَا يَقْطَعُهَا -

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی انھیں فضیل نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرسے و فیل شاہوں کے درمیان تیر چلنے والے کے لیے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سورسوسال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ میری نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمرہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سوسال تک چلتا رہے گا اور میر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا تَيْيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدٌ خَلَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعٌ مِائَةً الْخَلْفَ - لَا يَدْخُلُ رَجُلٌ أَبُو حَازِمٍ أَيْمُنًا قَالِ مَتَمَّا سَكُونُوا أَخِيذُوا بِعُصْمَتِهِمْ بَعْمًا لَا يَدْخُلُ أَوْ لَقَمَهُمْ حَتَّى يَدْخُلُوا أَوْ هَمُّهُ دُجُوهُهُمْ عَلَى مَوْدَةٍ الْفَسْرِ لَيْلَةٍ الْبَدْر -

۱۴۷۲۔ ہم سے تیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے ابو حازم کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسی عدد بیان ہوئی تھی دتر ہزار یا ستر لاکھ، بیان کیا کہ وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھیلے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو قتلے ہوگا ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَسْتَرِآءُونَ

اَنْفَرَتْ فِي الْجَنَّةِ كَمَا كُنَّا نَزِدُّونَ اَلْكَوَاكِبَ فِي السَّمَاءِ - قَالَ ابْنُ مُخَلَّمَةَ: نَزَلَتْ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ: اَسْمَعْتُ كَسَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَبِزَوْجِهِ فَبِعَرَّ كَمَا كُنَّا نَزِدُّونَ اَلْكَوَاكِبَ الْغَارِبَ فِي الْاَفْقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَارِبِ

۱۴۴۴ احَدًا ثَلَاثِي مَحَدًا مِنْ بَقَا رَحْمَةً ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَلْنَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْاِيَّامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَوْ تَشْرِكُ فِي شَيْءٍ فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَشْرِكَ بِهِ -

۱۴۴۵ احَدًا ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُمَرَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمْ الْخَارِيزُ فَلَمَّا لَمْ يَخْرُجُوا قَالَ النَّبِيُّ: كَأَنَّهُمْ لَمَّا كَانُوا قَدْ سَقَطَ فَمَنْ قُلْتُ لِعَمْرٍو ابْنِ دِينَارٍ: أَبَا مَحَبٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُخْرِجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ -

۱۴۴۶ احَدًا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَتَّى عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَلْنَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَقَمٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْتَبِشِرُونَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْمَجْتَمِعِينَ -

۱۴۴۷ احَدًا ثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ اَلْحَدَّثِي

بالا خانوں کو اس طرح دکھیں گے جس طرح تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے والد نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جینہم مشرقی یا مغربی ان میں دو بتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۱۴۴۴۔ مجھے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل دوزخ کے سب سے کم عذاب پانے والے سے پوچھے گا۔ اگر تمہیں روئے زمین پر کوئی چیز میسر ہو تو کیا تم اس کا فدیہ اس عذاب سے چھوٹنے کے لیے دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا اس وقت مطالبہ کیا تھا جب تم آدم کی بیٹیہ میں تھے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تم اسی پر اصرار کرتے رہے کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ گے (اس لیے اب عذاب سے تمہیں دوچار ہونا ہی ہے)

۱۴۴۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے گویا کہ ثقاریہ ہوں گے۔ میں نے پوچھا ثقاریہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد مغاہیں ہے ان کے منہ جھل گئے ہوں گے۔ پھر میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ابو حمزہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جہنم سے شفاعت کی وجہ سے لوگ نکلیں گے، انھوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۴۴۶۔ ہم سے ہریرہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک جماعت جہنم سے اس کے بعد نکلے گی، جب آگ انھیں چھو چکی ہوگی، اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان لوگوں کو اہل جنت جنہیں کہیں گے۔

۱۴۴۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید

خدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اہل حنیت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ بڑا بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو اس وقت لیے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر مکے کی طرح ہو گئے ہوں گے اس کے بعد انھیں ”نہر حیا“ (زندگی کے دیا) میں ڈالا جائے گا اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑا کرکٹ کا دانہ لگ آتا ہے یا رومی نے ”حیۃ السبیل“ کہا جمیل السبل کے (جملے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے زور رنگ کا پٹا پٹایا پرودہ اگتا ہے۔

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے لک کا انکار رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۱۴۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن رجام نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا جس طرح ہانڈی یا دیگ جوش کھاتی ہے، ۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروصہ، ان سے عیثم بن اوزان سے عری بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا کہ دوزخ سے پھر، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے جسے یہی نسلے اسے چاہیے کہ اچھی بات کے ذریعہ۔

دوزخ سے لپٹے کو بچائیے۔

۱۴۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دارودری نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةُ الْجَنَّةَ وَ أَهْلُ النَّارِ يَدْخُلُونَ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَوْفٍ مِثْ رَيْبَانٍ نَافِرٌ حُجَّةً فَيُفَرِّجُونَ قِيَامَهُمْ حُجَّةً وَ مَا دَخَلْنَا فَيُلْقُونَ فِي نَهْرٍ الْحَيَاةِ فَيَنْبَثُونَ كَمَا نَبْثُ الْجَنَّةِ فِي حَمِيلٍ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَبَّةِ السَّيْلِ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ تَنَبَّتْ مَفْرَأَةً مُلْتَوِيَةً -

۱۴۷۸۔ اَحَدًا ثَمَّ ابْنُ مَعْنَدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْنَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَرَجُلٍ تَوَدَّ مَعَ فِي أَخْمَصٍ قَدْ مِثِهِ جَمْرَةٌ تَلْعَلُ مِنْهَا دِمَاعُهُ -

۱۴۷۹۔ اَحَدًا ثَمَّ ابْنُ عَدَا اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْبَانِ بْنِ كَبْشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَرَجُلٍ عَلَى أَخْمَصٍ قَدْ مِثِهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْيُسْجَلُ وَ الْقُشْمُ -

۱۴۸۰۔ اَحَدًا ثَمَّ سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ أَلْقُوا النَّارَ وَ تَوْبِشِقِ ثُمَّ لَا تَمُوتُ كَمَا يَكُونُ طَبَقَةً -

۱۴۸۱۔ اَحَدًا ثَمَّ ابْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَ الدَّارُودِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

خَبَّابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 سَيِّدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِندَهُ
 عَنْهُ أَبُو تَالِبٍ فَقَالَ نَفَلَتْ تَفْعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَيَجْعَلُ فِي خُفِّهِ مِنَ النَّارِ يَنْبَغُ لَكَ بِوَيْلٍ مِنْهُ أَمَّ وَمَا يَمِ
 ۱۲۸۴ أَحَدًا كُنَّا مَسَدًا ذُخْرًا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ تَوَنُّوا لِي أَتَشْفَعُنَا عَلَى رَبِّنَا
 حَتَّى يَرْجِعَنَا مِنْ مَكَانِنَا نَيَّا تَوَنُّوا أَدَمَ فَيَقُولُ تَوَنُّ
 أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ رَسِيدًا نَفَخَ فِيكَ مِنْ
 دُحَاهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لِلَّهِ فَاشْفَعُوا
 أَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنْكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ وَيَقُولُ أَتَشْفَعُونَ أَقَلَّ رَسُولٍ بَعَثَهُ
 اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنْكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ أَتَشْفَعُونَ أَلَّذِي كَلَّمَ اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ
 فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذَرُ خَطِيئَتَكُمْ أَتَشْفَعُونَ
 نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ أَتَشْفَعُونَ مَعِيَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غَفِرَ لَكُمْ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذُنُوبِهِمْ
 وَمَا تَأْخُذُ نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ مَا شَاءَ مِنْ رَبِّي فَاذْأَنَابَتُهُ
 وَتَقَعَتْ سَاجِدًا فَيَذَرُ مَنِيَّ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ إِذْ قَعْتُ
 ذَا سَلَّ سَلَّ تَعَطَّلَ وَقُلْ لَيْسَ بِي شَيْءٌ وَاشْفَعُوا لَكُمْ
 فَأَذْفَعْتُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْسِينِهَا يَبْقَى شَرُّ
 أَشْفَعُوا فَيَحْدِثُ حَدًّا ثُمَّ أَشْفَعُوا بِجَمْعِهِ مِنَ النَّارِ
 أَذْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ فَاذْأَنَابَتُهُ
 فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ السَّوَابِغَةِ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي السَّوَابِ
 إِلَهًا مَثَلُ حَبْسِهِ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ
 عِنْدَ هَذَا آخِي وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا، انھوں نے کہنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا تھا، انھوں نے
 نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انھیں
 جہنم میں ٹھونک کر رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھو جاتا رہے۔

۱۲۸۴۔ ہم سے سعد بن حذیفہ بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
 اس سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس
 وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے
 جائیں تو سود مند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں
 چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ
 نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کا اندر اپنی روح
 پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارا ہی رب
 رب کے حضور میں شفاعت کر دیں! وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر
 وہ اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تو مجھ کے پاس جاؤ، وہ سب سے
 پہلے رسول میں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں وہ اپنی نفرت کا ذکر
 کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے حبیل
 بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں
 ہوں اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
 جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن
 یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور
 کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی
 کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے
 تمام لگے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے
 اس وقت میں اپنے رب سے اجازت رشتہ کی، چاہوں گا اور سجدہ میں گر
 جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر
 کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ، اٹھو، دیا جائے گا کہہ سنا جائے گا، شفاعت کرو
 شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت حد بیان کروں گا، ایسی
 حد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر

کر دی جائے گی، اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں آؤں گا اور اسی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ۔ اور اب دشناعت کے قبول کیے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) تنادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔

۱۴۸۳۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے سہیلی نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابو جاسع نے حدیث بیان کی، ان سے طرانی بن حصین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جہنم سے محروم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی جن کا نام ”جنہیین“ رکھا جائے گا۔

۱۴۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیرک گ جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ اور انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا۔ بیوقوف ہوتی ہو کیا کوئی جنت ایک ہی ہے خبیث تو بہت سی ہیں اور حارثہ ”الفر دوس الاعلیٰ“ (جنت کے اونچے درجے) میں ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلہ کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کے دیکھے تو تمام فضا کو منور کرے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھرے اور اس کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔

۱۴۸۵۔ ہم سے ابوالیہا نے حدیث بیان کی، انیس شعیب نے ضروری، ان سے ابوالزنا نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی تو وہاں اسے جگہ ملتی، تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا

۱۴۸۳ حَدَّثَنَا سَدُّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَجَّاجٍ حَدَّثَنَا غَيْرُ ابْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسْتَوُونَ الْجَنَّةِيِّينَ ۖ

۱۴۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أُمٍّ حَارِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ صَاحِبُ عَدَابٍ سَمِعَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكُ وَإِلَّا سَوَّوْتُ تَوَلَّى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا۔ هَبْنِي أَبْجَنَّةَ وَاجْعَلِي هَاهُنَا إِتْمَاجَنَا كَيْفَ نَدَى، وَارْتَهَى فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَ قَالَ غَدَاةً لَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَ لَقَابَ قَوْمٍ أَحَدَكُمْ أَوْ مَوْضِعَ قَدَامٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَكَوْنُكَ أُمَّةً مِنَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَكَ إِلَى الْوَدْنِ لَا مَأْمَنَتٍ مَا بَيْنَهُمَا وَكَلَامَتِ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنْصِيْفَهُمَا يَفْنَى الْجَنَّةَ رَخْوٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۱۴۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرِيحَى مَعْدَلَا مِنَ النَّارِ لَوْ أَنَّكُمْ لَيْزْتُمْ شَاكِرًا لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدًا إِلَّا أَرِيحَى مَعْدَلَا مِنَ الْجَنَّةِ

لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَشْرٌ -

ٹھکانا بھی رکھا یا جانے لگا کہ اگر مجھے عمل کیے ہوتے تو وہاں مجھ کو ملتی ہوتا کہ اس کے لیے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

۱۴۸۶ھ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مروی ہے، ان سے سعید بن ابی سعید المقرنی نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت کب زیادہ کون حاصل کرے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ ابو ہریرہ، میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا۔ کیونکہ حدیث کے متعلق تمھاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا تھا۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت کب زیادہ سے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

۱۴۸۷ھ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا۔ اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا۔ اور عرض کرے گا! میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمھیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جائے یا اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ تمھیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے۔ تو تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپ کے آگے کے امت ظاہر ہو گئے اور کہا جائے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

۱۴۸۸ھ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا؟

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَشْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَكَ بِهَا لَيْقٌ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ بِذَلِكَ آيَتٌ مِنْ جُودِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَشْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِعًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ -

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَيْيَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمُ عَلَمٌ إِذَا أَهْلُ النَّارِ حَزُّوا بِمَا فِيهَا أَخِي أَهْلُ الْجَنَّةِ دَخُلُوا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ: اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ يَا بَيْنَهُمَا فَيَقْبَلُ إِلَيْهِ أَمَّا مَلَأُهَا فَيَسْرِعُ يَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأُهَا فَيَقُولُ: أَذْهَبَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةً أَمْثَلَهَا أَذْهَبَ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: تَسَحَّرُ مِنِّي أَوْ تَصَحَّلِكَ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئَكَ حَتَّى بَدَأْتُكَ وَجِدْتُكَ لَمْ يَكُنْ يَقُولُ ذَلِكَ أَذْهَبَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَسْرُورًا -

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْكَوْكَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِي النَّبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتُ أَبَا طَالِبٍ شَيْئًا؟

باب ۵۵۸ الرقاق جحر جحمتہ

۱۲۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
 عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدَى
 رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ هَلْ تَطْعَمُونَ
 فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَكُمْ سَحَابٌ قَالُوا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ تَالِ هَلْ تَطْعَمُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْسَ الْبَدَنُ رَلِيشَ
 دُونِهِمْ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ
 قَرَّةُ نَفْسِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكَ يَجْمَعُ النَّاسُ
 فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ شَيْئًا فَايْتَبِعْهُ فَيَتَّبِعْهُ
 مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعْهُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ
 الْقَمَرَ وَيَتَّبِعْهُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الْكَلْبَ أَعْيَتْ وَتَبْنَى
 هَذِهِ الْأُمَمُ نِيهَا مَنَّا فَيَذَرُهَا يَتَّبِعُهَا اللَّهُ فِي
 عَذَابِ الْقَوْمِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ فَيَقُولُ أَنَا دَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ كَعُودُ يَا اللَّهُ مِنْكَ هَذَا مَا نَحْنُ يَا بَنِي
 آدَمَ إِذَا أَنَا قَاتِلُكُمْ عَذَابًا فَيَأْتِيهِمْ اللَّهُ فِي
 الْقَوْمِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ فَيَقُولُ أَنَا دَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَ وَيُعَذِّبُ جَحْمَ
 جَحْمَتَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ
 أَقَلَّ مِنْ يَجِيذٍ وَدَعَاءٍ الرُّسُلُ يَوْمَ مِثْلِ ...
 اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهِمْ كَلَامُ رَبِّ مِثْلُ شَوْكِ
 السَّعْدَانِ أَمَّا رَبُّكُمْ شَوْكُ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا
 بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
 عِبَادَ اللَّهِ لَا يَخْلَعُ قَدْرَ عِظْمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَقْطَعُ
 النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ الْمُتَوَكِّلُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ
 الْمُتَعَدِّلُ شَرَّ يَجُوزُ حَتَّى إِذَا خَرَعَ اللَّهُ مِنْ

۸۵۸- مراد، جہنم کا پل ہے۔

۱۲۸۹- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں سعید اور عطایہ یزید نے خبر دی اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھ سے محمد بن جریج
 بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں عطایہ یزید لیشی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یا رسول
 اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کیا
 سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل نہ
 ہو۔ صحابہ نے عرض کی نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا
 جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودھویں رات میں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری
 ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کبیر تم
 اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع
 کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے
 جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے
 جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے۔ جو بتوں کی پرستش
 کرتے تھے وہ ان کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی
 اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس
 اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔ اور اللہ کہے گا میں تمہارا
 رب ہوں، لوگ کہیں گے تمہارے اللہ کی پناہ، ہم یہی ہیں، اور ہمارا رب ہمارا
 پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارا پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے
 چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے
 اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر
 اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا۔ اور
 اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ، اور
 وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے
 دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
 پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی چوڑائی

اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق ایک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلکے ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے ولنے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پا جائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کا فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا جنہیں نکالنے کی انھیں مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنھوں نے مکمل اللہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انھیں سہرے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سہرے کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جگہ کو کھلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر لپٹی چھڑکا جائے گا جسے وہ مارا مایاۃ (زندگی کا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والی آلائشوں میں سے دلنے کا کوئل نکل آتا ہے ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کچھ کاے میرے رب اس کی لپٹنے مجھے جھسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کر دے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تمھارے مطالبہ پر کہ دوں تو پھر تم دوسری چیز مانگتی شروع کر دو گے وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کچھ کاے میرے رب اب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ افسوس! ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہتا ہے پھر وہ برابر اس طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمھاری یہ دعا قبول کر لوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگو گے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا اور کوئی چیز تمھارے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا پھر کہے گا میرے رب اب مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگوں گے،

الْقَمَّارِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَرَادَ أَنْ يُنْصِرَ مِنْ النَّارِ
مَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْصِرَ مِنْكُمْ كَانَ كَيْتُهَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا السَّادَّةُ شُكَّةُ أَنْ يُخْصِرْهُمْ فَيُفْزِعَهُمْ فَيُخْرِجَهُمْ
يَعْلَمُ مَنِ اتَّخَذَ التَّكْوِيْدَ وَحَدَّثَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ
تَأْمَلُ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَتَوَّ التَّكْوِيْدَ فَيُخْرِجَهُمْ
قَدْ امْتَحَنُوا فَيَصَبُّ عَلَيْهِمْ مَا رَأَيْتُمْ لَهُ مَا
الْحَيَاةُ كَيْفَ تَمُوتُونَ نَبَاتُ الْحَبَّةِ فِي جَبِيلِ السَّيْلِ
وَيَنْبَغِي رَجُلٌ مُقِيلٌ يُوْجِبُهُ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ قَدْ قَسَمْتُ بِمِثْلِهِمَا وَأَخَذْتُ ذِكْرًا مَا قَسَمْتُ
وَجِئْتُ عَنِ النَّارِ قَدْ يَدَالِ مِيْنُ عُوْدًا لِيَقُولُ
لَقُلْتُ إِنْ أَطَعْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ كَيْفَ قُولُ
لَا وَعِيْدَتِكَ لَا أَسْأَلُكَ عِيْدَهُ فَيُفْزِعُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ فَيَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَدْ بَغَيْتُ إِلَى
بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا
تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ وَمِلْكُ ابْنِ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ
قَدْ بَزَالَ يَدُ عُوْدًا لِيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَطَعْتُكَ ذَلِكَ
تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِيْدَتِكَ لَا أَسْأَلُكَ
عِيْدَهُ، يُعْطِي اللَّهُ مِنْ عَمُوْدٍ وَمَوَاقِيقٍ أَنْ لَا
يَسْأَلُكَ عِيْدَهُ فَيُعْصِرُ بِهِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَرَادَا
رَأَى مَا زِيْنَهَا مَسَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَشْكُرَ،
ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ
قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ وَمِلْكُ يَا ابْنِ
آدَمَ مَا أَعْدَاكَ، يَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقِي
خَلْقِكَ قَدْ سَيَّرَا يَدُ عُوْدًا حَتَّى يَتَحَدَّثَ، فَإِذَا هُوَ
وَسْطُهُ أَدْنَى لَهُ يَأْسُ عُوْدًا فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا
قِيلَ تَسَمَّى مِنْ كَذَا فَيَسْمَى، ثُمَّ يَقَالُ لَهُ تَسَمَّى
مِنْ كَذَا كَيْفَ تَسْمَى حَتَّى تَسْمَعُ رِيْمَ الْوَمَانِ فَيَقُولُ
لَهُ هَذَا أَلَاكَ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا قَالُوا وَ

أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَيْدِيَّ هَذِيذَةَ لَمْ يَغْتَبِرْ
عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِمْ حَتَّى ارْتَهَبُوا إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ
وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَشْبَاهِهِ
قَالَ أَبُو هَذِيذَةَ حَقَّقْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ.

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تفہیم و تبدیلی نہیں کی لیکن جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اس سے دس گنا مزید نعمتیں دی جاتی ہیں! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب ۵۹ فی الخوض و قول اللہ تعالیٰ: إِنَّا عَظَمْنَاكَ
الْكُوْزُ: وَ قَالَ عَلَيْهِ اللَّهُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِدُودًا حَتَّى تَلْعَقُوْنِي عَلَى الْخَوْضِ -

۱۴۹۰. **أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ**
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا قَدْ طَلَعْتُ عَلَى الْخَوْضِ: وَحَدَّثَنِي
عُمَرُ وَ بَنُو عَجْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْمَجْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا قَدْ طَلَعْتُ عَلَى الْخَوْضِ وَ لَيْزُ كَعَقَ
وَبَالَ: مِنْكُمْ ثُمَّ لَيْزُ كَعَقَ دُونِي فَأَقُولُ يَأْتِي
أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَدُنِّي مَا أَحَدٌ شَذُو
بَعْدَكَ - تَابِعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ: وَ قَالَ
حَمِصٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَدَّثَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۹۱. **أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
حَدَّثَنِي نَارِغٌ عَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

انفوس، ابن آدم تم کتنے فہرنگ بنو، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے پر سخت فرد بننا وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے گناہیں دیکھا تو اسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تفہیم و تبدیلی نہیں کی لیکن جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اس سے دس گنا مزید نعمتیں دی جاتی ہیں! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا، اور عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے گناہوں کا مجھ سے حوض پر ملو گے۔

۱۴۹۰۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شعیب نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن جعفر نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ ادم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر میں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو وہ کہوں گا کہ اے میرے رب! میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی ہیں، اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو داؤد کے واسطے سے کی اور یحییٰ بن جعفر نے ابو داؤد کے واسطے سے کی، ان سے خلیفہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴۹۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ہی عرض ہے دانتے ہی معاملہ پر جتنا جہاد اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہیشم نے حدیث بیان کی انھیں ابو بشر عطاء بن سائب نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: الکوفی سے مراد بہت زیادہ بھلائی و خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور کو دی ہے۔ ابو بشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کوفہ، جنت میں ایک حوض ہے تو انھوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس نہر (بھلائی) کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور کو دی ہے۔

۱۴۹۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دو دھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ وادین کے شہر منعماء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پھیلے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اوران سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اوران سے ہریر بن خالد نے حدیث بیان کی اوران سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اوران سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد جیسے چھتے تھے میں نے پوچھا، جو چل رہا ہے انھوں نے کہا کہ تو شہ ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے میں نے دیکھا کہ اسکی مٹی یا اسکی خوشبو مشک جیسی تھی برابر کو تک تھا کہ مٹی کہا تھا یا خوشبو۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَّا مَكَّةُ حَذْوُ مِنْ كَمَا بَيْنَ جَدِّكَ وَآدَمَ حَرْ.

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْكُوفِيُّ الْخَيْرُ أَكْثَرُ النَّبِيِّ أَعْطَاهُ اللَّهُ رِيَاءً: قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ سَعِيدُ بْنُ أَنَسٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ: النَّهْرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ رِيَاءً.

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوُ مِنْ مَسِيرَةٍ شَهْرٍ مَاءٌ وَهُوَ أَجْيَفُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْبُسْبُوكِ وَكَيْفَ إِنَّهُ كَالْمَجْدُومِ السَّمَاءُ مِنْ شَرِّبَ مِنْهَا فَذَرِيْعَةً أَيْدًا.

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَذْوُ مِنْ كَمَا بَيْنَ أَيْدِيكَ وَمَنْعَمَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْوَادِيَةِ لَيْتَ كَعَدَدِ الْمَجْدُومِ السَّمَاءِ.

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَنَا أَنَا وَمِيثْرِي الْجَنَّةُ إِذَا أَنَا بِشَهْرٍ مَاءٌ قِيَابُ السَّيْرِ الْمَجْذُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوفِيُّ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ قَادًا لِيَتَمَّهُ أَوْ طَيِّبَةً مِنْكَ أَوْ ذَرَّ شَلْكَ هَذِيحَةً.

۱۴۹۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِیْ حَزْزَمٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُعِزِّ عَنْ أَكْبَسَ بْنِ الْحَكِّیِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبِزْتُ عَلَى نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ
الْحَوْضِ حَتَّى عَرَفْتُهُمْ ائْتَلَهُمْ حَتَّى دَفِنِي فَأَقُولُ
أَمْحَايَ فَيَقُولُ لَا تَدْرِی مَا أَحَدٌ ثَوَّابَعَدَكَ -

۱۴۹۷ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ
عَلَى الْحَوْضِ مِنْ مَرْءٍ عَلَى شَرِيبٍ وَ مِنْ شَرِيبٍ لَمْ
يَبْلُغْ أَبَدًا لَبِزْتُ عَلَى أَقْدَامِ أَهْلِ حُفْمِهِ وَ
يَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ
فَسَمِعْتُ النَّفْثَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ يَقُولُ هَكَذَا سَمِعْتُ
مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدِيثَ بِطَرَفِي لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ
وَيَقُولُ فَقَالَ لَا تَدْرِی مَا أَحَدٌ ثَوَّابَعَدَكَ ...
فَمَا تَقُولُ شَحْنًا شَحْنًا لَمْ يَخْرِجُوا - وَ قَالَ ابْنُ
عِيَّاشٍ مَضًى لَبَدًا يَقُولُ سَجِيئٌ بَعِيدٌ وَ أَشْهَدُ
أَبْعَدَكَ وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ الْحَبَلِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو عَنِ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَحْدِثُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْدُو عَلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ دَهْءًا مِنْ أَصْحَابِي كَيْفَ حَلَكُوا وَ
عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ
إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدٌ ثَوَّابَعَدَكَ إِنَّهُمْ
ارْتَدَّ ذَا عَلَى أَذْبَابِهِمْ الْقَمَقَرَى -

۱۴۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْحُورٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

۱۴۹۶ انہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں
گئے اور میں انھیں پہچان لوں گا پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں
اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی تھے لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم
نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

۱۴۹۷ انہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معروف نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تم سے پہلے
موجود ہوں گا جو شخص بھی میری طرف سے گزے گا وہ اس کا پانی پیئے گا۔ اہ
بھو اس کا پانی پیئے گا وہ پھر کبھی پیا سا نہیں ہوگا اور وہاں ایسے لوگ آئیں گے
جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ نہیں پہچانیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے
ہٹا دیا جائے گا ابی حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن ابی عیاش
نے سنی، اور کہا کہ کیا یونہی آپ نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ اور میں
نے کہا کہ ہاں۔ انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں اضافہ کے
ساتھ بیان کرتے تھے یعنی یہ کہ آنحضرت فرمائیں گے کہ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ
میں سے ہیں۔ دہخور سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد
کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ وہ جو وہ شخص، وہ جو
جس نے میرے بعد تہذیب کر لی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
”صحفًا“ یعنی بعد ہے، بولتے ہیں ”صحیق“ یعنی بعید، اصحقر یعنی بعدہ
احمد بن حنیس بن سعید الجلی نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی
ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت کے دن میرے صحابہ میں سے ایک جماعت پر پیش کی جائے گی
پھر وہ حوض سے دور کر دیئے جائیں گے، میں عرض کر دوں گا، اے میرے رب
یہ تو میرے صحابہ تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمہارے بعد
کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لوگ اٹھ قدموں وہاں لوٹ گئے تھے۔

۱۴۹۸ انہم سے احمد بن ماری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث

قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
أَنَّهُ كَانَ يَحْدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْدُو عَلَى الْخَوَاصِّ
يَجَالُؤُنَ أَصْحَابِي فَيَصَلُّوْنَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ
أَصْحَابِي كَيْتُؤُلَ إِنَّكَ لَا عَلِمْتَ لَكَ بِمَا أَخَذُوا ابْنًا لَكَ
إِنَّهُمْ أَذْنُؤُا عَلَى أَذْبَادِهِمْ أَنْتُمْ قُلُوبِي وَقَالَ
الْحَبِيبُ بْنُ الرَّهْبِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَالُؤُنَ - وَقَالَ
عَقِيلٌ يُصَلُّوْنَ وَ قَالَ الرَّبِيعِيُّ عَنِ الرَّهْبِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَرِهَ أَنْ يَبْدُوَ

۱۴۹۹ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
ابْنِ مُلَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
ابْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا دُورَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتُمُ
خَدَجَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي وَبَيْتِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ - فَقُلْتُ أَيْنَ؟
قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قُلْتُ
إِنَّهُمْ أَذْنُؤُا عَلَى أَذْبَادِهِمْ أَنْتُمْ قُلُوبِي وَقَالَ
إِذَا دُورَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتُمُ خَدَجَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
وَبَيْتِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ
قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ أَذْنُؤُا ابْنًا لَكَ
عَلَى أَذْبَادِهِمْ أَنْتُمْ قُلُوبِي، فَلَا أَرَاكُمْ يَخْلُصُونَ مِنْهُمْ إِلَّا
مِثْلُ مَثَلِ النَّعَمِ -

۵۰۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَامِرٍ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مَنَابِرِي رَدُّ مَنَةٍ وَنَ
رَدُّ كَائِنِ الْجَنَّةِ وَ مَنَابِرِي عَلَى حَوْصِي -

۵۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

بیان کی، کہا کہ مجھے یونس بن خردی، انیس بن شہاب نے، انیس بن السیب نے
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت لائی
جائے گی پھر انیس اس سے دور کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا میرے رب!
یہ تو میرے صحابہ ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد
کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی ہیں۔ یہ لٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے اور
شبیب نے بیان کیا ان سے زہری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ... نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے "فجبلون" (دہجائے فصول) کے بیان کرتے تھے۔
اور عقیل نے مدینہ لوگوں "بیان کرتے تھے اور زبیدی نے بیان کیا ان سے
زہری نے، ان سے محمد بن علی نے، ان سے عبد اللہ بن رافع نے، ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے ابو ایوب بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قیس نے
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ہال نے
حدیث بیان کی، ان سے عطاب بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت
سامنے آئے گی اور جب میں انھیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے
درمیان میں سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ
کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے پھر ایک اور گروہ
میرے سامنے آئے گا اور جب میں انھیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور
ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کدھر؟
وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، بھلا، میں پوچھوں گا کہ ان کے احوال کیا ہے؟ کہے گا کہ
یہ لوگ آپ کے بعد لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں نہیں سمجھا کہ ان میں سے
ایک معمولی تعداد کے سوا باقی نجات پا سکیں گے۔

۵۰۰۔ مجھ سے ابو ایوب بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے حبیب بن
عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے گھر اور میرے درمیان خیت کے باغوں میں سے ایک باغ اذہیرا
میرے میرے حوض پر ہے۔

۵۰۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے زہری، انیس
شبیب نے، ان سے عبد الملک نے بیان کیا۔ انھوں نے جناب نبی اللہ عنہ سے سنا،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا كَرَّمْتُكُمْ عَلَى الْخَوَاضِ.

۵۰۲ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ
أَحْمَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْوُسْبُرِ فَقَالَ:
إِنِّي نَزَوْتُ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا
لُظْمَ إِلَى خَوْضِي الْوَدَنِ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ
خَوَاضِي الْوَدَنِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْوَدَنِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَيْنِي وَالْكَرْنَ أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا بَيْنَهُمَا.

۵۰۳ | حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَدْرَجُ بْنُ
عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ
سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْخَوَاضَ فَقَالَ: كُنَّا
بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَمَنْعَاءَ - وَذَكَرَ ابْنَ حَبِيبٍ
شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى حَوْضَهُ مَا
بَيْنَ مَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوِدُّ
أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ أَوْ مَا نِي! قَالَ لَهُ: قَالَ الْمُسْتَوِدُّ
تَوَلَّى نِي وَالْمَدِينَةَ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ.

۵۰۴ | حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَوْسَى عَنْ نَافِعِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ أَشْأَمِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْخَوَاضِ حَتَّى أَنْظِمَ مَنْ يَتَرَدَّدُ
عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ
مَتَى دِينِ أُمَّتِي، قِيَالَ: هَلْ شَعَرْتُ مَا عَمِلُوا ابْنَكَ؟
وَاللَّهِ مَا يَرْجُو يَرْجُونَ عَلَى أَغْثَا بَعْضِهِمْ كَمَا كَانَ ابْنُ

کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم
سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

۱۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، حدیث بیان
کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہزادہ ہار کے لیے اس طرح نماز پڑھی
جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں
تم سے لگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف
اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کئی کیمیاں دی گئی ہیں۔
یا فرمایا کہ زمین کی کیمیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا
کہ تم میرے بعد شرک کر گے، البتہ اسی سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لیے ایک دوسرے
سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

۱۵۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث
بیان کی، انھوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ
اتنا بڑا ہوگا جتنی مدینہ اور منعماء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی حنیئ نے
یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطے۔ ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ
عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا
حوض اتنا لمبا ہوگا جتنی منعماء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے اس پر ان سے
مستور نے کہا کہ کیا آپ نے الامانی کی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا کہ نہیں
مستور نے کہا کہ ”اسی میں برتن (پینے کے) اسی طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان
میں ستارے نظر آتے ہیں۔“

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے
کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے اسامہ بن ابی بکر رضی اللہ
عنا عنہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر موجود رہوں گا
اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے
الگ کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ہی آدمی
ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انھوں
نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے۔ واللہ یہ مسلسل الخ پاؤں لوٹتے رہتے تھے

دین اسلام سے، ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ اسے لٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں اور عقابکرم تنکھون» توجعون علی العقب»
۸۶۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے تشبیہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان امش نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی عرصہ میں «علقہ»، «لبتہ خون» بنتا ہے۔ پھرتے ہی عرصہ میں «منفہ»، «گوشت کا قطر» پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں ماں کے پیٹ ہی میں، چار باتوں کو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس اللہ تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ

جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ خبت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور خبت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا ہی فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے آدم نے «الا ذراع»، بیان کیا۔

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حادثہ حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب علقہ ہے، اے رب! اب منفہ ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! لڑکا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

۸۶۱۔ اللہ کے علم تقدیر کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ «واضلہ اللہ علی علمہ» اور ابو ہریرہ

أَفِي مَلِيكِهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ عَقَابَنَا أَوْ تَفْتِنَ عَنِّي دِينَنَا۔ اَعْقَابُكُمْ تَتَكَبَّرُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقَبِ۔

باب فی النکاح

۱۵۰۵۔ أَحَدُنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ الْأَمَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الْقَادِقُ الْمَضْذِقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَاقَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْفَةً مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَ فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ سَوَاقِمَ دَاجِلِهِ وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ كَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا عِزٌّ بَارِعٌ أَوْ ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَذْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا عِزٌّ ذِرَاعٌ أَوْ ذِرَاعٌ عَيْنٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَذْخُلُهَا قَالَ إِدْمُ بْنُ الرَّبِيعِ: ۱۵۰۶۔

۱۵۰۶۔ أَحَدُنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّجُلِ مَلَكَ يَقُولُ أَمَى رَبِّ نَظْفَةٌ أَمْ رَبِّ عَاقَةٌ أَمْ رَبِّ مَضْفَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْنِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَمَى رَبِّ ذَكَرَ أَمْ أَثْنَى أَثْقَى أَمْ سَعِيدٌ نَمَّا الْوَرْدُ نَمَّا الْوَرْدُ نَمَّا الْوَرْدُ يَكْتَسِبُ كَذَا لَكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ۔

باب جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَأَصْلُهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے واللہ اس پر ظم خشک ہو چکا ہے یعنی وہ کھا جا چکا ہے) اسی جاس رضی اللہ عنہ نے بعد اس بقول کا تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی ان کے مقد میں لکھی جا چکی ہے۔

۱۵۰۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ابن یزید رشک نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شیبہ سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے! آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لیے اسے سہولت دی گئی ہے۔

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غند نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یدرین نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق اور بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۱۵۱۰۔ مجھے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی انھیں معمر بن جہر دی، انھیں جاس نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیا ان میں کوئی کن گٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، تمہارے عرض کی پھر یا رسول اللہ اس بچہ کے متعلق کیا خیال ہے جو یہودی ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا

قَالَ لِيَ الْكَفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقَّقْتُ النَّفْسَ بِمَا أَتَيْتُ لَا يَ . قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ - سَبَقَتْ
لَهُمُ السَّعَادَةُ .

۱۵۰۶ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
الْبُزْجَانِيُّ قَالَ سَبَقَتْ مَطْرَفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْبُزْجَانِيُّ بِحَدَّثٍ عَنْ مَطْرَفِ بْنِ حَمِصٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْفَكَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ قَالَ لَعَنَهُ ، قَالَ كَلِمَةً يَقُولُ
النَّاسُ مِلَّةً ؟ قَالَ كُلٌّ يَقْعَلُ بِمَا خُلِقَ لَهُ
أَوْ بِمَا يُتَرَكُ .

بَابُ ۸۶۲ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِ الْمَشْرِكِينَ
قَالْنَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۵۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَيْنٍ ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ : وَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۱۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
مَعْمَرٍ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ تَمَلُّوْذٍ إِلَّا يَكُونُ عَلَى
الْفِطْرَةِ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ يَمُوتُ دَابِحًا وَيَقْبِرُ فِيهِ كَمَا يَقْبُرُونَ
الْبَهِيمَةَ هَلْ يَخْدَعُونَ فِيهَا مِنْ جَدَائِرٍ حَتَّى تَكُونُوا
أَشْتَدَّ تَجَدُّعًا عَنْهَا تَالُوْذًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَّارِيَتْ مِنْ
يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ ؟ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

باب ۸۶۳ - وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَدَرًا مُتَقَدِّرًا -

۸۶۳ - اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

۵۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْءَ عَنْ حَلَاةِ أَخِيهِ تَسْتَفِيزُ مَخَفَتَهُ وَتَكْثُرُ فَاكٌ لَهَا مَا تَدْرِكُهَا -

۵۱۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعراب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کا طلاق کا مطالبہ (شہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو اپنے ہی لیے مخصوص کرے بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہیے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے تقدیر میں ہوگا۔

۵۱۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ أَحَدُ نِسَائِهِ مِنْهَا وَهِيَ سَعْدَةُ وَابْنُ أَبِي كَثْبٍ وَمَعَادُ أَنَّ ابْنَهَا يَجْعَلُ دِينَ قَسِيمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لَهَا مَا أَخَذَ وَ اللَّهِ مَا أَعْطَى، كُلُّ يَاجِلٍ فَلْتَصْفِيهِ وَلِتَحْتَسِبْ -

۵۱۲ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے، ان سے عمرو بن ابی عمر نے، ان سے انس بن مالک نے، ان سے عامر نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضرت کی صاحبزادیوں میں سے ایک کا بیٹا مر گیا، آنحضرت کی خدمت میں سعدہ اہل ابی کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، بیٹا مرنے لگا کہ ان کا بچہ..... نزع کی حالت میں ہے، انھوں نے کہا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے اس لیے وہ میری اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

۵۱۳ - حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجُبَيْرِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَيْنَهُمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمِيتُ سَبَابًا وَنَحِبُ الْهَالِ كَيْفَ تَرَى فِي الْقَبْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدَّ إِلَيْكُمْ تَعْمَلُونَ ذَلِكَ؟ لَا مَلِكُ إِلَّا لَهُ تَعْمَلُونَ فَإِنَّهُ لَيْسَ نَسَمَةً -

۵۱۳ - ہم سے جابر بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، یونس بن الزہری نے، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن خریز المجہبی نے خبر دی، انھیں سعید خدری نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم کیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں، آپ کا قول کے بارے میں کیا خیال ہے آنحضرت نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہیں، تمھارے لیے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو، کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے وہ جزو درپیدا ہو کر رہے گی۔

۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاقِلٍ عَنْ حَدِيقَةَ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ حُطْبَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُطْبَةً تَأْتِيهِ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ وَلَمْ يَكُنْ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ إِنْ كُنْتُ لَا رَدِّي الشَّيْءَ قَدْ لَيْسَتْ كَأُخْرَى مَا يَصِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ مَذَاهُ كَعَرَكُهُ -

۵۱۴ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے، ان سے الاعمش نے، ان سے ابو ذاقیل نے اور ان سے حدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدری اعتبار سے اہم، چہرہ ایسی نہیں چھوڑی جس کا ذکر نہ کیا ہو۔ جیسے یاد رکھنا چاہیے یاد رکھنا اور جیسے بھولنا چاہیے بھول گیا جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز تمھاری ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ
بُخَيْرِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَتَعَالَى قَالَ: لَمَّا جَلَسَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مَوْءَاظُكَ فِي الْوَيْلِ
وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُكَ مِنَ
النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْئَلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ لَا عَمَلُوا كُلُّ مَلِكٍ شَرَّ
كُرْمًا نَأْتَا مِنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْوَيْلَ.

ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن السیّدی نے اور ان سے علی رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آنحضرت
کے پاس ایک گڑھی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے اور آپ نے داسی
دوران میں، پایا کہ ہم میں سے ہر شخص کا جہنم کا یا جنت کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے
ایک مسلمان نے اس پر عرض کی پھر یا رسول اللہ! پھر کیوں دویم اس پر تنبیہ کر لیں
آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ کہ وہ کیونکر ہر شخص کو اپنی تقدیر کے مطابق عمل
کی سہولت پاتا ہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: فَاَمَّا مَنْ اَعْطَى
وَاتَّقَى، الآجہ

۸۶۴۔ عمل خالص پر موقوف ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی،
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر
کی لڑائی میں موجود تھے، آنحضرت نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ تھا
اور اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ ہوئے لگی تو اس شخص
نے بہت جرم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا۔ پھر بھی وہ
نجات قدم رہا۔ آنحضرت کے ایک صحابی نے اگر عرض کی، یا رسول اللہ! اس
شخص کے متعلق آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ
جہنمی ہے۔ وہ تو اللہ کے راستہ میں بہت جرم کر لیا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو
گیا آنحضرت نے اب بھی یہی فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ ممکن تھا کہ بعض مسلمان شبہ
میں مبتلا ہو جاتے۔ لیکن اس فرض میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا
ترکش کھولا اور اس سے ایک نیر نکال کر اپنے آپ کو ذبح کر لیا۔ پھر بہت

باب ۸۶۴۔ اَلْعَمَلُ بِالْخَوَاشِیَةِ -

۱۵۱۶۔ اَحَدٌ ثَلَاثًا حَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّيِّدِيِّ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَتَعَالَى
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا نَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَقِفُ مَعَهُ يَدْعِي إِلَى سَلَامٍ هَذَا مِنْ
أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا خَفَرُ الْقَاتِلِ قَالَ النَّبِيُّ مِنَ أَشَدِّ الْفِتَالِ وَ
وَكُنْتُ بِهِ الْبُحْرُوحُ فَأَنْتَبَهْتُ نَجَّاءَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَابِبِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَدُنِّي
تَحَدَّثْتُ أَتَهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ قَاتِلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ
أَشَدِّ الْفِتَالِ فَلَكُنْتُ بِهِ الْبُحْرُوحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَأَنَّهُ لَيَقْبُ السُّلَيْمِيَّةِ
يَوْمَ تَابَ قُبَيْلَهَا وَهِيَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ التَّوَجَّلَ أَكْثَرَ الْبُحْرُوحِ

فَا هُوَ يَسِيدُ إِلَى كُنَانِهِمْ فَا تَنْزَعُ مِنْهَا سَحَابًا فَا تَنْهَضُ بِهَا
فَا تَسْتَدْرِكُ بِهَا تَبَتِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثُكَ فَمَا لَمْ تَحْوَ فَلَا تَقْتُلْ
فَنَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَدَلُ قُمْ
فَا تَقِفْ لَا يَدُخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَإِنَّ اللَّهَ كَيُوسُفَ هَذَا...

۱۵۱۷۔ اَحَدٌ ثَلَاثًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ شَا أَوْ عَسَا
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ أَطْعَمَ الْمُسْلِمِينَ
عَنَاءً عَنِ السُّلَيْمِيِّ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

مسلمان حضور اکرم کی خدمت میں دوڑے ہوئے پہنچے اور عرض کی، یا رسول اللہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی۔ اس شخص نے اپنی گردن کاٹ کر
اپنی جان خود ہی ختم کر ڈالی، آنحضرت نے اس سزا پر فرمایا کہ اسے بلال،
انھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے
اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید و توثیق دے دین شخص سے بھی کراتا ہے۔

۱۵۱۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عسان نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہم رضی
اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جو مسلمانوں کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ لڑائی

میں حق سے رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے آنحضرتؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھنے چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشمنیوں میں مبتلا کر رہا تھا، تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا آخر وہ شخص زخمی ہو گیا اور جلدی سے مر جاتا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگائی اور اپنے آپ کو اس پر گرا لیا جس کی وجہ سے تلوار اس کے خانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی، اس کے بعد نہ بچا کرنے والا شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ اللہ کے رسول ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا بات کیا ہے، ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اسی طرح دوسرا بندہ جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

۸۶۵۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کی نہیں لڑا قی صرف اس کے ذریعہ نخل کا مال نکالا جاتا ہے۔

۱۵۱۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہمام بن قتبہ نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر (منت)، انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے (اللہ تعالیٰ) اس کی تقدیر میں نہ رکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ اس کے ذریعہ میں نخل کا مال نکال لیتا ہوں۔

۸۶۶۔ طاقت و قوت صرف اللہ ہی کہے

۱۵۲۰۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

اللہ علیہ وسلم فَخَطَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا ، فَأَتَيْنَاهُ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ النَّاسِ عَلَى الْمَشْرِكِينَ حَتَّى جَرَحَهُ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَجَعَلَ ذِكَابَةً سَلَفِيَهُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ يَلِدُونَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَنَاءٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَعَصَا فَتُ أَتَتْهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَكَلَّمَ جَرَحَهُ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ نَفْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلَ النَّارِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَرَأَتْهُ

الْأَعْمَالُ يَا أَخُو اسْتَيْمِ

باب ۸۶۵ الثَّانِي وَالْعَبْدُ إِلَى الْعَبْدِ

۱۵۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّارِ وَقَالَ : رَأَيْتُهُ لَا يَمُوتُ وَتَمِينَا وَإِنَّا لَنَسْتَصْرِجُ بِهِمْ مِنَ الْجَحِيمِ

۱۵۱۹ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنُ آدَمَ النَّارُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدَرَهُ وَلَكِنْ يَلْقِيهِ وَالْقَدَرُ قَدَرُهُ قَدَرَهُ لَهُ أَصْحَابُ جَهَنَّمَ مِنَ الْجَحِيمِ

باب ۸۶۶ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۵۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقْلَهُ مِنَ الذَّنَا أَنْ يَذَرَ ذَلِكَ
لَا مُحَالَةً فَبَدَا لِقَيْنِ الْفَلَكِ وَذَنَا الْإِنْسَانَ الْمُسْطَوِّ
وَالنَّفْسُ تَمُوتُ وَتَقُوتُ، وَالْفَوْجَةُ يَمُوتُ ذَا ذَلِكَ
وَيَكُونُ بِهِ - وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَذُو قَائِدٍ
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ
مَنْ لِي اللَّهُ مَلِيكَ
وَسَلَّمَ

باب ۸۶۹ وَمَا جَعَلْنَا الرُّذُلَ يَا لِقَيْنَاكَ
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ -

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ عَنْ ثَنَا سُبَيْانَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَمَا جَعَلْنَا الرُّذُلَ يَا لِقَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ
خَالَ هُوَ رُذُيَا عَيْنِ أَرِيحَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُعْتَدِّ بْنِ كَالٍ
وَالشَّجَرَةِ الْمُتَعَوِّثِي فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ
الرُّذُومِ -

باب ۸۷۰ تَحَبَّرَ آدَمُ مُوسَى عِنْدَ اللَّهِ -

۱۵۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُبَيْانُ قَالَ حَفِظْنَا عَنْ عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اُحْبَبَ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ
أَنْتَ أَبُو نَاحِيَتِنَا وَآخِرُ جَنَّتِنَا مِنَ الْجَنَّةِ
قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى أَمْطَلَاكَ اللَّهُ بِكَ وَه
وَحَظَّ لَكَ بِسَيِّدِهِ أَتَسْأَلُونِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ رَزَقَ اللَّهُ
عَلَى تَبَلِّ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَخَبَّرَ
آدَمُ مُوسَى فَخَبَّرَ آدَمَ مُوسَى كَلَامًا - قَالَ
سُبَيْانُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ وَأَوْسَرُ بْنُ الْأَعْرَجِ
عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی
حقہ رکھ دیا ہے جس سے اسے لا محالہ گزنا ہے پس آنکھ کا زنا دیکھنا
غیر محرم کو ہے زبان کی زنا گفتگو ہے دل کی زنا خواہش اور شہوت ہے
اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلاتی ہے اور شہابیہ نے
بیان کیا، ان سے دو بار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے
ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۸۶۹ - اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے اسے ہم نے
مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے۔

۱۵۲۳ - ہم سے حمید بن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے مکرمہ نے اور ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے "آیت" اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے
اسے ہم نے مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے اسے متعلق فرمایا کہ اس سے
مرو آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا
گیا تھا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا کہا کہ قرآن
مجید میں الشجرة الملعونة سے مراد زقوم، کا درخت ہے۔

۸۷۰ - اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔

۱۵۲۴ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو سے یہ حدیث یاد کی، ان سے طاووس
نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا - آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا، موسیٰ علیہ السلام
نے آدم علیہ السلام سے کہا آدم، آپ ہمارے جد امجد ہیں آپ ہی نے ہمیں محروم
کیا اور رخت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، موسیٰ -
آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کامی کے لیے منتخب کیا اور اپنے فضل سے آپ کے لیے نکھا
کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر حلاوت کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا
کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں رکھ دیا تھا۔ چنانچہ آدم علیہ
السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کر لیا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ
کو قائل کر لیا تین مرتبہ (آنحضرت نے یہ جملہ فرمایا) سفیان نے بیان کیا،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح۔

۸۶۱۔ جسے اللہ دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث

بیان کی، ان سے عہدہ میں ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے میسر بن

شعبہ کے مولا دراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے میسر بن

شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا لکھ کر

بھیجو جو تم نے آنصور کو نماز کے بعد کہتے تھے سب سے چنانچہ میسر رضی اللہ عنہ

نے مجھ سے لکھوایا۔ انھوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سند ہے

آنصور نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے

اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ جو تو دنیا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں

اور جو تو روکنا چاہے کوئی اسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے

والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی، اہم جزیرہ نے بیان کیا انھیں عہدہ نے

خبر دی۔ اس کو درانے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ

عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا کلمہ دے رہے تھے۔

۸۶۲۔ پختی کے کڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ، کہہ دیجئے اس صبح کی روشنی کے رب کی

پناہ مانگتا ہوں بڑے مخلوقات سے۔

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان

کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی

مشقت، بد بختی کی پستی، برے حالات اور دشمن کے ہنسنے سے۔

۸۶۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں عامل ہے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ

نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم نے اور ان سے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے

کہ ”میں نہیں دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔“

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے،

بَابُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَى اللَّهُ۔

۵۲۵۔ أَحَدًا شَا مُحَمَّدًا ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فَلْيَكُمُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَبَابَةَ عَنْ دَرَادٍ مَوْلَى

الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُعِيرَةِ

أَكْتُبُ رَأْيَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ، فَأَمَّا عَلَى عَنِ الْمُعِيرَةِ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ

الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

اللَّهُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ رِمَا مَنَعْتَ

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ دَرَادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا الشَّعْرِ

وَقَدَّاتُ بَعْدَ رَأْيِ مُعَاوِيَةَ فَنَسِخْتُهُ يَا مَرْءَ

النَّاسِ يَا إِلَهَ الْغَوْلِ۔

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِيلٍ

الشَّقَاوَةِ وَسَوْءِ الْقَضَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۵۲۶۔ أَحَدًا شَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ

أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَذُرِّ الشَّقَاوَةِ

وَسَوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتِ الْأَعْدَاءِ۔

بَابُ يَحْوِلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

۵۲۷۔ أَحَدًا شَا مُحَمَّدًا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى ابْنُ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُحَالِفُ وَلَا وَمَقْلِبٍ الْقَلْبِ۔

۱۵۲۸۔ أَحَدًا شَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ

اور ان سے ابی عرصری اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن میاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (تباؤ وہ کیا ہے) اس نے کہا کہ ”دھواں“، انھوں نے فرمایا، بد نصبت، اپنی حقیقت سے کہنے نہ بڑھ، عرصری اللہ عنہ نے عرض کی، آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں، انھوں نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اگر یہی ہی رد جال، ہوا تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں۔

۸۷۲۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہیں صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے کھ دیا ہے۔ کتب یعنی تفصی۔ بغا تہیں اور عقیلین ”(الامین) ہوجال الجحیدہ کا مفہوم ہے کہ سوا اس کے جس کے لیے اللہ نے کچھ دیا ہے کہ اسے جہنم کا اندھن بنا ہے۔“ تدا، تہدی، یعنی بد نصبت اور خوش نصبتی مقدر کی، اور جانور و کوان کی چر اگا ہوں تک پہنچا یا۔

۵۲۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان کو نضر بن خردی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن برید نے، ان سے یحییٰ بن یعرب نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، اگر کئی بھی زندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، مگر کہے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتے کہ اس تک صرف وہی چہر پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

۸۷۵۔ اور ہم ہر ایت پانے والے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں

ہر ایت نہ کی ہوتی، اگر اللہ نے مجھے ہر ایت کی ہوتی تو میں متیقن ہو گیا ہوتا

۱۵۳۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، یہ جو جریر بن عازم ہیں، انھیں ابو اسحاق نے، انھیں ابوہریرہ عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوہ حندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی متعل کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ اگر

سایہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن مباد، احبائے لک خبیثا قال النبی قال احسان ملک لک لک قد لک قال منہ لک لک فاصوب منک قال دمنہ ان یکن ہو فک لک فی تہلہ۔

باب قل لک یویننا لک ما کتب اللہ لنا بقی۔ قال مجاہد: یفانین یفانین، لک من کتب اللہ آکھ یفانین دججیع۔ قد رفہامی۔ قد رفہامی الشفاء والسعادة، وصدی الدنم لکرا تہلہ۔

۵۲۹۔ احادیثی اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے خبر دی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن برید نے، ان سے یحییٰ بن یعرب نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، اگر کئی بھی زندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، مگر کہے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتے کہ اس تک صرف وہی چہر پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

باب وما کنا لنتفکری لولا ان هذا اللہ لولا ان اللہ صدق لک من المؤمنین۔

۱۵۳۰۔ احادیثی اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے خبر دی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن برید نے، ان سے یحییٰ بن یعرب نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، اگر کئی بھی زندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، مگر کہے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتے کہ اس تک صرف وہی چہر پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

وَلَا مُنَافَاةَ وَلَا مَنَّاتٍ۔ فَآخِذُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا سُبُلَ اللَّهِ عَسَىٰ أَنْ تُفِتَ بِأَمْرٍ مِنْهُ لَا تَأْخُذُكُمْ بِهِ الْأَمْرُ الْعَظِيمُ۔ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ۔
اِذَا ارَادُوْا فِئْتًا اَبَيْنَا۔

کتاب الایمان النذیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ۸۷ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى۔ لَا يَزِيدُكُمْ اللَّهُ
يَا لَعَنُوا فِي آيَاتِكُمْ وَلَا كُنْ يَوْمَ إِخْدَاكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمْ
الْإِيمَانَ لَعَفَا ذَنُّهُ إِطْعَامَ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ
أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْفَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرَ
رَقَبَةٍ فَمَنْ لَعَنَ يَجِدَ فِي سَائِمِ شَرِّهِ آيَاتٍ طَالَتْ
لَعَفَا ذَنُّهُ آيَاتُكُمْ إِذَا خَلَقْتُمْ وَاحْفَظُوا آيَاتَكُمْ
كَلَّا إِنَّ يَوْمَ يَكْفُرُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِمْ لَعَنَكُمْ تَسْمَعُونَ۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّ يَكْفُرُ يَحْنُثُ
فِي يَمِينٍ مَطَّحَتِي أَسْرَلَ اللَّهُ لَعَفَا ذَنُّهُ الْيَمِينِ، وَ
قَالَ لَا أُخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا مَتَمَّا إِلَّا
أَنْتَ الْوَدَّيْ هُوَ خَيْرٌ وَ كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَارِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ
إِلَّا مَا رَأَيْتَ فَإِنَّكَ إِنْ أَدَيْتَهُمَا عَنْ مَشْكَلَةٍ وَرَكَعَتْ
أَلَيْمَا وَإِنْ أَدَيْتَهُمَا مِنْ عَمْرٍو مَشْكَلَةٍ أَمِنَتْ عَلَيْهَا
وَإِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
تَكْفُرُ عَنْ يَمِينِكَ وَأَنْتَ الْوَدَّيْ هُوَ خَيْرٌ۔

اگر نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے ہیں ہم
پر سکینت نازل فرما اور جب مذبذب ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور مشرکین
نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی حق کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اللہ تعالیٰ نعو قسموں پر تم سے
مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کہے گا جنہیں تم قصداً کر کے
کھاؤ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اس اوسط
کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا
پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو
اس کے لیے تین دن کے روزے رکھے یہ تھارہی قسموں کا کفارہ ہے
جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ
اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو۔

۱۵۳۱۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ
نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کیے، اس وقت آپ
نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی
ہوگی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ
مے دوں گا۔

۱۵۳۲۔ ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے جابر
بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان کے بعد الرحمن
بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، عبد الرحمن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر
تھیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ
عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم
کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ
دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

۸۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دائمی اللہ
(اللہ کی قسم)

۱۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر سامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر کتبہ چینی کی تو آنسو گر کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کا امیر بنائے جانے پر کتبہ چینی کہتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی تنقید کر چکے ہو، اور خدا کی قسم لوایم اللہ زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ داسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۸۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا نہیں، واللہ۔ اس لیے واللہ باللہ اور تاللہ کی قسم کھاٹی جاسکتی ہے۔

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں۔ دونوں کو پھرنے والے کی قسم۔

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قبیر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قبیر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے رستہ میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۳۹۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

باب ۸۷۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَيْمُ اللَّهِ -

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا دَامَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَكَطَعْنَ بَعْثُ النَّاسِ فِي إِسْرَائِهِمْ نَعَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَنَا فِي إِسْرَائِهِمْ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَنَا فِي إِسْرَائِهِمْ أَيْبُهُ مِنْ قَبْلُ. وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَخَلِيقًا لِلَّهِ مَا دَرَاكَ لَيْلَى أَهْبَ النَّاسِ إِلَى ذَرْبٍ هَذَا لَيْلَى أَهْبَ النَّاسِ إِلَى بَيْتِكَ -

باب ۸۷۸۔ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالدَّيْلُ نَفْسِي بَيْدِي. وَ قَالَ أَيْبُ مَتَادَةً قَالَ أَيْبُ بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللَّهِ إِذَا يُقَالُ: وَاللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهِ -

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمَقْلِبُ الْقُلُوبِ -

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَبِيرٌ فَلَا يَقْبَرُ بَعْدَهُ وَلَا إِذَا هَلَكَ كَسْرِي فَلَا كَسْرِي بَعْدَهُ وَالْأَنْثَى نَفْسِي بَيْدِي. تَنَفَّقَتْ كَنُوزُ هَمَانِي سَبِيلَ اللَّهِ -

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْإِيمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد بن حریث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسامت محمد، واللہ، اگر تم وہ جلتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روٹے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیاہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عروہ خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عرضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سو میری اپنی جان کے آنحضرت نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تمہیں نکھاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عرضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں، اطراب بات ہوئی۔

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ بن مسعود نے، انھیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے نے جو زیادہ سمجھدار تھا کہا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں دوسری تھا۔ عقیف اخیر کو کہتے ہیں۔ اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو شکار کیا جائے گا۔ اس لیے اس سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَلَا إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَا أَلْبَنَى نَفْسٌ مَحْتَبَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرًا تَتَقَفَّتْ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۵۴۰ أَحَدُ ثَنِيٍّ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَ نَاعِبًا عَنْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَقْلَبُونَ مَا أَعْلَمَ بَكَيْمٍ كَيْبًا وَنَفِيكُمْ قَلِيلًا۔
۱۵۴۱ أَحَدُ ثَنِيٍّ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْتِطَابٌ بَيْنَ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَتَّخِذْ رَأِي مِنْ سَبِيٍّ شَيْئًا إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللَّهِ لَوْ تَقْلَبُ نَفْسِي يَسِيرًا حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْوَلَدُ وَاللَّهِ لَا تَتَّخِذْ رَأِي مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ يَأْمُرُ۔

۱۵۴۲ أَحَدُ ثَنِيٍّ إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ أَنَّ ابْنَ عَبِيدَةَ بْنَ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: رَفِضَ بَيْنَنَا بَيْتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْقَهُمَا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَافْضِلْ بَيْنَنَا بَيْتَابِ اللَّهِ وَآذِنْ لِي أَنْ أَتُكَلِّمَ، قَالَ أَتُكَلِّمُ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْوَجِيرُ رَفَى بِإِسْرَافِهِمْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ ... فَأَنْتَ بَيْتٌ مِنْهُ بِمِثْلِهِ شَاةٌ وَجَارِيَةٌ لِي - فَتَرَانِي

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِ جُلْدَةَ
وَاسْتِمْ وَتَغْيِيبِ عَامٍ وَإِنَّمَا التَّجَمُّعُ عَلَى إِمْرَاتِهِمْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ
لَفُتِي بِبَيْدِهِ لَا قُضِيَتْ بَيْنَكُمَا يَكْبَابُ اللَّهِ أَمَا فَتَمَلَّكَ
وَحَارِيضُكَ كَرُمًا عَلَيْكَ وَحَلَا إِيَّاهُ يَامَّةٌ وَ
عَذَابُهُ عَامٌ وَأَمَّا رَأَيْتُكَ أَلَا سَمِعْتِ أَنَّ يَاتِي
إِمْرَاتِي الْآخِرَةَ فَإِنَّ رَأَيْتِ
رَجَعَتَا كَأَنَّهُمَا
مَرَجَعَتَا

۱۵۴۳ احَدٌ ثَلَاثِي عَنْهُ اللَّهُ نَبِيٌّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّسَائِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَشْلَمُ
وَفَقَادٌ وَمَرْيَمَةُ وَجَهَنَّةُ خَيْرًا مِنْ تِيمِيمٍ وَعَارِبِ
ابْنِ مَعْصُومَةٍ وَكَلْبَاتٍ وَأَسْلَمًا خَابُورًا وَخَسْرًا
قَالُوا كَلَمْ نَقَالَ وَالَّذِي تُقْسِي بِبَيْدِهِ أَلَمْ نَقُلْ
خَيْرًا مِنْهُمْ

۱۵۴۴ احَدٌ ثَلَاثًا أَبُو الْإِيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ النَّسَائِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعْمَلَ عَامِلًا لِحَاجَةٍ أَلْعَامِلَ حِينَ كَرَعَ مِنْ مَحَلِّهِ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَلَمْ وَهَذَا أَهْلِي بِي،
قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَعْدُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتُظَلِّمُ
أَيُّهَا لَكَ أَمْ لَا- ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَشِيَةً بَعْدَ الْفَلَاحِ فَشَقَّ دَأْنِي عَلَى
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا تَعْدُ نَمَابِلَ الْكَافِلِ
تُسْعِلُهُ يَا بِنْتَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا
أَهْلِي بِي إِنَّكَ تَعْدُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتُظَلِّمُ

نجات دلانے کے لیے، میں نے سوچ لیں اور ایک کیز کا انھیں نذیر دیا پھر میں
نے اہل علم سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے
کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے
شہر بدر کر دیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر
آنحضرت نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا
فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا تمہاری بکریاں اور تمہاری کبوتریں
واپس ہوگی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے مروائے اور ایک
سال کے لیے شہر بدر کر دیا۔ پھر آپ نے انیس اسلی سے فرمایا کہ مدعی کی پیروی
کولئے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے
زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب
نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے۔ قبائل اسلم، غفار، مزینہ
اور حمینہ قبائل تميم، عمار بن معصوم غطفان اور اسد سے جو ناکام و نامراد
ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں، صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضرت نے اس پر
پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ پہلے جن
قبائل کا ذکر ہوا، ان دتیم وغیرہ سے بہتر ہے۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انھیں ابو حویرہ ساعدی رضی
اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامل مقرر کیا۔
عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کی یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے۔ فرمایا گیا ہے۔ آنحضرت
نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہے اور پھر دیکھا
ہو تا کہ تمہیں کوئی بدیدہ دینا لے جائیں۔ اس کے بعد آپ غلبہ کے لیے کھڑے
ہوئے، بات کی مانند کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان
کے مطابق شناسکے بعد فرمایا۔ اما بعد ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم
اسے عامل بناتے ہیں۔ رجز یہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لیے اور
وہ پھر ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے بدیدہ

هَلْ يَمْنَعُكَ لَكَ اَمْ لَا ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسٌ مَّحْتَدٍ بِبَيْدٍ
لَا يَقُولُ اَحَدٌ كَمَ مِمَّا شَيْئًا اَلَا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ اِنْ كَانَ بَعِيدًا جَاءَ لَهُ دَعَاؤُهُ
وَ اِنْ كَانَ قَرِيبًا جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَارُ ، وَ اِنْ كَانَ
شَاؤَ جَاءَ بِهَا تَبَعًا فَقَدْ بَلَغَتْ . فَقَالَ اَبُو حَمِيْدٍ
ثُمَّ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
حَتّٰى اَنَا كُنْتُ نَظَرُ اِلَى عَقْرِ رَاحِلَتِهِ . قَالَ اَبُو حَمِيْدٍ
وَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
السَّيِّئِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَسُوْدٌ -

۵۴۵ احَدٌ ثَنِي اَبُو اِيْمٍ مِّنْ مَّوَدِّ سَيِّدِنَا
وَسَامٍ مَّوَدِّ يَوْمَ سَفَرٍ عَنْ مَّحَبَّةٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسٌ مَّحْتَدٍ بِبَيْدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا
اَعْلَمَ لِيَكُنْتُمْ كَنِيْزًا وَ لَقَدْ كُنْتُمْ مَّحِلَّةً -

۵۴۶ احَدٌ ثَنِي عَنْ بَنِي حَنْظَلٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّثَنَا
اَبُو عَمْسٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اُنْصَحِيْتُ
رَايِيْهِ - هُوَ يَقُوْلُ فِيْ هَلِيْ الْكَلْبَةِ هُمَا اَلْخَسْرُوْنَ
وَرَبِّ الْكَلْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِيْ اَيُّوْهُ فِيْ شَيْءٍ
مَا شَأْنِيْ فَجَلَسْتُ رَايِيْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَا
اَسْتَلَمْتُ اَنْ اُسْكُتَ وَ تَعَثَّيْ فِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ
تَعَلَّيْتُ مِنْ هَذَا يَأْتِيْ اُنْتُ وَ
اُرْتَمَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ
اَمْوَالًا اَلَا مَتَّ قَالَ
هَكَذَا وَ هَكَذَا
وَهَكَذَا

۵۴۷ احَدٌ ثَنِي اَبُو اِيْمٍ مِّنْ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
اَبُو اَلْبَرَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلْوَعْرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

کیا گیا ہے۔ پھر کہیں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے
پر یہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے
دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو
گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے
کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز
آ رہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری
کی آواز آ رہی ہوگی۔ پس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ پھر
آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھا دیا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے
لگے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضورؐ سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

۵۴۵۔ مجھ سے ابوسعید بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی۔ یہ ابی یوسف ہیں۔ انھیں عمر نے انھیں ہامان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں
تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے معرو نے، ان
سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضورؐ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے
سایہ میں بیٹھے ہوئے فرارہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ
نامرد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب زیادہ نامرد ہیں۔ میں نے کہا میری
حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں
آنحضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضورؐ کہے جا رہے تھے، میں آپ کو خاموش
نہیں کر سکتا تھا اور اللہ کی خدیت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو
گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ
وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے
لیکن اس سے وہ مستی میں جنھوں نے اس میں سے اس طرح خرچ کیا ہوگا۔
۵۴۷۔ ہم سے ابوایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن اعرجی نے، اور ان

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا، کہ آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑا سوار بچہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے صحابہ نے کہا کہ انشاء اللہ لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے اور سب گھوڑا سوار اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سَلِمَةُ لَا طَوْلَ لَنَا إِلَّا بِاللَّيْلَةِ عَلَى تِسْعِينَ إِسْرًا لَا كَلَمَ لَنَا قِيَامًا وَبِجَاهِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَنْ يَكْفُلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَفَلَتْ عَلَيْكَ جَمِيعًا فَكَفَلَ بِحَمَلٍ مِمَّنْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَاجِدًا لَا حَاجَةَ لِي بِشَيْءٍ رَجُلٍ، وَآيَةُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ كَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِكَيْمَا هُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُرْسَا نًا أَجْمَعُونَ -

۵۴۸ احَدًا ثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: أَهْلِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ الْكَافُ يَشْدُو وَتَوَسَّاهُ بَيْنَهُمْ وَيَجْجِبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلَيْسَ لَهَا رَسُولٌ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْتَجِبُونَ مِنْهَا تَأْثُلًا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَّا يَمْلَأُ سَعْدِي فِي الْجَنَّةِ حَرِيرًا مِنْهَا. لَمْ يَقُلْ شَيْءٌ وَاسْتَرْسَلَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۵۴۹ احَدًا ثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ زَيْبِرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ هَذَا رَيْثٌ مُتَبَعٌ ابْنُ رَبِيعَةَ قَالَتْ - يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَأَلَ مِمَّا عَلَى طَهْرٍ إِلَّا رَضِيَ أَهْلُ أَجْبَاءٍ أَوْ أَجْبَاءُ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَبْرَأُوا مِنْ أَهْلِ أَجْبَاءِكَ أَوْ أَجْبَاءِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَابْنُ آدَمَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَا سَفِيَّانَ رَجُلٌ وَمِثْلُكَ كَهْلًا عَلَى حَسْبِ أَنْ أَطْعِمَهُ مِنْ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْعُرْشَةِ -

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے بیان کیا، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہرے کے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائیت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ تمہیں اس پر حیرت ہے، صحابہ نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق کے واسطے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند ریشم متبوع بن ربیعہ نے کہا یا رسول اللہؐ روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی تھی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی۔ یہی کو شک تھا کہ اہل اخبار حدیث میں ہے یا اہل حباب۔ یا حباب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور فائدہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یا رسول اللہ! ابوسفیان بنجیل آدمی ہیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کے بال بچوں کو کھلاؤں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ دستور کے

نے ان سے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ یہ الفاظ آنحضرتؐ نے تین مرتبہ فرمائے۔

۸۷۹۔ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرسِ خطبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے جسے قسم کھانی ہی ہے اُسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے نہ خاموش رہے۔

۱۵۵۵۔ ہم سے سعید بن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سالم نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ پھر میں نے ان کی آنحضرتؐ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی، نہ یاد کی حالت میں نہ بھول کی حالت میں اس روایت کی متابعت عقیل بن برید سی اور اسحاق کلبی نے نہری کے واسطے سے کا اور ابن عیینہ اور عمر نے نہری کے واسطے سے بیان کیا۔ ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے سنا۔

۱۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو طلحہ نے اور قاسم بن جمیل نے اور ان سے زہرے نے بیان کیا کہ ان قبائلِ جرم اور اشعر کے درمیان محبت اور اخوت تھی ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ کے لیے کھانا لایا گیا اس میں مرغی بھی تھی۔ ان کے پاس بنی تیمم اللہ کا ایک مرغ

رَاسُكُمْ لَا تَحْبُ الْمَنَاسِ إِلَّا

تَا كَمَا تَلَدَتْ

مَرَارَہ۔

باب ۵۵۴ لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ كَسِيرٌ فِي رُكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: لَا رَأْيَ لِي بِمَا كُنْتُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَعْمَتِ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِمَا مَسَّنَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ رَأً وَلَا أَشْرًا۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَدْرَكَهُ مِنْ عِلْمٍ يَأْتِي شَرُّ عَلَيْنَا تَابَهُ عَقِيلٌ وَالتَّبِيدِيُّ وَاسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عِيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ فُلَانَةَ وَالثَّقَفِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذِهِ الْأُمَمِ مِنْ جَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَاخِلًا، كُنَّا عِنْدَ ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ وَجَاوِزٌ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ بَيْنَ

بَنِي تَبِعُوا اللَّهَ أَحْمَرُ سَكَتَهُ بَنِي الْمُؤَاذِي قَدَا عَا لَوِي
الْعَلَامُ فَقَالَ لِي رَأَيْتَهُ يَا سَكْلُ شَيْئًا فَقَدْ رُشْتُ وَ
حَلَفْتُ أَنْ لَا أَكَلُهُ ، فَقَالَ قُمْ فَلَا حَقَّ تَنَلُكَ عَنْ
ذَلِكَ لِي آيَتٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي نَعْرَتِي أَلَا شَعْرَتَيْنِ تَسْتَحِمُّهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ دَمَا عَيْنِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَسَّ بِرِجْلِ فَسَالَ عَنْهُ فَقَالَ
أَيُّ النَّعْرَةِ أَلَا شَعْرَتَيْنِ قَامُوا لَنَا بِمَنْسَبٍ دَوْدُ
عَزِ الدَّارِي فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا مَنَعْنَا حَلَفْتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا
بِئْسَ مَا يَحْمِلُنَا ، ثُمَّ حَلَفْنَا تَعَلُّكُنَا وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيتُهُ وَاللَّهِ لَا نَقْلِحُ أَبَدًا
فَوَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لَنَحْمِلَنَّكَ
فَخَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا دَمَا عَيْنُكَ مَا تَحْمِلُنَا
فَقَالَ : إِنِّي نَسْتُ أَنْ أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ
وَاللَّهُ كَمَا أَحْلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَأَسْأَلُ عَنْهَا
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَكَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
تَحَلَّلْنَا :

رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالباً وہ موالی میں سے تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو کنگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن
آئی اور پھر میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے
فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیۃ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا۔ اور ہم نے
آنحضورؐ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری
نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لیے دے
سکوں، پھر آنحضورؐ کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضورؐ نے ہمارے
متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آپؐ نے ہمیں پانچ
عمرہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم نے کہہ پڑے تو ہم نے کہا کہ
یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضورؐ نے قسم کھائی تھی کہ آپؐ ہمیں سواری نہیں دے سکتے
اور نہ آپؐ کے پاس سواری کے لیے کوئی چیز ہے اور پھر آپؐ نے ہمیں سواری
کے جانور عطا کیے۔ آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی اس طرح
سواری کے کہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم آنحضورؐ کے پاس آئے اور آپؐ
سے عرض کی کہ ہم جب آپؐ کے پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپؐ نے قسم
کھائی تھی کہ آپؐ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپؐ کے
پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لیے دے سکیں آنحضورؐ نے اس پر
فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کر دیا
ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو یہ وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔

بَابُ لَا يَحْلِفُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهْيِ وَلَا بِالْعَوَاقِبِ

۱۵۵۸ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَشَامُ
ابْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهْيِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ ، وَمَنْ قَالَ لِيَصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامُوا عَلَيْهِ كَلِمَاتٌ .

بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ
رَأَى أَنَّهُ يَحْلِفُ .

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَارِجٍ

۱۵۵۸۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن زبیر، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن
عبدالرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ لات وعزلی کی قسم، تو اسے کلمہ لا الہ
الا اللہ کہہ لیا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اکیلیں تو اسے
چاہیئے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھائی
نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان

سے نافع ہے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضرتؐ اسے پہنتے تھے، اس کا نگینہ متصل کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضرتؐ میرے بیٹے اور اپنی انگوٹھی ۱۶ ماری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا، اس نے بعد آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۸۲۔ جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات و عزلی کی قسم کھائی ہو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے آنحضرتؐ نے اس قسم کی سبب کفر کی طرف نہیں کی۔

۱۵۶۰۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ دلیا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی۔ اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت، اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی۔ وہ اس کے قتل جیسا ہے۔

۸۸۳۔ یہ نہ کہہ کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمہاری مدد سے زندہ وغیرہ ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا، انہم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان کے بعد الحسن بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمایا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا پہلے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل و اسباب ختم ہو گئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہارے سوا اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پوری پہلی کے ساتھ انھوں نے اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْطَفَى خَاتِمَاتِ دَهَبٍ وَكَانَ يَلْبِسُهُ لِيَجْعَلَ قَمِيصَهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَقَعَمَ النَّاسُ، ثُمَّ رَأَتْهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَزَمَةٍ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذِهِ الْخَاتِمَةَ وَاجْعَلْ قَمِيصَهُ مِنْ دَخِلِ كَمِيٍّ يَمِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَلْبِسُهُ أَبَدًا - نَبَيْتُ النَّاسَ خَوَاتِمَهُمْ -

باب مَن حَلَفَ بِمِلَّةِ يَهُودٍ أَوْ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَن حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلَيْسَ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يُشِبُّهُ إِلَى الْكُفْرِ -

۵۶۰۔ احَدٌ ثَنَا مَعْنَى بْنُ أَبِي أُسْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ هَبِ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَن حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ يَشْتَرِ بِهَا عَذَابَ يَمٍ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَكَعُتْ أَلْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ كَرِهَى مَوْثُ وَمَا يَكْفُو فَمَوْ كَقَتْلِهِ -

باب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَثَبَّتْ وَمَنْ يَقُولُ آفَا يَا لِلَّهِ ثُمَّ يَكْ - وَقَالَ عُمَرُ وَبْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ آفَا هَزِيذَةٌ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ تَكَلَّمَ فِي بَنِي إِسْرَئِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى آلَ بَشَرَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِهَا الْيُحْبَالُ كَلَّا بَلَا عَرَفِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ -

باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاقْتُمُوا يَا لَهْ

کی قسمیں کھائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ یا رسول اللہ جو آپ کے سسے میں جو ہیں نے عطیٰ کی ہے وہ مجھے تباد دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۶۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، اس سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے ہزارہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے، محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، اس سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے ہزارہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیلن قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۶۲۔ ہم سے حفص بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عاصم احوال نے خبر دی انھوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آنحضرتؐ کو کہا بھیجا۔ اس وقت آنحضرتؐ کے ساتھ اسامہ بن زید سعد اور ابی رضی اللہ عنہم تھے، کہ میرا لڑکا جاکنی کے عالم میں ہے اس لیے آنحضرتؐ تشریف لائیں، آنحضرتؐ نے انھیں سلام کہلوا یا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متین ہے اس لیے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو، پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضرتؐ ان کے یہاں جانے کے لیے اٹھے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ اٹھے جب آپ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس لایا گیا، آنحضرتؐ نے اسے اپنی گود میں لے لیا بچے کی سانس اٹھ رہی تھی، اسے دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس پر سعد رضی اللہ عنہ بوسے، یا رسول اللہ یہ کیلئے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم و شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

۱۵۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن السیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے

جَعَدًا آتَيْنَاهُمْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: كَذَلِكَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ لَشَيْءٍ
يَا إِلَهِي أَخْطَأْتُ فِي الرَّؤْيَا، قَالَ لَا تَقْسِمَ

۱۵۶۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْعَثَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنْ يُدْرَأَ الْقِسْمُ

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا
عَامِرُ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَحْدِثُ عَنْ
أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدَّ سَلْتَ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
قَدْ احْتَضَرُوا فَاشْهَدْنَا فَأَدَّ سَلْتَ يَقُولُ السَّلَامُ
وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْيَقْسِمْ وَتَحْتَسِبْ: فَأَدَّ سَلْتَ
إِلَيْهِ فَقَسَمَ عَلَيْهِ فَقَامَ وَثَمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ
رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَ فِي حُجْرٍ وَنَفْسُ النَّبِيِّ
تَقَعَّقَتْ فَلَمَّا سَمِعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَقُلَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ هَذَا الرَّحْمَةُ يَكْفَعُهَا اللَّهُ فِي
فِي قُلُوبِ مَنْ يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَرَأَيْنَا يَرْحَمُ اللَّهُ
مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ لَاحِدٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ شَلَاةً مِنْ

کے لیے اسے چھوٹی ہے۔

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المنشی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن النخعی نے، انھوں نے حارث بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ کیا میں تمھارے لیے اہل جنت کی نشاندہی نہ کر دوں؟ ہرگز درجے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں، لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ ایسا ہو کہ اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، مکرش و متکبر ہو۔

۸۸۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دینا ہوں یا میں نے اللہ

کی گواہی دی۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے دینی بات بات پر قسم کھائیں گے، ابراہیم نے کہا کہ ہمارے ساتھ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے سے منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

۸۸۶۔ اللہ عز وجل کا عہد

۱۵۶۶۔ محمد سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان بن منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق نازل کرے اور ان عہد میں کہ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں، الا یہ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبداللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت دوسرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک نبوی کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

اَللّٰهُ لَا يَمْلِكُ اَنْ يَّجْعَلَ الْاَشْيَاءَ اِلَّا بِاَمْرِهٖ -

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِصٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضِعِيفٍ مَّتَّضَعِفٍ نَوَّاسَةٍ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَّازٍ قَتَلَ مُسْتَكْبِرًا -

۸۸۵۔ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَدُّ

شَهَدَتُ بِاللّٰهِ -

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الْآلِيْنَ يَلُوْهُمْ ثُمَّ الْآلِيْنَ يَلُوْهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ عَرُومٌ ثَمَّ شَهَادَةٌ أَحَدُهُمْ يَمِيْنُهُ شَهَادَةٌ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَكَانَ اَمَّا بَنَاتُنَا يَجْعُوْنَ وَنَحْنُ غُلَمَانٌ اَنْ تَخْلِفَ بِاَشْهَادَةٍ وَالدُّعْمَا -

۸۸۶۔ بِاللّٰهِ عَمْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ اَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ كَاذِبًا لَيَقْتُلَنَّ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمًا وَ قَالَ آخِرُهُ لَقِيَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ ثَقِيْلَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيْقَهُ اِنَّ الْآلِيْنَ لَيَشْتَرُوْنَ بِعَمْدٍ اللّٰهُ قَالَ سَلِمَاتٌ فِيْ حَادِيْثِهِمْ كَمَثَرِ اَلْشَّعْثِ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يَحْدِثُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالُوْا اَلَا يَقَالُ اَلَا شَعَثٌ نَزَلَتْ فِيْ وَفِيْ مَا حِجِبَ لِيْ فِيْ يَسُوْرٍ كَاَنْتَ يَمِيْنَنَا -

باب ۵۶۷ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَعْنَاهُ وَكَلَامُهُمْ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: أَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي رَجُلًا بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ يَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ كَجَبِي عَنِ النَّارِ
لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَشْتَكُكَ عِزًّا. وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَ
عَنْكَ أَمْتَالِهِمْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَفِي بِي عَنْ

کہلے کہ تیرے لیے ہے اور اس کے دس گنا۔ ابوب نے بیان کیا کہ۔ اور تیری عزت کی قسم تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا۔
۵۶۷ احَدًا شَأْنًا اَدُمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ اَبِي بِن مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَذَالُ جَهَنَّمَ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ
حَتَّى يَقَعُ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَامَهُ تَقُولُ قَطُّ
قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَتُذَوِي بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ رَدَاةً
شُعْبَةً عَنْ قَتَادَةَ -

باب ۵۶۸ قَوْلُ الرَّجُلِ لَعَنَهُ اللَّهُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَنَكَ لَعْنَتَكَ -

۵۶۸ احَدًا شَأْنًا اَدُمُ وَلَيْسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْغَنَمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ
الرَّهْطِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعُقْمَةَ بْنَ دَعَايَ وَجَبِيحَ اللَّهِ بِنِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَالِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ آلِ فُلِكَ
مَا قَالُوا خَبَرَاكَ اللَّهُ وَكَلَّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ
مِنَ الْحَوَائِثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَسْتَعَاذَ مِنْ عِبْدِ اللَّهِ بِنِ ابْنِي فَقَامَ اَسْبِيْدَةُ
ابْنُ حَفْصِ بْنِ سَعْدٍ بِنِ عَمِيَّةَ لَعَنَهُ اللَّهُ
لَعْنَتَكَ -

۸۸۷۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی
قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کرتے تھے دے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک
شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور عرض کرے
گا، اے میرے رب، میرا جہنم دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز
نہیں، تیری عزت کی قسم، میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا، ابو سعید رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

۱۵۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی،
ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر
اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس، ابی تیری
عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے
قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۸۸۔ کوئی شخص کہے کہ "لعن اللہ" ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے "لعنک" لعینتک کہا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے ابی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی
ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان
کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث
بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زہیر، سعید بن مسیب
حلقہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
دوم مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق سنا، کہ جب تہمت لگانے
والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسی سے بری
قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان
کیا۔ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد
چاہی۔ پھر اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم دھم اللہ! ہم اسے قتل کر دیں
گے۔

بِالْبَيِّنَاتِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
أَيْنَا نِكْمٌ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخَذَ فِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
قَالَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ
وَسَبِيلِ وَاللَّهُ ۝

یامت ۹۔ اِذَا اخَذْتَ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ فَقُلِ
اللَّهُ تَعَالَى وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي أَهْطَاءِ قُلُوبِكُمْ
وَقَالَ لَا تُؤَاخِذُكُمْ فِي بَيِّنَاتٍ ۝

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُهُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ
لَا مَسِيحِي عَمَّا دَسَّوَسْتُ أَوْ حَدَّثَ نَفْسِهِ أَنْفُسَهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِمْ أَوْ تَكَلَّمَ ۝

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ
عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ وَبْنَ لُحَايَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُحْطَبُ يَوْمَ
الْمُحَرَّرِ إِذْ قَامَ أَيْمَنُ رَجُلٍ فَقَالَ : كُنْتُ
أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذًّا أَوْ كَذًّا تَكْبَلُ
كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كُنْتُ أَحْسَبُ كَذًّا أَوْ كَذًّا لِمَوْلَايَ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَكُنْ كُلُّهُنَّ يَوْمَئِذٍ كَمَا سَمِعْتَ
يَوْمَئِذٍ عَنْ نَفْسِي إِذَا قَالَ أَفْعَلْ . وَلَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَبْرُكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُعِزِّ بْنِ رُقَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

۸۸۹۔ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مواخذہ
نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے
ارادہ کیا ہوگا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا نہایت بردبار ہے

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بخاری انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ
آیت ”اللہ تعالیٰ تم سے لغو قسموں کے بارے میں مواخذہ نہیں کرے گا“ بیان کیا کہ انہوں نے
نے کہا کہ یہ ”لا واللہ، جلی، واللہ“ (میکہ کلام کے طور پر) ساختہ جو حقیقت زبان سے
نکل جاتی ہیں) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۹۰۔ جب بھول کو کوئی شخص قسم کے خلاف کرے؛ اور اللہ عزوجل کا
ارشاد کہ ”مقام پر اس کے بارے کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد
ہو جائے“ اور کہا کہ ”جو میں بھول گیا ہوں اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کرو“

۱۵۷۰۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی
ان سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت
کی ان غلطیوں سے درگزر کیا ہے جن کا صرف دل میں دوسرا گزرے یا دل میں ان کے
کرنا کی خواہش ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

۱۵۷۱۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی..... یا ہم سے محمد بن عثمان
بن الہیثم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب
سے سنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عجۃ الوداع میں) قربانی کے دن غلبہ فرما رہا
تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کر
فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا (اس لیے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی)،
اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان
کے متعلق یہ بھی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (صلی، رمی اور حراہ)
طرف تھا، آنحضرت نے فرمایا، یہ بھی کہ لو کوئی حرج نہیں (ان میں سے کسی بات میں کوئی
حرج نہیں) چنانچہ اس دن آپ جسے جسے شلیں بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کر لو
کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۲۔ (ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر سعید حدیث بیان
کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُعَلِّمُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَابِئَةِ الْمَسْجِدِ جَاءَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَهُ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَا عَلِمْتُ، قَالَ إِذَا أَفُتُّ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْتَبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ مَا تَشَاءُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا ثُمَّ ارْقَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَقْدُلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ ارْقَعْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذَا مِنَ الْمُسْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا نِيْمَةُ تَعْرِفُ فِيهِمْ تَصَرَّحَ الْهَلِيلِينَ أَيْ عِيسَى اللَّهُ أَخْرَجَكَ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمُ فَا جَعَلَتْ هِيَ وَأَخَاهُمُ فَتَنَلَرُ حَذَّ يَفَّةَ رُبُّنَ الْإِيمَانِ فَإِذَا هُمُ بِأَيْمِهِ فَقَالَ إِيْهَا إِيْ، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَخْتَبَرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَذَّ يَفَّةَ فَقَرَّ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ فِي حَذَّ يَفَّةَ

نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر نہ لایا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ آنحضرتؐ کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو، اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ صاحب واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا آپؐ نے اس مرتبہ بھی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے آخر تیسری مرتبہ ان صاحب نے عرض کیا کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو کر دو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید تجھیں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کر پھر رکوع کرو اور رکوع کے ساتھ رکوع کو مکہ تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ وہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر رکعت میں) کرو۔

۱۵۷۴۔ مجھ سے فروہ بن ابی المعز نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب اُحد کی روانی میں مشرکین شکست کھا گئے اور اپنی شکست کا احساس انہیں بھی ہو گیا تو ابلیس نے شیخ کہہ کر کہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے ڈھس رہے چنا پڑے آگے کے لوگ پیچھے کی طرف پل پر سے اور پیچھے والے (مسلمانوں سے) لڑ رہے اس حالت میں حدیث میں ایمان رہنے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (جو مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ والد لوگ باز نہیں آئے اور آخر انہیں قتل ہی کر ڈالا، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ حدیث میں کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا

کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آیت "لَا تَوَاحِدُنِي فِي مِمَّا نَسِيتُ وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ اعتراض موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے بیان کیا کہ برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ان کے یہاں کچھ ان کے یہاں بٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے یہاں کھائیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا پھر آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کر لیں برادر رضی اللہ عنہ کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے ابن عون شعیب کی حدیث کے اس مقام پر بٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر روک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ نعمت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف برادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطے کی، ان سے انس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۵۷۹۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی غلظت پر لڑھائی پھر غلبہ دیا۔ خطیبیں فرمایا کہ جس نے ذبح کر لیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

۸۹۱۔ یحییٰ بن عیسیٰ اور اپنی قوموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ جاؤ کہ تمہارے قدم ثابت ہونے کے بعد اگر دعائیں اور پھر تمہیں ناگوار چیز کا مزہ اس لیے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمہیں بہت بڑا عذاب پہنکا۔ دھما سے مراد مکر و خیانت ہے۔

۱۵۸۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعیب سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گناہ

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْخِذُنِي فِي مِمَّا نَسِيتُ وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا. قَالَ كَاتِبُ الْأَوَّلِيْنَ مِنْ مُؤَمِّلِيْنَ نَسِيَانًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمَدَائِدِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَعْبَانَ وَصَحَّاحَاتٍ عَنْهُمْ صَنِيعٌ لَمْ يَأْمُرْ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا كَبَلًا. أَنْ يَذْبَحُوا لَنَا كُلَّ حَبِيبَةٍ لَهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَرُّوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُبَيَّنَ اللَّهُ لَهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ مَنِيَّ عَنَّا قَدْ جَنَعَ عَنَّا قَدْ كَبَلَنِي حَبِيبٌ مِمَّنْ شَأْنِي لِحَبِيبٍ تَكَانَ بَنُو عَدُوِّ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَبِحَدِيثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَسْغُلُ هَذَا الْحَدِيثَ وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَبَلَقْتُ الرُّحْمَةَ عَنْكَ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِيَّ يَوْمَ عِيدِهِ ثُمَّ خَلَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيَبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ ۝

باب الثَّانِي فِي الْقَوْمِ وَلَا تَقْفُوا دَائِمَانَكُمْ وَخَلَا بَيْنَكُمْ فَتَزَلْ قَدْ مَرَّ بَعْدَ ثَبُوتِهَا وَتَدُوُّوا السُّوءَ وَتَدْرُسُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفُّوا عَنِ عَذَابِ اللَّهِ. وَخَلَا مَكْرًا وَخِيَانَةً ۝

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں، اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، مین غموس
رقصد، جھوٹی قسم کھانا، شامل ہیں۔

۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور
اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑی پونجی (دنیاوی منفعت) خریدی ہے یہی وہ
لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے بات بھی نہیں
کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک
کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور
اللہ کو اپنی قسموں کے لیے دھوکا دینا اور تقویٰ اختیار کرنا اور لوگوں
کے درمیان صلح کرنا اور اللہ پر اسنے والا جاننے والا ہے۔ اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد، اللہ کے عہد کے بدلے میں تھوڑی پونجی نہ خریدو،
بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو
اور اللہ کے عہد کو بدرا کر دو جب تمہارے عہد اور سو کر لینے کے بعد اپنی
قسموں کو ترک کر دو خصوصاً جب کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو لینے اور کھل بنایا
ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ يَأْتِ الْخُرُكُ بِاللَّهِ وَمَعُونُ الْمَوَالِدِينَ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ الْقَمُوسِ ۝

۸۹۲۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى . إِنَّ الَّذِينَ يَتَعَدُّونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا . أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
وَقَوْلِهِمْ جَلَّ ذِكْرُهُ . وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ
إِنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُضَاهِوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ . وَقَوْلِهِمْ جَلَّ ذِكْرُهُ . وَلَا تَشْتَرُوا
بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا . إِنْ مَا بَيْنَ اللَّهِ هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . وَأَقُولُ بَعْدَ اللَّهِ
إِذَا مَا هَدَى اللَّهُ وَلَا تَنْقُضُوا أَلَايِمَاتِ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
كَيْفِيَّةً ۝

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَاسِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ . مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَفْقِطُ بِهَا مَالًا
أَوْ مِرْيَةً مُسْلِمٍ لِنَفْسِ اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ عَظِيمًا
فَأَنزَلَ اللَّهُ نُقُصَهُ يَوْمَ ذَلِكَ إِنَّ السَّيِّئَاتِ كِشْتَوْنَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
فَصَدَّحَلْ أَلَا تَشْعَثُ بْنُ قَتَيْبٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمُ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذًا وَكَذًا قَالَ
فِي أَنَا لَتَ كَأَنَّ لِي سَبْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عِمْرٍ لِي
فَأَقْبَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْتَكَ أَوْ
يَسْبِتُهُ قُلْتُ إِذَا تَخَلَّيْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَفْقِطُ بِهَا مَالًا أَوْ مِرْيَةً مُسْلِمٍ
لِنَفْسِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ عَظِيمًا ۝

۵۸۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موانہ نے
حدیث بیان کی، ان سے الاعمش نے، ان سے ابو واسل نے اور ان سے عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عہد لیا
اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل
کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا پھر
اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد
اور اپنی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ سو ایت تک۔ اس کے بعد
اشعث بن قیس رحمہ آئے اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان
کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس ممنون کی، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی
بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمیں میں میرا ایک کڑاں تھا
(اس کے جگر کے میں ہم آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے) تو آنحضرت نے فرمایا کہ تم اپنے
گواہ لاؤ ورنہ فریق مخالف کی قسم پر عمل ہوگا میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ پھر تو قسم کھا گیا
(جھوٹی) آنحضرت نے فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم بیچی کے ساتھ اس لیے کھائی کہ اس کے ذریعہ
کسی مسلمان کا مال جھپٹ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ
اس پر غضبناک ہوگا۔

۸۹۲۔ اس چیز کی قسم کھا تا جس کا مالک نہ ہو اور گناہ کے لیے یا غصہ کی حالت میں قسم کھانا۔

۱۵۸۲۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے جانور مانگنے کے لیے بھیجا تو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ ان میں سے کسی کوئی سواری کا جانور مہیا نہیں کر سکتا۔ جبیں آپ کے ساتھ آیا تھا تو آپ غصہ میں تھے جب دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یاد دیکھا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواری کا انتظام کر دیا ہے۔

بِالنَّبِيِّ الثَّيْنَيْنِ فَيَسْأَلُكَ فِي
الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ ۝

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبْدِ
حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَخْبَاطِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ الْخُيْلَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى الْكُنْهِ
وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ
انْطَلِقْ إِلَى أَخْبَاطِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحْمِلُكُمْ ۝

۱۵۸۳۔ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح اور ہم سے عجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر میری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ابلی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق جب آپ پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا، ان سب حضرات نے مجھ سے حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کیا (اس حدیث میں ہے کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ بلاشبہ جنہوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے (دوس آیتوں تک) جو سب کی سب میری برأت کے لیے نازل ہوئی تھیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو سطح رم کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے کہا کہ وہ اللہ اب کبھی سطح پر کوئی چیز اپنی خرچ نہیں کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہؓ پر اس طرح کی جھوٹی تہمت لگائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی دلائل اولوا الفضل والسعة ان یوتوا اولی العزب یعنی ابو بکرؓ نے اس پر کہا کہ میں نہیں واللہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری حضرت کر دے بچا بچہ آپ نے پھر وہ خرچ سطح کو دینا شروع کر دیا جو اس سے پہلے انہیں دیا کرتے تھے اور کہا کہ واللہ میں اب اسے کبھی نہیں روکوں گا۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
ابْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَ
حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ
الشَّيْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَبْزِيَةَ الزَّيْنَبِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُسْبَةَ عَنْ حَدِيثٍ عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَ قَالَ لَهَا
أَهْلُ الْوُفْدِ مَا قَالُوا قَبْرًا هَذَا اللَّهُ مُسَمَّا
قَالُوا هَلْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِمَّنْ أَخْبَرْتِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِإِلْهَامِكَ الْغَشَرُ
الْأَوَّلِ كُلُّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ ابُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى
مُسْلِمٍ بَرَاءَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهُ لَا يُنْفِقُ عَلَى مُسْلِمٍ شَيْئًا أَبَدًا
تَبَدَّلَ الْكُفْرَ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ الْكُفْرُ
أَوَّلًا لَفَضْلِي مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُوْتُوا أُولَى
الْعَزْبِ الْإِلَهِ، قَالَ ابُوبَكْرٍ صَلَّى وَاللَّهُ فِي رَحْبٍ أَنْ
يُنْفِقَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مُسْلِمٍ الْمُنْفَقَةِ الَّتِي كَانَتْ
يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهُ لَا أَنْزَعُهَا عَنْهُ أَبَدًا ۝

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۱۵۸۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ كُنَّا
عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَغْرِيثِ الْأَشْعَرِيِّينَ كَوَافَتُهُ
وَهُوَ عَضْبَانٌ قَامَا سَتَحْضِلُنَا وَخَفْتُ أَنْ لَا يَحْضِلُنَا
ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأَحْلِيَتْ عَلَيَّ يَمِينِي
فَأَرَى عَيْرَهَا خَيْرًا لِيَمِينِي إِنْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ
خَيْرٌ وَخَفْتُ لَهَا ۝

۱۵۹۳۔ اِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَةَ الْيَوْمِ
فَقُلْ أَوْفَرُ أَوْ سَبِّحْ أَوْ كَبِّرْ أَوْ عَمِدْ أَوْ
هَلْ هُوَ عَلَى نَيْتِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ
أَبُو سَمِيَّانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ
هَذَا قُلْ لَوْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَّاءُ بَيْنُنَا وَبَيْنَكُمْ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ كَلِمَةُ السُّمُوَّى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا حِفْوَثَ أَبِي هَالِبٍ الْوُكَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَابَّ
لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ ۝

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ
ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ جَبَبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کی، ان سے ابو یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی،
ان سے نہد نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے
بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ماضیوں کے ساتھ آنکھوں کی خدمت میں حاضر
ہوا، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ غصہ تھے پھر ہم نے آپ سے سواری کا باور
مانگا تو آپ نے قسم کھالی کہ آپ ہمارے لیے اس کا انتظام نہیں کر سکتے، اس کے
بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا اور کسی
چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم تو زودوں گا۔

۸۹۳۔ جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر
اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی تبسح کی، حمد یا لا الہ الا
اللہ کہا تو اس کا حکم اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا
اللہ اور اللہ اکبر۔ اور ابوسنیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر تہل کو کھاتھا۔ آج اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور
تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمہ التقویٰ لا الہ الا اللہ ہے۔

۱۵۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی
ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان
کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کی موت کا وقت قریب ہوا، تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الہ الا
اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کروں گا۔

۱۵۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن غنیم نے حدیث
بیان کی، ان سے عمارہ بن قنصل نے روایت بیان کی، ان سے ابو زرور نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن راز پر اجرت میں مجاہد ہیں اور اللہ رحمان کے
یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان
اللہ العظیم۔

۱۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد الواحد نے

میں مینی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قسم کلمتہ وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت
کی ہوگی تو ان کے کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (یہ حاشیہ صوفیہ گزشتہ کتاب ہے)

حدیث بیان کی، ان سے اعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شفیق نے ادراسی سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کہہ کر کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

۸۹۴۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاہ کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینے تک نہیں جائیں گے اور آنحضرتؐ کے پاؤں میں مویج آگئی تھی، چنانچہ آنحضرتؐ اپنے بالاقامہ میں انتیس دن تک قیام پذیر ہوئے پھر وہاں سے اترے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایلاہ ایک مہینے کے لیے کیا تھا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۸۹۵۔ اگر قسم کھائی کہ نمید (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پئے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہو پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے جوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نمید نہیں ہیں۔

۱۵۸۹۔ مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن ابی حاتم سے سنا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضرتؐ کو اپنی شادی کے موقع پر ملایا۔ ان کی بیوی ہی ان کی میناف کا انتظام کر رہی تھیں پھر سہل رہنے لوگوں سے پوچھا تھیں معلوم ہے، میں نے آنحضرتؐ کو کیا پلایا تھا پھر کہا کہ رات میں آنحضرتؐ کے لیے میں نے کھجور ایک برٹے پالہ میں عجبودی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضرتؐ کو پلایا۔

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعیب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَفِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مِنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ يَدًا أَدْخِلَ الْكَافِرَ وَقُلْتُ أُخْرَى أَمَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ يَدًا أَدْخِلَ الْجَنَّةَ ۝

بربر عبد بن

باب ۵۹۴ مَنْ خَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ رَفَعَتْ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَنْشَرٍ بِهٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ سَيَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

باب ۵۹۵ إِنْ خَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ بَيْنَهُ فَشَرِبَ ظِلَاءً أَوْ سُخْرًا أَوْ مَصِيرًا لَمْ يَحْتِ فِي قَوْلِي بَعْضُ النَّاسِ وَلَكِنَّ هَذِهِ بِأَيْدِي عِيْدَةٍ ۝

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عَلِيُّ بْنُ سَيْمٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا اسِيدٍ صَاحِبَ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَصَا الْمَيْمُونِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَسِهِ فَكَانَتْ الْعُرُوسُ حَامِدٍ مُهْمَرٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْعَوْمِ كُلِّ تَدْرُونَ مَا سَقَتُهُ؟ قَالَ انْقَعَتْ لَهُ تَعْمَرُ فِي كُوسٍ مِّنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۝

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ

نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مرگئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں بیض بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

۸۹۶۔ کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھر کر کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو گئے والی چیز کھائی

۱۵۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضرتؐ اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے خبری ان سے عبد الرحمن سے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

۵۹۲۔ (ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن ابی عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں سن کر آ رہا ہوں کہ آنحضرتؐ کی آواز افاقوں کی دیر سے، کمزور ہو گئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگا لیا ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ انھوں نے جو کچھ روٹیاں نکالیں اور ایک اور مٹی سے کر دی تو اس کے ایک حصہ میں پیٹ دیا اور اسے آنحضرتؐ کی خدمت میں بھجوا دیا، میں نے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ میں جس تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ انھو اور حلو، میں ان کے آگے اگلے چل رہا تھا آخر میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ کو اطلاع دی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جاسکے؟ انھوں نے کہا اللہ اور رسولؐ کو زیادہ علم ہے پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور آپ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ گھر کی طرف بڑھے اور اندر آ گئے آنحضرتؐ نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پاس ہے میرے پاس سے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے حکم سے ان روٹیوں کو چروا کر دیا گیا۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک (گھمکی) کپڑی کو چوڑا اور اس میں ملا دیا

ذَوِجَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ مَائِدَتُ لَنَا شَاةً قَدْ بَغَتْ مَسْكُهَا فَمَا وَلْنَا نَبْدُ فِيهِ حَقًّا صَائِدًا شَتَاةً بِأَمَلٍ ۝ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ كَلَامًا فَاكُلَ نَمْرًا يَخْبَرُ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ لَكُمْ عِلْمٌ ۝

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ يَوْمَ مَا دُوِمَ سَكْرَةً إِلَّا مِرْحَتًا رَحِيًّا بِاللَّهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّه قَالَ لِعَائِشَةَ يَهْدِي ۝

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ فَمَلَّ عِنْدَ لَيْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ لَعَمْرُكَ فَاحْرَجْتُ إِفْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذْتُ خِمَارًا لَهَا فَهَلَفْتُ الْخُبْزُ بِبَعْضِهِمْ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُلْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ فَوُجُوًّا فَاطْلُقُوا وَافْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعُمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَاطْلُقْ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى يَجِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَلَيْتُمْ يَا مُوسَى مَا عِنْدَكَ قَاتَتْ بِذَلِكَ الْحَبْرُ قَالَ قَاتَمَرُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْحَبْرُ فَفَتَتْ وَغِيَرَتْ
أَمْرُكُمْ مَعَهُ لَهَا فَادَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَذَنَ لِعَشْرَةِ قَادَتِ
لَهُمْ قَاتَمَرُ أَحَقُّ شَيْعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَذَنَ لِعَشْرَةِ
قَادَتِ لَهُمْ قَاتَمَرُ فَكُلُوا الْقَوْمَ كُلَّهُمْ وَشَيْعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ
أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۝

یا مکیب ۱۱۹۳ التَّيْبَةِ فِي الْأَيْمَانِ ۝

۱۵۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَالْمَنْزِلُ بِمَرْئِي مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُمِئِنُهَا أَوْ إِلَى مَرْأَةٍ أَوْ إِلَى مَالٍ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۝

یا مکیب ۱۱۹۴ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ وَجَّهَ النَّذْرَ وَالنُّوْةَ

۱۵۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَافَ قَاتَمَرُ
كَعْبٌ مِنْ بَنِيهِ وَحِينَئِذٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
فِي حَدِيثِهِ إِذَا مِنْ تَوْبَتِي أَتَى أَخْلَعُ مِنْ مَالِي
مَسَدَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ السَّبْتُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَيْعَتِي
مَالِكٌ فَهُوَ حَدِيثٌ ۝

بزمین برکت

یا مکیب ۱۱۹۵ إِذَا أَحْرَمَ طَعَامَهُ وَقَوْلَهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ لَا تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبَتَّعِي مَرْمَاتِ

اس کے بعد اں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا
و دعا پر طحا اور فرمایا کہ :

دس افراد کو اندر بلاؤ ۱۰ انھیں اندر بلا یا گیا اور اس طرح سب لوگوں
نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے ۔

حاضرین کی تعداد ستر یا اسی افراد پر مشتمل تھی ۔

بزمین برکت

۝

۸۹۷ - قسموں میں نیت

۱۵۹۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا ، کہا کہ مجھ سے محمد بن
ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا ، کہا کہ
میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بلا شیعہ کا وار و دامنیت پر ہے اور انسان کو
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا ۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے
لیے ہوگی تو واقعی وہ انھیں کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے
یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ کے لیے ہوگی جس
کے لیے اس نے ہجرت کی ۔

۸۹۸ - جب اپنا مال نذر یا قہر کے طور پر صدقہ کرے

۱۵۹۴ - ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن وہب نے حدیث
بیان کی ، انھیں یونس نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن کعب بن مالک نے خبر دی ، جب کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک
لوگ کے آنے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقعات اور آیت و علی الثلاثة الذین
خلعوا کے سلسلہ میں سنا ، انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضرت
کے سامنے یہ پیش کش کی کہ ، اچی قہر کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول
کے راستہ میں صدقہ کر دوں ، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی
رکھو ، یہ تمہارے لیے بہتر ہے ۔

۸۹۹ - جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد لے لے نبی ! آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ

کے لیے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خرقہ پہنتے ہیں اور اللہ بڑا ہی
مغفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے
اپنی قسموں کا کھونا مقرر کر دیا ہے اور یہ ارشاد ذکر و ان پاکیزہ
چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔

۱۵۹۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انھوں نے عاتشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دام المؤمنین بزینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکھتے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے پھر میں نے اور (ام المؤمنین) حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنکھنور آئیں تو وہ کہے کہ آنکھنور کے منہ سے مغایر کی بو آتی ہے آپؐ نے مغایر تو تہیں کھائی ہے؛ چنانچہ آنکھنور جب ایک کے ہاں آئے تو انھوں نے یہی بات آپؐ سے پوچھی، آنکھنور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیسا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا کیونکہ آپؐ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں سے مغایر کی بو آتی ہوگی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! آپؐ ایسی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپؐ کے لیے حلال کی ہے۔ "ان تنووا الی اللہ" میں عاتشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور "اذ اسرا الی ابیض ازواہر" اشارہ آپؐ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ میں نے شہد پیسا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ آنکھنور نے فرمایا تھا کہ اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے تم کھالی ہے، تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔

۹۰۔ نذر پوری کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تجوز پوری کرتے ہیں۔

۱۵۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی انھوں نے ابو عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے الیبتہ اس کے ذریعہ بھل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔

۱۵۹۷۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے انھیں عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا

أَذْوَجْتُ وَاللَّهِ عَفْوٌ رَحِيمٌ۔ قَدْ
فَرَمَنِي اللَّهُ لَعَنُكُمْ نَحْلَةً أَيْمَانَكُمْ
وَقَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ
اللَّهُ لَكُمْ

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
الْعَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ أَنَّهُ
سَمِعَ عَبِيدَ بْنَ عَمِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَاتِشَةَ رَضِيَ
تَعَمَّرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُكُّهُ
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا
فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ ابْنَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَقُلْ إِنِّي أَحَدُ مِمَّنْ
رَجِمَ مَغَايِرَ أَكَلْتُ مَغَايِرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى أَحَدِهِمَا
فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا يَلُ شَرِبْتُ عَسَلًا
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ فَتَزَلَّتْ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنِّي تَوَبَّا
إِلَى اللَّهِ لِعَاتِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ
إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِمْ حَدِيثًا۔ يَقُولُهُ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا
وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ۔ وَلَنْ أَعُوذَ
لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
فَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُهُ أَوْلَمْ
يُفْهَمُوا مِنَ الْمَذَرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْمَذَرَ لَا يَقْدُمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَمَرُّ بِالْمَذَرِ مِنَ الْكَيْفِ
۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

۱۶۰۱۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ بن عمرو دی، انھیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں ثانی نے انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

۱۶۰۲۔ ہم سے ابو یونس نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب بن عمرو نے ایک عورت سے جس کی ماں نے قبایس نماز پر طعن کی نذر مانی تھی کہا کہ اس کی طرف سے تم پر سولہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی یہ فرمایا۔
۱۶۰۳۔ ہم سے ابو یونس نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب بن عمرو نے اس سے زہری نے بیان کیا انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ باقی تھی اور ان کی وفات نذر پوری کرنے سے پہلے ہو گئی تھی آنحضرت نے انھیں فتویٰ اس کا دیا کہ نذر وہ اپنی ماں کی طرف سے پوری کر دی چنانچہ بعد میں یہی طریقہ قائم ہوا۔

۱۶۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے صدیق جبر سے سنا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی تھی میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن اب ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر ان پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے پورا کرتے، انھوں نے کہا جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی پورا کر دو کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض بھی پورا کیا جائے۔

۱۶۰۵۔ ایسی چیز کی نذر جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے اور معصیت کی۔

۱۶۰۶۔ ہم سے ابو یونس نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے طریق عبد الملک نے ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی اعانت کی نذر مانی ہو اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے۔

۱۶۰۷۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَابِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَهْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ ۝

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مِّنَ الزُّهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الرَّائِسِيَّ اسْتَفْضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِمْ فَوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَاتُّكَرَ أَنْ يَقْضَاهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سِتَّةَ بَعْدَ ۝

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَى رَجُلٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخِي نَذَرْتُ أَنْ تَحْجَّ وَارْتَمَا مَا تَتَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا وَبْنَ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ فَاقْبِضِ اللَّهُ فَمَوَّاهُ بِالْقَضَاءِ ۝

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسٍ مِّنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَطْلُعَ اللَّهُ فُلَيْطِفَهُ وَمَنْ نَذَرَ يَقْضِيَهُ فَلَا يَقْضِيهِ ۝

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ مِّنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بڑے نیاز ہے کہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضرتؐ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فراموشی نے بیان کیا، ان سے حیدر نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

۱۶۰۶ - ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان احمول نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضرتؐ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا آپؐ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بولہا ہوگا)

۱۶۰۸ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہیں انھوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے وہیں گے بیٹھیں گے نہیں، کسی چیرہ کامیابیں گے اور نہ بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں انھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۰۶ - جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو

پھر اتفاق سے وہ بقرہ میں عید کا دن نکلے

۱۶۰۹ - ہم سے محمد بن ابی بکر المعتدی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حوہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْمُولِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُطَافُ بِالْكَعْبَةِ بِرَمَاهٍ أَوْ غَيْرِهِ فَنَطَعَهُ ۖ

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْمُولُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُمْ يُكُونُونَ بِالْكَعْبَةِ بِأَسْيَافٍ يَقُولُونَ إِنَّا نَجْعِدُ أَمَةً فِي أَنْفُسِهِمْ فَنَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَبْ ۖ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ إِذَا هُوَ جُلِي قَاتِلُهُمْ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْمَاعِيلَ نَذَرُ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَقِيلَ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَمُوتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً كُلِّيَّتَكُمْ وَلَا يَسْتَقِيلُ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَمُوتُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ هَؤُلَاءِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ الشَّجِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

باب ۹۰۶ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ أَيَّامًا مَا وَاقٍ الْفَحْدَ وَالْفَيْطَرِ ۖ

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُعْتَدِي حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُطَافُ بِالْكَعْبَةِ بِرَمَاهٍ أَوْ غَيْرِهِ فَنَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَبْ ۖ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انھیں دنوں میں بقرعید یا عید الفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے، آنحضرت بقرعید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو درست سمجھتے تھے۔

۱۶۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذرانی ہے کہ ہر سال یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑ گئی ہے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اچھا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

۹۰۷۔ کیا قسموں اور نذرانوں میں زمین، بکریاں، بھیتیں اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عہدہ مال نہیں ملاتا؟ یا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو مال زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، میرا مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک بارگ تھا۔

۱۶۱۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دہلی نے، ان سے ابن یطیع کے مولا ابو العیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ خیبر کی روانگی کے لیے نکلے۔ اس روانگی میں ہمیں سونا چاندی غنیمت میں نہیں ملاتا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملاتا تھا، پھر نبی حبیب کے ایک شخص دفاع بن زید نامی نے اس حضورؐ کو ایک غلام بہہ میں دیا، غلام کا نام بدم تھا۔ پھر آنحضرتؐ ولوی القریٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو بدم کو جب کہ وہ آپ کا کجاوہ درست کر رہا تھا ایک انجان تیرا کہ لگا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شجرہ اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چھ لیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چیل کا ایک قسمہ یا دو قسمے لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

عَلَيْهِ يَوْمَ الْأَصَا مَ فَوَاقَتْ يَوْمَ أَهْلَى الْأَفْطَرِ
فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ كَذَلِكَ يَصُومُ يَوْمَ الْأَهْلَى وَالْأَفْطَرِ
وَلَا يَدْعِي سِتًّا مِمَّا ۝

۱۶۱۰۔ احَدًا تَخَافُ اللَّهُ إِنَّهُ مَسْلَمَةٌ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ دِيَاذِ بْنِ جَبْرِ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ تَذَرْتُ
أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا مَا عِشْتُ
مَوًّا فَقَعْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ الْتَحْوِ فَقَالَ أَمَرَ
اللَّهُ بِوَقَائِ الْمَنْذَرِ وَتَعَيَّنَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ الْتَحْوِ
فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ۝

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْقَيْسٍ مَوْلَى ابْنِ جَبْرِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَقْتَنِمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ
وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِثْرَةً مِنْ الْقُثْبِيِّ
يُقَالُ لَهُ دَعَاةٌ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَامًا يَقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى وَادِي الْقُرَى إِذَا كَانَ يَوَادِي الْقُرَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
يَخْلُ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ عَارِسًا
نَعْتَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السُّلَّةَ الَّتِي أَخَذْتُهَا
يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَقَابِرِ لَمْ تَقْبَلْهَا الْمَقَابِرُ لَمْ تَقْبَلْ عَلَيْهَا نَارًا ۝

فرمایا کہ یہ آگ کا قعر ہے یا دو قعر آگ کے ہیں۔
مذہب ہنہ

قُلْنَا سَمِعْنَا مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَشِيرًا كُنِينَ إِلَى
الْمَيْمُونَةِ، اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَارٌ مِّنْ ثَأْنٍ وَأَشِيرًا كُنِينَ ثَأْنٍ

۹۰۸۔ قسموں کے کفارے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا
کھلانا ہے“ اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دینا ہے
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ
قرآن مجید میں جہاں ”او“ (یعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار
بتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اللہ
عزہ کو ذبیہ کے معام میں اختیار دیا تھا۔

باب ۹ کَفَارَاتِ الْإِيمَانِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَقَّارَتَهُ إِيَّاهُمْ مَّشَرَةً
مَّسَاكِينَ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَوَلَّى فَيْدِيَةً مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ
نُسُكٍ وَيَذْكُرُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٌ وَعِكْرَمَةُ
مَا كَانَتْ فِي الْقُرْآنِ أَوْ، أَوْ مَقَامًا جَبَّ بِالْخِيَارِ
وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا
فِي الْفَيْدِيَةِ؛

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ نَبِيَّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَدْنُ فَاذْكُرْ
فَقَالَ: يَكُونُ ذِكْرُكَ هُوَ أَمْلَكَ؛ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَذِكْرُهُ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ. وَخَبَرَنِي
إِبْنُ مَوْزِينَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَنُسُكٌ
شَاةٌ وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ؛

باب ۹ تَوَلَّى تَعَالَى قَدْ قَرَعَ اللَّهُ

لَكُمْ تَحِلَّةً أَيْمَانَكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَ
هُوَ أَعْلَمُ الْحَكِيمُ مَتَّى تَجِبَ الْكُفَّارَةُ عَلَى النَّفْيِ
وَالنَّفْيِ؛

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فَيْدِيَةَ
عَبْدِ بْنِ مَجْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتُ قَالَ
مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَمْرٍ أَقْرَأْتُ فِي رَمَضَانَ
قَالَ سَتُحْلِمُهُمْ تَعْتِنُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ:

۱۶۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن
بن ابی لیسٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ فرمایا کہ قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا
تو آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے کپڑے تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں،
آنحضرتؐ فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دے دو اور مجھے ابن
نے خبر دی، ان سے ایوب سے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی
ایک بکری کی اور کھانے کے لیے چھ مسکین ہوں گے۔

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ نے تمہاری قسموں کو کھولنا

مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ مولا ہے اور وہ بڑا جلتے والا، بڑا
حکمت والا ہے اور مال دار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا

۱۶۱۳۔ (۱) ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے
سننا وہ حمید بن عبد الرحمن کے واسطے سے بیان کرتے تھے ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا، آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا بات
ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضرتؐ نے

دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے
پوچھا کیا دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں انھوں نے
پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپ
نے فرمایا کہ بیٹو جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر آپ کے پاس "عرق" لایا گیا جس میں
کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیا تر ہے) آپ نے فرمایا کہ اسے پورا صدقہ کرو انھوں
نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی
ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپ نہیں دینے اور آپ کے سامنے کے دست
دکھائی دینے لگے اور پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔
۱۰۹۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لیے کسی تنگ دست
کی مدد کی۔

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ
لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ: اجْلِسْ نَحْنُ قَائِي النَّبِيِّ
مَعِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَسْتَعِينُ بِعَرَقٍ فِيهِ كُمُورُ الْعَرَقِ
الْمَكْتَلُ الْمَضْجَمُ، قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ: أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ فَضَجَعَكَ النَّبِيُّ
مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ
قَالَ: أَطْعِمْنِي هَذَا لَكَ؟

باب ۹۱۱ مَن آمَنَ الْمُعْسِرُ فِي الْكِفَارَةِ

بِزَبْنِ مَرْثَدَ

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي مَقَاتٍ
قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ
لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ، وَالْعَرَقُ
الْمَكْتَلُ فِيهِ كُمُورُ فَقَالَ: أَذْهَبَ بِحَدِّ أَنْتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ عَلَى أَخَوَجٍّ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالسِّدِّي
بَعَثَكَ بِالْحَوْجِ مَا بَيْنَ لَدَبَيْتِهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوَجٍّ
مِنَّا ثُمَّ قَالَ: أَذْهَبَ فَا طَعِمْنَاهُ أَهْلَكَ؟

باب ۹۱۲ يَنْعَلِي فِي الْكِفَارَةِ عَشْرَةَ

مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا؟

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ

۱۱۱۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں
نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے محبت کر لی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا
کوئی غلام ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، دریافت فرمایا متواتر دو مہینے
روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انصاری صحابی
"عرق" لے کر حاضر ہوئے عرق ایک پیادہ ہے اس میں کھجوریں تھیں انھوں نے
فرمایا کہ اسے جاؤ اور صدقہ کرو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا
اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم میں نے
آپ کو حق کے ساتھ سمجھا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم
سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں
ہی کو کھلا دو۔

۱۱۱۔ کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے خواہ

وہ قریب کے ہوں یا دور کے۔

۱۱۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے فرمایا کیا

مَنْ أَمَرَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ، هَلْ تَجِدُ مَا
تُسْتَوِي رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعَمَ سِتِينَ مِسْكِيًّا؟
قَالَ لَا أَحَدٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَزْقٍ فِيهِ شَرْقٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَهْلِي أَفَقْرُمِنَا؟ بَيْنَ
لَا بَتَّيْهَا أَفَقْرُمِنَا ثُمَّ قَالَ خُذْ مَا طَعِمَهُ
أَهْلُكَ

بِأَمْرِ مَاعِ الْمَدِينَةِ وَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَةٍ وَمَا تَوَارَتْ أَهْلُ
الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَدْ بَعْدَ قَرْنٍ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْنِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ
الصَّاعُ عَلَى عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُدًّا وَثَلَاثًا مُدًّا الْيَوْمَ فَبَدَأَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَغَادِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَمِعَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدٍّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّ الْأَوَّلَ وَفِي ثَلَاثَةِ
الْيَمِينِ بِمُدٍّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ
لَنَا مَا لَكَ مُدًّا مَا أَكْثَرَ مِنْ مُدٍّ كَذَا وَلَا تَرَى الْفَضْلَ
الَّذِي مَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ مَالِكٍ، لَوْ
جَاءَ كَذَا أَمِيرٌ فَفَرَبَ مُدًّا أَصْفَرَيْنِ مَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ سَعُونَ؟ قُلْتُ مَا تَعْنِي بِمُدٍّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْثَرَ تَرَى إِنْ الْأَمْرَ أَسَاءَ يُوَدُّ إِلَى مَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آنحضرت نے
فرمایا کیا تھا اسے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں
دریافت فرمایا، کیا موتا تو دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں،
دریافت فرمایا، کیا ساڑھے دسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس
کے لیے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضرت کے پاس ایک
عرق (لوکر) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضرت نے فرمایا اسے لے لو
اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میں لڑائی
کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضرت نے فرمایا کہ
اسے لے جاؤ اور اپنے گھروالوں کو کھلا دو۔

۹۱۲۔ مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیالہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا مدر (ایک پیالہ) اور اس میں برکت۔ اور جو حدیثیں بھی اہل مدینہ کو
نسلًا بعد نسل حاصل رہیں۔

۱۶۱۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن
مالک مزنی نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ایک صاع چار سے زمانہ کے مدر سے ایک مدر اور تہائی کے برابر ہوتا تھا یہ
میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

۱۶۱۷۔ ہم سے منذر بن الولید البغدادی نے حدیث بیان کی، ان
سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے
متر کے حساب سے دیتے تھے اور قمر کا کفارہ بھی آنحضرت کے متر سے دیتے تھے
ابو قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا متر تھا جسے متر بڑا ہے
اور ہمارے نزدیک تو جرح صرف آنحضرت ہی کے متر کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان
کیا کہ اگر ایسا کوئی مالک آیا جو آنحضرت کے متر سے چھوٹا متر کر کے تو تم کس کے
حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کی کہ ایسی صورت میں ہم آنحضرت
ہی کے متر کے حساب سے نکال کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم
ہمیشہ آنحضرت ہی کے متر کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۶۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ! ان کے کیل دہیلے ہیں ان کے صانع اور مژدیں برکت فرما۔

۹۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ایک غلام کی آزادی ۴ اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

۹۱۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن اکرم نے ان سے علی بن حسین نے ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی کیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

۹۱۵۔ کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

۹۱۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے نعیم بن شام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آٹھ سو درہم سے خرید لیا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبلی غلام تھا اور پچھلے ہی سال مر گیا۔

۹۱۷۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولادہ کے حامل ہوگی؟

سَالِیْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِهِمْ وَمَصَائِعِهِمْ وَمُتَدِهِمْ ۝
بَاب ۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَوْ تُخْرِجُوا رَقَبَةً
وَأَيُّ الرِّقَابِ أَكْذَى ۝

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَمْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْوٍ مِنْهُ عَصْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى تَرَجَّحَ بِتَرْجِيهِ ۝

بَاب ۹۱۴ عَنْهُ الْمَدْبَرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ وَ الْمَكَاتِبُ فِي الْكُفَّارَةِ وَعَنْ وَلَدِ الزَّانَا - وَقَالَ طَاوُوسٌ يَخْرِجُ الْمَدْبَرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ۝

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسٍ رَجُلًا مِمَّنْ الْأَنْصَارُ دَبَّرَ مَسْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ الْمُبْتَعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ تُعَيِّمُ بَنُ الْمُتَحَارِبِينَ يَا مَعْزُومَهُمْ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا ارْتَضَيْتُ مَاتَ عَامَ أَوَّلٍ ۝

بَاب ۹۱۵ إِذَا أَمْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ يَمْتَقُ يَكُونُ وَلَا ذَكَ ۝

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۹۲۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

کہ یہاں غلام کی ایسی عین قیس بیان ہوئی ہیں جو کسی غلام کو مکمل غلام کے زمرے سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد: وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو ایسی کنیز مالک کی موت کے بعد ضرورت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب: وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جاسکتا ہے۔ بیعت نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ
فَأَشْرَطُوا عَلَيْهَا الْفُؤَادَ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيَهَا إِنَّمَا الْوَلَدُ
لِمَنْ أَعْتَقَ ؛

باب ۹۱۶ اَلْاِسْتِثْنَاءُ فِي الْاَيْمَانِ :

١٢٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ هِیْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى
عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ الْأَشْعَرِيِّينَ
اسْتَحْصِلَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَخِيذُكُمْ مَا عِنْدِي
مَا أَخِيذُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ
فَامْرَأَتُنَا بِشَلَاكَةٍ وَدَوْدُ فَلَمَّا ائْتَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا
لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحْصِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَمَلَأْنَا
فَقَالَ أَبُو مُوْسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ
حَمَلَكُمْ إِنْ دَا لَكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخِيذُ عَلَى
بِعَيْنٍ مَا رَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ
عَنْ تَيْمِيٍّ وَأَتَيْتُ الشَّرَفَ هُوَ
خَيْرٌ ۝

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَامِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
وَقَالَ إِلَّا كَقَوْلِ يَمِينِي وَآتَيْتُ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ
أَوْ آتَيْتُ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ وَكَقَوْلِ :

جہیز و بیہیز

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجَّيرٍ عَنْ هَارِثِ بْنِ سُوَيْمٍ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا تُلَوِّحْ بِالْيَسْكَ
عَلَى تَبَعِينَ أَمْرًا كُلُّ تِلْكَ غَلَامًا يَتَلَبَّسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسوٰی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا آزاد کر کے دیے، تو ان کے پیچھے مالکوں نے اپنے بیچو لاء کی شرط لگائی ہیں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا خریدو لاء تو اُمّی کی ہر تہی ہے جو آزاد کر تا ہے۔

۹۱۴۔ قسم میں استثناء

۱۴۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عیلام بن جریر نے، ان سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ کٹے تو تین اونٹ بھی دیئے جانے کا حکم دیا جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا ہم آنحضرت کے پاس جانور سواری کے لیے مانگئے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور اب آپ سے عنایت فرماتے ہیں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے واللہ اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میری قسم کھالوں گا اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا۔ اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

۳۳۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہ اے عمارؓ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اس روایت میں یہ ترجمہ ایسی طرح بیان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی (یا اس طرح آنحضرتؐ نے فرمایا کہ) میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کر دوں گا۔

۳۲۶۔ ہم نے علی بن عبد اللہ سے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے شام بن جبر نے، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی تو سے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور درمجموعی ایک بیچہ جنے گی جو اللہ

ثُمَّ ارْسَلْ اِلَيْنَا فَحَدَّثَنَا نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَاللَّهُ لَكُنْ تَعَقَّلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ لَا تَقْلِحُ ابَدًا اِرْجِعُوا اِلَيْنَا اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَنْ كَرِهَ بَيْتَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَيْنَاكَ لَنَسْتَحْمِلَكَ فَحَدَّثْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَغَضَبْنَا اَوْ قَعَرْنَا اِنَّكَ بَيْتُكَ قَالُوا نَطْلُقُوا اَمَّا مَا حَسَنَكُمْ اللَّهُ اِنِّي وَاللَّهِ اِنْشَاءُ اللَّهِ لَا اَحْلَيْتُ عَلَى يَمِينِي قَارِي فَيَذَرُهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحْلُلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ وَانْقَاسِرَ سِرِّينَ قَامِيمٍ اَنْكَلَيْتُ *

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ وَانْقَاسِرَ سِرِّينَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ وَانْقَاسِرَ سِرِّينَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ وَانْقَاسِرَ سِرِّينَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمْرٍو عَنْ اَلْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا اِلِمَارَةَ فَإِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَ بِهَا عَنْ سِرِّ مَسْئَلَتِهِ اُغْنَتْ عَلَيْهَا اِنْ اُعْطِيتَ بِهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلِمَتِ اِلَيْهَا وَاِذَا اَحْلَمْتَ عَلَى يَمِينِي فَوَارِثُ خَيْرِ مَا خَيْرِ اَمْتِنَ مَا تَابَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ اشْعَلُ عَنْ اَبِي عَمْرٍو وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسَيَّاحُ بْنُ عَطِيَّةَ وَبِمَاكَ اَبُو حَرْبٍ وَحَمِيدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهَيْثَمُ وَالدَّيْمِيُّ

پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کر سکتے پھر میں بلا بھیجا اور سواری کے جانور رعایت فرمائے آنحضرتؐ اپنی قسم قبول کئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم بھی کامیاب نہیں ہو سکتے، چوتھ سب آنحضرتؐ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہم پہلے کئے تھے اور آپ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے ہم نے سمجھا کہ آپ اپنی قسم قبول کئے ہوں گے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے ابو قتادہ اور قاسم بن عامر کہیں نے ۱۶۲۶ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قتادہ اور قاسم تمہی نے اور ان سے زہد نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۶۲۷ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہد نے یہی حدیث (بیان کی)۔

۱۶۲۸ - مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن قارس نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے جہودی انہیں حسن نے، ان سے عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں یل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی، لیکن اگر مانگتے پر ملا تو سارا بار تمہیں پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو، اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس روایت کی متابعت اشہل نے ابن عون کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

بزم بزمین

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایت میں منزلات ہدایت ۲ جلد	مولانا محمد عثمانی، اہل سنت و جماعت بنیاد بنیادی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۳ حصے ۲۸ جلدیں مکمل
تاریخ ارض القرآن	مولانا سعید سلمان مدنی
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شفیق میر دلش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر مفتی فیاض قادری
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکیم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن مدنی
ملکت الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حسان چیرس
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا محمد عبدالرشید اعظمی، فاضل دیوبند
تفسیر بیہدہ	۲۰۰ جلد	مولانا زکریا آقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۲۰۰ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد و شریف	۳۰۰ جلد	مولانا سراج احمد صاحب، مولانا شریف عالمی صاحب، فاضل دیوبند
سنن نسائی	۳۰۰ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۷۷۰۰۰	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا حامد الرحمن، لاہوری، مولانا عبدالغنی صاحب
ابواب الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا شمس الرحمن صاحب، مفتی اعظم پاکستان
الادب المفرد	۱ جلد	از امام بخاری
مطالعہ حق جدید شریف مشکوٰۃ شریف	۵ جلدیں مکمل	مولانا حبیب الرحمن، لاہوری، فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳۰۰ جلد مکمل	حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
تجربہ بخاری شریف	۱ جلد	مولانا حسین بنی مبارک، لاہوری
تکلیف الاشتمات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابوالحسن صاحب
شرح البیہق نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الدین ربیعی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور ۷۵۰۰۰ پاکستان
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے سے دستیاب نہیں ہوتے۔
 (۲۱) ۳۱۸۸۲۱۱